﴿بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْم﴾ ﴿......اِنَّ الْفَضْلَ بِیَدِ اللّٰہِ یُؤْتِیْہِ مَنْ یَّشَآءُ﴾(آل عمران:74) ﴿......عَسٰی اَنْ یَّبْعَثَکَ رَبُّکَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا﴾ (بنی اِسرائیل:80)

ہفت روزہ

الفضل

انٹرنیشنل

مدیر اعلیٰ :– نصیر احمد قمر

جلد 19

جمعۃ المبارک 13/جولائی 2012ء

23/شعبان 1433 ہجری قمری ❁ 13/وفا 1391 ہجری شمسی

شمارہ 28

اللّٰہ کا پسندیدہ عمل

حضرت عبداللہ بن مسعودؓ بیان کرتے ہیں کہ مَیں نے آنحضرت ﷺ سے پوچھا کون سا عمل اللہ کو زیادہ پسند ہے؟ آپؐ نے فرمایا وقت پر نماز پڑھنا۔ مَیں نے عرض کی اس کے بعد کون سا؟ آپؐ نے فرمایا ماں باپ سے نیک سلوک کرنا۔ پھر مَیں نے عرض کی کہ اس کے بعد کونسا؟ آپؐ نے فرمایا اللہ تعالیٰ کے راستہ میں جہاد کرنا۔

(صحیح بخاری کتاب مواقیت الصلوٰۃ باب الصلوٰۃ کفارہ حدیث نمبر 496)

2009ء اور 2010ء کے دوران جماعت احمدیہ عالمگیر پر نازل ہونے والے اللہ تعالیٰ کے بے انتہا احسانات کا روح پرور تذکرہ۔

ایم ٹی اے العربیہ کے نیک اثرات اور اس کے نتیجہ میں ہونے والی پاک تبدیلیوں کے ایمان افروز واقعات کا روح پرور بیان۔

ایم ٹی اے انٹرنیشنل کے ذریعہ بیعتیں۔ ایم ٹی اے کے علاوہ مختلف ممالک میں ٹی وی پروگراموں اور ریڈیو کے ذریعہ اسلام احمدیت کے پیغام کی تشہیر اور ان کے نیک اثرات۔

احمدیہ انٹرنیشنل ایسوسی ایشن آف آرکیٹیکٹس اینڈ انجینئرز کے ذریعہ افریقہ کے مختلف ممالک میں خدمت انسانیت کی مساعی کا تذکرہ۔

سات ممالک میں سولر سسٹم کے ذریعہ بجلی کی فراہمی۔ 485 ہینڈ پمپ لگا کر پانی فراہم کیا گیا جس سے لاکھوں افراد مستفید ہو رہے ہیں۔

400 افراد پر مشتمل ایک Model Village بنانے کا منصوبہ

ہیومینیٹی فرسٹ گزشتہ 16 سال سے دنیا کے 35 ممالک میں کام کر رہی ہے۔ اس کے تحت اس سال 16 لاکھ 70 ہزار سے زائد افراد کو پینے کا پانی مہیا کیا گیا۔ فری میڈیکل کیمپس کے ذریعہ 51,140 افراد کو طبی سہولیات فراہم کی گئیں۔ 21,498 طلباء کو تعلیمی وظائف دئے گئے۔ بینن میں یتامیٰ کے لئے ایک عمارت تعمیر کی جارہی ہے۔ 31 ہزار افراد کو روزانہ کی بنیاد پر خوراک دی جارہی ہے۔ مختلف ممالک میں خدمت انسانیت کے کاموں کا اجمالی تذکرہ۔

اس وقت مجلس نصرت جہاں کے تحت افریقہ کے 12 ممالک میں 39 ہسپتال اور کلینک کام کر رہے ہیں۔ اس کے علاوہ 12 ممالک میں 656 تعلیمی ادارے خدمت میں مصروف ہیں۔

(جماعت احمدیہ برطانیہ کے 44ویں جلسہ سالانہ کے دوسرے روز 31/جولائی 2010ء کو بعد دوپہر کے اجلاس میں حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کا خطاب)

(دوسری قسط)

ایم ٹی اے اَلْعَرَبِیَّہ کے نیک اثرات

ایم ٹی اے کے ذریعے عربوں میں جو جماعت کی طرف توجہ پیدا ہوئی ہے اس کے بعض واقعات ہیں، بعض واقعات تو بڑے لمبے ہیں ان کو اس وقت بیان کرنا مشکل ہوگا۔

مکرم ہشام عبد الجواد صاحب مصر سے لکھتے ہیں کہ احمدی ہونے سے قبل دین سے غفلت کی زندگی گزار رہا تھا۔ اب احمدیت کے ذریعے اسلام کی حلاوت نصیب ہوئی ہے۔ قبل ازیں بھی قرآن کریم تو پڑھتا تھا لیکن اس میں کوئی دلچسپی نہ تھی۔ پھر لکھتے ہیں کہ جب ایک دوست نے احمدیت کے بارے میں بتایا تو شروع میں مَیں نے اس کی بہت مخالفت کی اور سنے سنائے اعتراضات کئے۔ وہ چونکہ نو احمدی تھے اس لئے بعض اعتراضات کا جواب نہ دے سکے۔ لیکن مَیں دیکھتا تھا کہ نماز بھی پہلے کی طرح ہی پڑھتے ہیں اور قرآن اور قبلہ بھی وہی ہے۔ دوسری طرف ایک روز مصری اخبار میں جماعت احمدیہ پر کفر کا فتویٰ چھپا، وہ دیکھا۔ اس پر مَیں نے قرآن وحدیث کی روشنی میں حق اور باطل کو پرکھنے کا فیصلہ کرلیا۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی کتب اور حضرت مصلح موعودؓ کی تفسیر کو پڑھا۔ اس پر یوں لگا جیسے مَیں پہلے ہی احمدی تھا۔ لیکن امام مہدی کو نہیں پہچانتا تھا۔ اس پر مجھے بہت رونا آیا جس کی کئی وجوہات تھیں۔ ایک یہ کہ میرے والد صاحب تک امام مہدی کا پیغام نہ پہنچا اور وہ بغیر بیعت کے فوت ہوگئے۔ دوسرے یہ کہ مَیں امام الزمان کو پہلے کیوں نہ پہچان سکا؟ جب مَیں انشراح صدر کے بعد احمدی ہوگیا تو خیال آیا کہ اگرچہ مجھے احمدیت کی صداقت کے بارے میں کوئی شک نہیں پھر بھی مجھے استخارہ کرنا چاہئے۔ اس پر اللہ تعالیٰ کی طرف سے واضح اشارے ہوئے۔ احمدی ہونے کے بعد اسلامی تعلیم پر پوری طرح کاربند ہوگیا۔ اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے زیادہ میری نظر میں کوئی اَور خوبصورت اور محبوب نہ رہا۔

لطافی نصیرہ صاحبہ فرانس سے لکھتی ہیں کہ میرے میاں ٹی وی کے چینل گھمارہے تھے کہ اچانک MTA مل گیا جس پر پروگرام الحوار المباشر چل رہا تھا جس میں پُرنور چہرے والے لوگ بیٹھے تھے۔ ان کی تمام تفاسیر عقل اور منطق کے بالکل مطابق تھیں۔ اس کے بعد اسے باقاعدگی سے دیکھنا شروع کیا اور معلوم ہوا کہ مسیح موعود آچکے ہیں۔ جس سے دل کو اطمینان ہوا۔ ہم حقیقت کی تلاش میں تھے لیکن وہ غلط اور خرافاتی تفاسیر دل کو بھاتی نہ تھیں جن میں لاکھوں عام مسلمان بھٹک رہے ہیں۔ جیسے جنّ، دجّال اور مسیح کا آسمان سے نزول اور جادو وغیرہ۔ لیکن آپ کی تفاسیر سن کر تمام شکوک دور ہوگئے۔ میری والدہ بھی میرے بچپن سے بیمار بھائی کی شفا کے لئے پیروں فقیروں کے ہاں چکر لگایا کرتی تھیں اور ان کو کہا جاتا کہ اس پر جادو کیا گیا ہے۔ ایم ٹی اے دیکھنے کے بعد افسوس ہوا کہ اتنی عمر احمدیت کے بغیر ہی ضائع ہوگئی۔ اور پھر آخر بیعت کرلی۔

مکرم رائد الاظہار صاحب لکھتے ہیں کہ مَیں بچپن ہی سے نیک فطرت کی وجہ سے دین کا پابند رہا اور مسجد باقاعدگی سے جاتا رہا۔ اور چودہ سال کی عمر تک میری یہی حالت رہی اور اس کے بعد میں بالکل بدل گیا۔ نماز وغیرہ کی پابندی نہ رہی۔ کبھی کبھار مسجد میں چلا جاتا۔ یہی حال گاؤں کے اکثر نوجوانوں کا ہے کیونکہ لوگ نماز صرف عادت کے طور پر پڑھتے ہیں۔ 1996ء تک میری یہی حالت رہی یہاں تک کہ خدا تعالیٰ نے گاؤں کے امام مسجد مکرم محمد حسن فضیل صاحب سے میرا تعارف کرایا اور میں نے ان سے ملنا شروع کردیا۔ وہ صاحب قرآن کریم پر غور وتدبر اور خدا تعالیٰ کی تقدیس اور انبیاء کی عصمت اور قرآنِ کریم کے حدیث پر حَکَم ہونے کا عقیدہ رکھتے تھے۔ اور ایسی روایات کو ردّ کرنے کی تلقین کرتے تھے جو قرآن مخالف ہوں خواہ وہ صحیح بخاری میں ہی کیوں نہ درج ہوں۔ 2007ء میں ایک دن ٹی وی کے آگے بیٹھا مختلف چینل چیک کر رہا تھا کہ اچانک مجھے ایم ٹی اے العربیہ مل گیا۔ مَیں نے بڑے شوق سے باقاعدگی سے اسے دیکھنا شروع کیا اور بالکل

وہی مضامین جن پر ہم آپس میں بحث کیا کرتے تھے اس میں مل گئے، گویا ہمیں اپنی گمشدہ متاع مل گئی۔ ہم باقاعدگی سے یہ پروگرام دیکھنے لگے، اور اس کے بعد مَیں نے اور لوگوں کو بھی اس چینل کا تعارف کرایا اور بات پھیلتے پھیلتے گاؤں کے مولوی تک جا پہنچی۔ اس نے لوگوں کو متنبہ کرنا شروع کیا کہ یہ ایک گمراہ فرقہ ہے اس کے پروگرام نہیں دیکھنے چاہئیں اور ان افکار کے پھیلانے والوں کو اس گناہِ عظیم سے توبہ کرنی چاہئے۔ لیکن ہم نے اپنا کام جاری رکھا یہاں تک کہ خدا تعالیٰ نے 4/ اپریل 2009ء کو ہم سب دوستوں کو بیعت کا شرف عطا فرمایا۔

عبدالحلیم البربری صاحب مصر سے لکھتے ہیں کہ اے اس زمانے کے اصحابِ کہف اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پیارو! ہمیں آپ کے ذریعہ حقیقی اسلام کی سمجھ آئی ہے۔ خدا کی قسم ہم مردہ تھے اور اب اللہ تعالیٰ نے حضرت مسیح موعودؑ کے ہاتھ پر ہمیں زندہ کر دیا۔ مجھے آپ سے بہت محبت ہے کیونکہ ہمیں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی عظمت آپ کے ذریعہ معلوم ہوئی ہے۔ حقیقی اسلام جو محبت اور الفت کا دین ہے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوۃ والسلام نے پیش کیا ہے۔ حقیقی اسلام وہ نہیں جو مسخ شدہ صورت میں جبر واکراہ اور انتہا پسندی کے دین کو پیش کیا جاتا ہے۔

علی ہاشم زرداد صاحب لکھتے ہیں کہ ہم مردہ تھے آپ نے ہمیں زندہ کیا اور ہمارے اندر روح پھونکی اور قرآن کریم کی فضاؤں میں اڑنے والے پرندے بنا دیا۔ اس پر مَیں آپ کا بہت مشکور ہوں۔ یہ دراصل قرآنِ کریم کا معجزہ ہے جو آپ کی وجہ سے ظہور پذیر ہوا۔ جو آپ کا انکار کرتا ہے وہ متکبر اور اندھا اور ظالم ہے۔

کمال المصری صاحب نے لکھا ہے کہ میں سنی ہوں لیکن معلوم نہیں کہ اللہ تعالیٰ نے آپ کی محبت کیونکر میرے دل میں پیدا کر دی ہے۔ آپ کی باتوں میں مجھے وہ کچھ مل گیا جس کی مجھے تلاش تھی۔ خاص طور پر جس عمدگی سے آپ نے قرآن کریم اور سیرۃ النبیؐ کو پیش کیا ہے وہ غیر معمولی ہے، یہ وہ جو اَلْحِوَارُ الْمُبَاشَر پروگرام میں پیش کیا جاتا ہے۔ یہ وہ ان ہی لوگوں کو لکھ رہے ہیں۔

ہانی طاہر صاحب لکھتے ہیں کہ مکرمہ نور ابو یوسف صاحبہ لکھتی ہیں: مَیں نے جماعت کی صداقت جاننے کے لئے استخارہ کیا۔ پھر سوچا کہ قرآن کریم کھولتی ہوں اور سب سے پہلے جس آیت پر نظر پڑی تو وہی میری رہنمائی کا باعث ہوگی۔ چنانچہ پہلی دفعہ قرآنِ کریم کھولا تو سورۃ حج کی یہ آیت سامنے آئی، یعنی انہیں قولِ طیب اور صراط حمید کی طرف ہدایت دی گئی، اس پر میرا جسم کانپ گیا اور یقین ہو گیا کہ یہ اللہ تعالیٰ کی طرف سے پیغام ہے۔ دوسری دفعہ قرآن کھولا تو جو آیت سامنے آئی اس کا مطلب تھا کہ ان لوگوں کے ساتھ ہو جاؤ جو دن رات اللہ تعالیٰ کا ذکر اور عبادت کرتے ہیں اس بار بھی پہلے جیسا ہی احساس تھا۔ تیسری دفعہ قرآن کھولا تو آیت سامنے آئی کہ لوگوں کا یومِ حساب قریب آ گیا ہے لیکن وہ اب تک غفلت کی حالت میں ہیں اور جب بھی ان کے سامنے کوئی نیا پیغام آتا ہے تو اس کے ساتھ لاپرواہی کا معاملہ کرتے ہیں۔ میں نے جماعت کے بارے میں بہت تحقیق کی ہے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوۃ والسلام کی کتابیں بھی پڑھی ہیں۔ اب اطمینانِ قلب حاصل ہونے کے بعد بیعت کر رہی ہوں۔

کاش کہ پاکستان کے مولویوں کو، علماء کو بھی اس بات کی سمجھ آ جائے۔

اعجاز کریم صاحب الجزائر سے مجھے لکھتے ہیں کہ آپ کو خط لکھتے ہوئے میرے جو جذبات ہیں ان کا الفاظ میں اظہار کرنا ممکن نہیں ہے۔ کیونکہ مَیں تصور بھی نہیں کر سکتا تھا کہ اپنی زندگی میں کبھی خدا کے خلیفہ سے ہمکلام ہوسکوں گا۔ مسخ شدہ اسلامی تعلیم اور قرآنِ کریم کی غلط تفاسیر سے بالکل مایوس ہو چکا تھا۔ علماء کی تشریحات سن کر سوچتا تھا کہ کیا یہ خدا کا کلام ہوسکتا ہے؟ یہاں تک کہ اردن کے ایک احمدی دوست کے ذریعہ احمدیت اور بانیٔ سلسلہ کی تحریرات سے آگاہی ہوئی۔ حضرت مسیح موعودؑ کی تفسیر پڑھنے سے قبل نوافل پڑھ کر دعا کی کہ اللہ تعالیٰ راہِ راست کی طرف رہنمائی فرمائے۔ جیسے جیسے پڑھتا گیا سینہ کھلتا گیا اور اس کلام کی ہیبت سے جسم پر کپکپی طاری ہوگئی اور یقین ہو گیا کہ یہ کسی انسان کا کلام نہیں ہے بلکہ یہ الٰہی وحی ہے۔ جب بیعت کا فیصلہ کیا تو پہلے استخارہ کیا اس پر خواب میں دیکھا کہ اپنے دوستوں کے ساتھ رات کو شہر سے گزر رہا ہوں۔ ایک نور ہمارے ساتھ چل رہا ہے اور اسی دوران فون کی گھنٹی بجتی ہے۔ دیکھا تو معلوم ہوا کہ اس پر حضرت امام مہدی علیہ السلام کا فون نمبر آ رہا ہے۔ مَیں نے دل میں فیصلہ کیا کہ مَیں ان کو واپس کال کرتا ہوں۔ اگر انہوں نے فون کا جواب نہ دیا تو وہ سچے نبی ہوں گے ورنہ نہیں۔ کیونکہ میرا خیال تھا کہ نبی فون کا جواب نہیں دیا کرتے۔ چنانچہ مَیں نے فون کیا، دیر تک گھنٹی بجتی رہی لیکن انہوں نے فون نہ اٹھایا۔ اس کے بعد آپ علیہ السلام نے میرے سامنے پُر ہیبت تجلی فرمائی۔ مَیں نے قرآنِ کریم اور اَعُوْذُ بِاللّٰہ پڑھنا شروع کر دیا۔ تاکہ شیطان کہیں مجھ پر مہدی کا معاملہ مشتبہ نہ کر دے۔ اس کے بعد شدتِ خوف سے جاگ اٹھا۔ یہ نمازِ فجر کا وقت تھا۔ مجھے یقین ہو گیا کہ یہ خواب سچی ہے اور پھر بیعت کر لی۔

محمد عبدالمجید صاحب مصر سے لکھتے ہیں کہ مَیں نے خواب میں دیکھا کہ مَیں ایک چھوٹی سی کشتی میں سوار ہوں اور ہاتھ میں ایک چپو ہے اور بے مقصد و منزل گھوم رہا ہوں جبکہ سمندر میں طغیانی ہے اور کشتی ڈوبنے کے قریب ہے۔ تب مَیں نے اللہ تعالیٰ کی آواز سنی کہ یہ لو موسیٰ کا عصا اور سمندر پر مارو۔ جس پر ایک عصا ہاتھ آ گیا جو کسی قدر ٹیڑھا تھا مَیں نے اسے آسمان سے لیا اور سمندر پر مارا۔ جس پر کشتی ایک خوبصورت اور بلند مقام پر ٹھہر گئی جو خوبصورت عمارتوں والا ایک شہر ہے۔ اس میں سارے لوگ خوش شکل اور خوش وخرم تھے۔ مجھے بتایا گیا کہ یہ جماعت احمدیہ کا شہر ہے۔ مَیں نے سمجھا کہ اس طرف اشارہ ہے کہ مجھے بیعت کر لینی چاہئے۔ چنانچہ مجھے بیعت کی توفیق ملی۔

مکرم اسحاق احمد القدومی صاحب اردن سے لکھتے ہیں کہ جب ایم۔ٹی۔اے نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی ذاتِ اقدس پر عیسائیوں کے چینل پر ہونے والے اعتراضات کا جواب دینا شروع کیا تو ان کے یہ اعتراضات سن کر بہت رنج ہوا۔ اسی رات میں نے خواب میں دیکھا کہ رسولِ کریم صلی اللہ علیہ وسلم جنگِ خندق کے روز اپنے گھوڑے پر سوار ہیں۔ پھر ایک منادی کی آواز آتی ہے کہ یہ محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہیں۔ اس کے بعد مَیں نے بہت سی تلواروں کو حضورؐ پر حملہ آور ہوتے دیکھا۔ حضورؐ اپنے دفاع کے لئے تلوار اٹھاتے ہیں۔ مَیں بھی تلوار اٹھاتا ہوں اور حضور کی تلوار کے پیچھے رکھتا ہوں۔ اچانک کیا دیکھتا ہوں کہ بہت سی تلواریں مع میری تلوار کے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی تلوار کے ساتھ رکھ دی جاتی ہیں۔ اس پر مَیں اونچی آواز میں کہتا ہوں کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے دفاع کے لئے یہ تلواریں کس کی ہیں؟ تو مجھے آواز آتی ہے کہ یہ جماعت احمدیہ اسلامیہ کی تلواریں ہیں۔

اللہ تعالیٰ بعض دفعہ اَور ذریعوں سے بھی خود راستے کھولتا ہے، غیروں کو ہی مخالفین کو بھی ذریعہ بنا دیتا ہے۔

ڈاکٹر میاسہ صاحبہ سعودیہ سے لکھتی ہیں کہ میں احمدیت کے بارے میں کچھ نہ جانتی تھی۔ ایک دن اچانک بغیر کسی مقصد کے پال ٹاک پر احمدیوں کے چَیٹ روم (chat room) میں گئی جہاں مجھے ایسے امور کا پتہ چلا جن کے بارے میں مجھے کچھ علم نہ تھا۔ مَیں حیرت زدہ ہو کر اس روم سے نکل گئی اور بغیر کسی قصد اور ارادے کے ایک دوسرے روم میں چلی گئی۔ یہاں بولنے والا شخص کہہ رہا تھا کہ ابھی ہمارے رُوم میں ایک احمدی داخل ہوا تھا۔ یہ لوگ کافر اور ملحد ہیں۔ اتنا کہہ کر وہ کسی اور موضوع پر باتیں کرنے لگا۔ مَیں نے اس رُوم میں احمدیوں کے بارے میں پوچھا لیکن کسی نے جواب نہ دیا۔ مَیں اس رُوم سے بھی نکل گئی اور کسی اور رُوم میں داخل ہوگئی۔ میرے داخل ہوتے ہی ایک شخص نے ایک قصیدہ کا لنک (Link) لکھ کر بھیجا تاکہ جو اس قصیدہ کو سننا چاہے اس لِنک کے ذریعے سن سکتا ہے۔ یہ قصیدہ ایک غیر احمدی شاعر کا تھا جس کا مطلع یہ تھا کہ

عَـرَفْـتُ طَـرِيْـقِـیْ اِلٰـی صَـدِيْـقِـیْ
لِـنَـقْـفُـوْ دَرْبَ الْـهُـدٰی الْاَحْـمَـدِی

کہ مجھے معلوم ہو گیا ہے کہ درست راستہ کون سا ہے اس لئے اے میرے دوست! میری طرف آ جا تاکہ ہم ہدایت کے احمدی راستے پر گامزن ہو جائیں۔

مَیں نے کبھی کسی قصیدے میں احمدیہ یا احمدی کا لفظ نہیں پڑھا تھا۔ جب یہ قصیدہ سنا تو سمجھا کہ خدا تعالیٰ کی طرف سے میرے نام پیغام ہے اور یہ محض اتفاق نہیں ہوسکتا کیونکہ مَیں اس سلسلے میں تحقیق کر رہی تھی۔ اور یہ میرے لئے خدا تعالیٰ کی طرف سے رہنمائی تھی۔ لہٰذا میں نے فوراً بیعت کر لی۔

فراس العبادی صاحب ابوظہبی سے لکھتے ہیں کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی جس قدر کتابیں مجھے مہیا ہو سکیں، ان کے مطالعے سے نیز ایم۔ٹی۔اے کے پروگرام الحوار المباشر کو باقاعدگی سے دیکھنے سے مجھے جماعتی عقائد پر اطلاع ہوئی۔ شروع میں تو جہالت اور گزشتہ خیالات کی وجہ سے میں نے فوراً منفی ردّعمل ظاہر کیا۔ لیکن جب قرآنی آیات واحادیث اور خدائی سنت کا بغور مطالعہ کیا تو میرا دل مطمئن ہو گیا۔ اب میرے سامنے دو راستے ہو گئے۔ یا تو مَیں مسلسل حضرت عیسیٰ بن مریم کے آسمان سے نزول کا انتظار کئے جاؤں اور اس سے قبل دجال کا انتظار جس کی بعض ایسی صفات بیان کی گئی ہیں جو صرف خدا تعالیٰ کو زیبا ہیں جیسے احیائے موتیٰ وغیرہ اور پھر جنّ بھوتوں کے قصے اور قرآنِ کریم میں ناسخ ومنسوخ کے عقیدے سے چمٹا رہوں۔ یا پھر حضرت احمد علیہ السلام کو مسیح موعود اور امام مہدی مان لوں جنہوں نے اسلام کو خرافات سے پاک فرمایا ہے اور اسلام کے حسین چہرے کو نکھار کر پیش فرمایا ہے اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا بھی دفاع فرمایا ہے۔ بہرحال مَیں نے خدا تعالیٰ سے مدد چاہی اور بہت دعا کی کہ وہ میری رہنمائی فرمائے اور حق اور اپنی رضا کی راہوں پر چلائے۔ چنانچہ مَیں نے جماعت احمدیہ اور حضرت احمد علیہ السلام کی طرف ایک دلی میلان محسوس کیا۔ (مجھے لکھ رہے ہیں کہ) حضور! مَیں نے قانون پڑھا ہوا ہے۔ جب مَیں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی مدح میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے اشعار سنے تو میرا جسم کانپنے لگا اور آنکھوں سے آنسو امڈ آئے، اور میں نے زور سے کہا کہ ایسے شعر کوئی مفتری نہیں کہہ سکتا۔ ایک مفتری کے سینے میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی اتنی محبت کیسے ہوسکتی ہے؟ پھر ایک عجمی کا اتنی قوی اور فصیح و بلیغ عربی زبان کا استعمال کرنا بغیر خدائی تائید کے ناممکن ہے۔ خدا تعالیٰ نے مجھے اپنے فضل سے ہدایت عطا فرمائی۔

مکرم لطیف مصطفیٰ حریری صاحب شام سے لکھتے ہیں کہ مَیں ایک سادہ انسان ہوں۔ پڑھ لکھ نہیں سکتا اور نہ ہی میرے پاس کوئی وسائل ہیں۔ گزشتہ چار ماہ میں مَیں نے بہت سی خوابیں دیکھی ہیں کہ میری روح قبض کی جا رہی ہے۔ آخری خواب میں میں نے دیکھا کہ رسولِ کریم صلی اللہ علیہ وسلم طرطوس شہر میں تشریف لائے ہیں اور ہمارے گھر کے ہی ایک کمرے میں تشریف فرما ہیں جس کا اصل میں ایک ہی دروازہ ہے۔ لیکن مجھے خواب میں اس کے دو دروازے نظر آئے، ایک مغرب کی طرف اور دوسرا قبلے کی طرف۔ میرے والد صاحب اس دروازے پر کھڑے تھے۔ انہوں نے مجھے کہا کہ رسول اللہ کو سلام کرو۔ میں نے سلام عرض کیا۔ جب میں نے مصافحہ کیا تو رسولِ کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف سے ٹھنڈی ہوا کا جھونکا میرے دل میں داخل ہوا اور اطمینانِ قلب نصیب ہوا۔ میں نے نظر اٹھائی تو کیا دیکھتا ہوں کہ حضرت امام مہدی علیہ السلام آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم کی چادر میں موجود ہیں۔ احمدیت قبول کرنے کے بارے میں مَیں نے استخارے کے بعد جس میں خدا تعالیٰ سے یہ دعا مانگی تھی کہ اے خدا! میں ایک سادہ اَن پڑھ انسان ہوں مجھے حق دکھا تو خدا تعالیٰ نے میرے عمل مجھے دکھائے جو اچھے نہیں تھے کیونکہ میں نماز کا بھی پابند نہیں تھا۔ اس کے بعد مَیں نے اپنے آپ کو اپنی والدہ کے ساتھ قبرستان میں دیکھا کہ حضرت امام مہدی علیہ السلام میری روح قبض کرنے آئے ہیں اور انہوں نے میری گردن پر ٹھوکر ماری ہے جس سے میری گردن پر ایک مہر کا سا نشان پڑ گیا ہے۔ اس کے بعد میں وہاں سے چل پڑا حتیٰ کہ مَیں نے ایک نوجوان کو دیکھا اور میں نے اسے تعجب سے کہا کہ میری گردن پر امام مہدی کی مہر لگی ہوئی ہے۔ اس نے کہا کہ یہ نشان میری گردن پر بھی ہے اور یہ بیعت کی مہر ہے۔

ایم ٹی اے انٹرنیشنل

ایم ٹی اے انٹرنیشنل میں اس وقت مینجمنٹ بورڈ کے ماتحت چودہ ڈیپارٹمنٹ کام کر رہے ہیں جن میں کل 122 مرد اور 63 خواتین ہیں جو اللہ کے فضل سے چوبیس گھنٹے خدمات سرانجام دے رہے ہیں۔ اور ان میں سے اکثریت والنٹیئرز کی ہے۔ یہ تو آپ پہلے ہی سن چکے ہیں کہ اس دفعہ ایم ٹی اے العربیۃ بھی کچھ وقت کے لئے جلسے کی کارروائی علیحدہ نشر کر رہا ہے۔

ایم ٹی اے پر جو نئے پروگرام شروع ہوئے ہیں ان میں اردو میں راہِ ھدیٰ اور تاریخی حقائق، انگریزی میں Faith matters اور Real Talk، بنگلہ میں شوتیر شندھانے (Shotter Shondhane)۔ ڈچ زبان میں گفتگو کا پروگرام ہے۔ عربی زبان میں کبابیر سے سبیل الھدیٰ، براہِ راست ہفتہ وار پروگرام ہے۔ اور ان پروگراموں کا اللہ کے فضل سے بڑا فائدہ ہو رہا ہے کیونکہ یہ لائیو پروگرام ہیں۔ سوال جواب بھی ہوتے ہیں اور ان کے ذریعے سے کافی بیعتیں بھی ہو رہی ہیں۔

ایم ٹی اے کے ذریعہ سے بیعتیں

امیر صاحب امریکہ بیان کرتے ہیں کہ ڈیٹرائٹ امریکہ میں ایک عرب خاتون اور ان کی والدہ نے ایم ٹی اے العربیہ کمپیوٹر پر دیکھا اور جماعت کے پیغام سے بہت متاثر ہوئیں۔ مگر انہیں معلوم نہ تھا کہ یہ پروگرام کہاں سے ٹیلی کاسٹ ہو رہا ہے اور کیسے رابطہ کیا جا سکتا ہے۔ اس

باقی صفحہ نمبر 10 پر ملاحظہ فرمائیں

مَصَالِحُ الْعَرَب

(عربوں میں تبلیغ احمدیت کے لئے حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام اور خلفائے مسیح موعودؑ کی بشارات، گرانقدر مساعی اور ان کے شیریں ثمرات کا ایمان افروز تذکرہ)

(محمد طاہر ندیم۔عربک ڈیسک یوکے)

قسط نمبر204

مکرمہ لیلیٰ الخلیل صاحبہ(1)

تعارف اور دینی پس منظر

مکرمہ لیلیٰ الخلیل صاحبہ کا تعلق لبنان سے ہے اور1978ء سے امریکہ میں مقیم ہیں جہاں اللہ تعالیٰ نے انہیں 2009 ء میں قبولِ احمدیت کی توفیق عطا فرمائی۔ان کے احمدیت کی طرف روحانی سفر کی اس پہلی قسط میں ہم ان کے اہل خانہ اور عزیز و اقارب کے بعض غلط عقائد اور ان پر تبصرہ پیش کریں گے۔وہ بیان کرتی ہیں:

میری پیدائش 1966ء میں لبنان کے ایک مذہبی گھرانے میں ہوئی۔میری والدہ صوم وصلوٰۃ کی پابند اور دعا گو خاتون تھیں جبکہ والد صاحب کا مذہب کی طرف رجحان کم تھا۔ہماری فیملی کے افراد کچھ شیعہ اور کچھ سنی ہیں۔

بعض غلط عقائد اور ان پر تبصرہ

مجھے یاد ہے کہ 73-1972ء میں جب میری عمر چھ سات سال تھی تو میری والدہ ہم سب بہن بھائیوں کو صف میں کھڑا کر کے نماز پڑھنا سکھایا کرتی تھیں۔اسی طرح ہمیں قرآن کریم کی چھوٹی سورتیں اور آیت الکرسی وغیرہ حفظ کرایا کرتی تھیں۔جب ہم میں سے کوئی بیمار ہو جاتا تو میری والدہ مختلف آیات و سورتیں پڑھ پڑھ کر اپنے داہنے ہاتھ پر پھونک کے ہم پر پھیرا کرتی تھیں۔ چونکہ ہمارے بعض رشتہ دار ہم سے حسد کرتے تھے اس لئے میری والدہ اکثر نظرِ بد اور حسد سے بچنے کے لئے دعائیں پڑھا کرتی تھیں خصوصًا اس وقت جب وہ ہمارے گھر آتے تھے یا اگر ہماری ان سے ملاقات ہو جاتی تو اس کے بعد تو والدہ صاحبہ اپنی دعائیں پڑھنے کا ایک کورس کیا کرتی تھیں۔

جمعرات کی رات وہ مختلف جڑی بوٹیاں جلا کر پورے گھر میں دھونی دیتی تھیں اور کہا کرتی تھیں کہ اس سے برائی دور ہو جاتی ہے اور شیطان بھاگتا ہے۔ ہمارے سنی و شیعہ رشتہ دار بھی ایسے کام کیا کرتے تھے۔ جبکہ میرے والد صاحب والدہ صاحبہ کو ایسا کرتے ہوئے دیکھ کر کہا کرتے تھے کہ اسے تو ایسے خلاف شریعت کاموں کا جنون ہی رہتا ہے۔پھر جمعہ کی نماز کے بعد والدہ صاحبہ قرآن کریم کا ایک حصہ تلاوت کیا کرتی تھیں۔

تبصرہ

{جہاں تک آیات وسُوَرِ قرآن کریم پڑھنے کا تعلق ہے تو حدیث شریف میں آیا ہے کہ آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم کا بھی یہ دستور تھا کہ معوذتین پڑھ کر اپنے ہاتھوں پر پھونکتے اور پھر ان ہاتھوں کو اپنے جسم پر پھیر لیتے تھے۔نیز آپ نے اپنی اُمّت کو معوذتین یعنی سورۃ الفلق اور سورۃ الناس پڑھ کر خدا تعالیٰ کی پناہ مانگنے کا ارشاد بھی فرمایا ہے۔یہاں تک تو ٹھیک ہے کیونکہ یہ مختلف شرور سے بچنے کے لئے خدا تعالیٰ کے حضور دعا ہے۔تاہم مختلف جڑی بوٹیوں سے گھر میں دھونی دینا اور یہ اعتقاد رکھنا کہ اس سے شیطان اور برائی اور آفتیں وبلائیں دور ہو جاتی ہیں، اس کی کوئی سند نہیں ہے۔لیکن چونکہ یہ بات مسلّم ہے کہ بعض جڑی بوٹیوں کے دھوئیں سے جراثیم مرجاتے ہیں اور فضا صاف اور معطر رہتی ہے جس کی وجہ سے کئی قسم کی بیماریوں سے انسان محفوظ رہتا ہے اس لئے ہوسکتا ہے کہ ابتدا میں ان جراثیم اور بیماریوں وغیرہ کو ابتداءً شر یا شیطان کا نام دیا گیا پھر رفتہ رفتہ اس میں دیگر امور بھی شامل ہوتے گئے اور بالآخر اسے دینی رنگ دے دیا گیا جبکہ حقیقت میں ان تصورات کا دینی عقائد سے کچھ تعلق نہیں ہے۔واللہ اعلم بالصواب۔(ندیم)}

نام کی تبدیلی

میرا اسکول کا پہلا دن اپنی شناخت ڈھونڈنے کی نذر ہو گیا۔حاضری کے وقت ٹیچر نے میرے نام کی بجائے لیلیٰ یوسف پڑھا اور دو تین مرتبہ دہرایا لیکن مَیں خاموش رہی کیونکہ مجھے تو گھر میں ابتسام یوسف کے نام سے پکارا جاتا تھا۔جب مَیں گھر آئی تو روتے ہوئے اپنی والدہ سے پوچھا کہ سکول میں مجھے میرے درست نام کے ساتھ کیوں نہیں پکارا گیا۔ اس پر انہوں نے مجھے ساری کہانی سنائی۔انہوں نے بتایا کہ: جب تمہاری پیدائش ہوئی تو نہ صرف یہ کہ تم ہمیشہ روتی رہتی تھی بلکہ تمہارے بہن بھائی بھی بیمار رہنے لگے، چنانچہ مَیں تمہیں ایک مولوی صاحب کے پاس لے گئی تو انہوں نے بتایا کہ لیلیٰ تمہارے لئے مناسب نام نہیں ہے بلکہ تمہارے لئے بہتر نام باسمہ یا ابتسام ہے۔لہٰذا ہم اس وقت سے تمہیں ابتسام کہہ کر ہی بلاتے ہیں جبکہ برتھ سرٹیفکیٹ میں تمہارا پہلا نام ’’لیلیٰ‘‘ ہی رہنے دیا۔

تبصرہ

{تفاؤل کے طور پر اچھا نام رکھنے یا بُرے نام کو تبدیل کرنے میں کوئی حرج کی بات نہیں ہے کیونکہ یہ دراصل دعا کا رنگ رکھتا ہے اور مراد یہ ہوتی ہے کہ اللہ تعالیٰ اس نام میں مذکور صفات اس کے حامل کو عطا فرما دے۔آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی مدینہ ہجرت کے بعد ایک شخص مسلمان ہونے کے لئے آپؐ کی خدمت میں حاضر ہوا۔آپؐ نے نام پوچھا تو انہوں نے بتایا کہ میرا نام زید الخیل ہے۔آپؐ نے فرمایا نہیں آپ کا نام زید الخیر ہے۔ یوں آپ نے الخیل (یعنی گھوڑا) کی بجائے الخیر نام رکھ دیا کیونکہ آدمی کو گھوڑا کہنا اچھا نہیں ہے۔لیکن کسی بچے کے بظاہر اچھے نام کو بھی اس کے اور اس کے دیگر بہن بھائیوں کی بیماری کا سبب قرار دینا اور ان بہن بھائیوں کی بیماریاں اور مشکلات دور کرنے کے لئے اس بچے کا نام بدلنے کا خیال بعید از عقل بات ہے۔واللہ اعلم بالصواب۔(ندیم)}

ترابِ کربلا پر سجدہ

1973ء کی بات ہے کہ میری والدہ ہمیں ہماری نانی اماں سے ملانے کے لئے جنوبی لبنان گئیں۔میری نانی اماں شیعہ تھیں اور نانا جان سنّی تھے اس لئے ان کی علیحدگی ہو گئی تھی۔مَیں نے دیکھا کہ میری نانی جان نے نماز پڑھتے ہوئے مٹی کی ایک ٹکیہ سجدہ کی جگہ پر رکھی ہوئی تھی۔اسی طرح ان کا نماز ادا کرنے کا طریق بھی کسی قدر مختلف تھا۔مَیں نے ان سے پوچھا کہ آپ نے اپنی جائے نماز پر یہ پتھر کیوں رکھا ہوا ہے؟انہوں نے جواب دیا کہ اس مٹی پر حضرت حسین رضی اللہ عنہ کے قدم مبارک پڑے تھے۔اسی طرح وہاں مَیں نے اور بھی کئی ایسے امور دیکھے جسے شریعت کی اصطلاح میں بدعت کہا جاتا ہے۔

تبصرہ

[ہمیں اللہ تعالیٰ کو سجدہ کرنے کا حکم ہے کیونکہ وہی ذات پاک ایسی ہے جو خالق و مالک ہے اور اسی کے حضور سجدہ کرنے کا حکم ہے۔اس کے علاوہ نہ کسی شخص کو، نہ کسی مٹی یا عمارت کو اور نہ ہی کسی جہت کو سجدہ جائز ہے۔ جب ہم خانہ کعبہ کی طرف منہ کر کے نماز پڑھتے ہیں تو خانہ کعبہ مقصود بالذات نہیں ہوتا بلکہ اصل مقصود خدا تعالیٰ کی ذات پاک ہے۔

پھر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ **جُعِلَتْ لِيَ الْاَرْضُ مَسْجِدًا** یعنی میرے لئے تو ساری زمین ہی مسجد بنا دی گئی ہے پھر کسی خاص جگہ کی مٹی پر سجدہ کرنے کا کوئی جواز نہیں رہتا۔ بلکہ اگر ایسا کرنا جائز ہوتا تو پھر اس مٹی پر سجدہ کرنا چاہئے تھا جس پر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے قدم مبارک پڑے کیونکہ آپ تمام انسانوں اور تمام انبیاء سے افضل اور اعظم ہیں۔(ندیم)]

لَيْلَةُ الْقَدر

میری والدہ رمضان میں لیلۃ القدر کا خصوصی طور پر خیال رکھتی تھیں اور کہا کرتی تھیں کہ اس رات میں نور دکھائی دیتا ہے اور انبیاء کی زیارت ہوتی ہے۔ اس لئے ہمیں زبردستی ساری رات عبادت کرواتی تھیں اور کہا کرتی تھیں کہ اس رات میں جو بھی مانگو مل جاتا ہے۔لیکن یہ احتیاط رہے کہ کہیں بھول کے بھی کوئی غلط دعا نکل گئی تو وہ بھی قبول ہو جائے گی۔اس کی مثال وہ یوں دیا کرتی تھیں کہ ہمارے ہمسائے میں کہیں ایک بڑھیا رہتی تھی جس نے لیلۃ القدر میں نور دیکھا تو سمجھا کہ شاید دن چڑھ آیا ہے جبکہ اس کے بیٹے نے اسے نماز فجر پر نہیں جگایا لہذا اس نے اپنے بیٹے پر لعنتیں بھیجنی شروع کر دیں جس کا نتیجہ یہ ہوا کہ صبح سویرے اس کا بیٹا فوت ہو گیا۔

ان باتوں کو سن کر مجھے اس رات میں عبادت کے لئے شوق کی بجائے ڈر آنا شروع ہو گیا کہ کہیں غلطی سے بھی کوئی ایسی بات منہ سے نکل گئی تو نہ جانے کیا نتیجہ نکلے۔

تبصرہ

[اصل لیلۃ القدر کا تو مفہوم یہ ہے کہ انسان میں اعلیٰ روحانی تبدیلی رونما ہو جائے جس میں اس کی گناہوں کی زندگی پر موت آ جائے اور نیکیوں اور روحانیت کا سفر شروع ہو جائے۔لیکن یہ مذکورہ لیلۃ القدر کس قدر عجیب ہے جس کے دیکھتے ہی انسان رحمت اور دعاؤں کی تصویر بننے کی بجائے لعنتوں اور بددعاؤں پر اتر آئے۔(ندیم)]

قرآن کے صرف الفاظ باقی رہ گئے!

گو میری والدہ قرآن کریم کی باقاعدہ تلاوت کیا کرتی تھیں لیکن مَیں نے دیگر گھروں میں اس کا التزام بہت کم دیکھا۔ بلکہ اونچی آواز میں تلاوت اب یا تو جمعہ کے روز مسجد میں ہوتی ہے یا پھر کسی کی وفات پر کی جاتی ہے۔اس لئے جب کبھی ہمیں اونچی آواز میں تلاوت کی آواز سنائی دیتی تو ہم ڈرنا شروع ہو جاتے کہ نہ جانے کس کی وفات ہو گئی ہے۔

تبصرہ

[مذکورہ بالا حالت اس حدیث نبوی کی ایک تصویر پیش کر رہی ہے جس میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ آخری زمانے میں قرآن کا صرف رسم الخط باقی رہ جائے گا۔یہی وہ زمانہ تھا جس میں اللہ تعالیٰ نے مسیح موعود علیہ السلام کو بھیجنے کا وعدہ فرمایا تھا جس کے ذریعہ کلام اللہ کا مرتبہ دوبارہ دنیا میں قائم ہونا تھا۔ چنانچہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام تشریف لائے اور آپ نے فرمایا: ’’قرآن شریف سے اعراض کی دو صورتیں ہوتی ہیں: ایک صوری اور ایک معنوی۔صوری یہ کہ کبھی کلام الٰہی کا پڑھا ہی نہ جاوے جیسے اکثر لوگ مسلمان کہلاتے ہیں مگر وہ قرآن شریف کی عبارت تک سے بالکل غافل ہیں۔اور معنوی یہ کہ تلاوت تو کرتا ہے مگر اس کی برکات و انوار و رحمت الٰہی پر ایمان نہیں ہوتا۔پس دونو اعراضوں میں سے کوئی اعراض ہو اس سے پرہیز کرنا چاہئے۔ (البدر جلد3 نمبر4 صفحہ6 مورخہ 24 جنوری 1904ء) (الحکم جلد 8 نمبر4 صفحہ2 مورخہ 31 جنوری 1904ء)

نیز فرمایا: ’’قرآن شریف تدبر و تفکر و غور سے پڑھنا چاہئے ۔ حدیث شریف میں آیا ہے ۔رُبَّ قَارِئٍ يَلْعَنُهُ الْقُرْاٰنُ۔ یعنی بہت ایسے قرآن کریم کے قاری ہوتے ہیں جن پر قرآن کریم لعنت بھیجتا ہے۔جو شخص قرآن پڑھتا اور اس پر عمل نہیں کرتا اس پر قرآن مجید لعنت بھیجتا ہے۔‘‘

(الحکم جلد11 نمبر8 صفحہ9 مورخہ10 مارچ1907)

نیز فرمایا:’’پڑھ لینا ہی اللہ تعالیٰ کا منشاء نہیں وہ تو عمل چاہتا ہے۔اگر کوئی ہر روز تعزیرات ہند کی تلاوت تو کرتا رہے مگر ان قوانین کی پابندی نہ کرے بلکہ جرائم کو کرتا رہے اور رشوت وغیرہ لیتا رہے تو ایسا شخص جس وقت پکڑا جاوے گا تو کیا اس کا یہ عذر قابل سماعت ہوگا کہ مَیں ہر روز تعزیرات کو پڑھا کرتا ہوں؟ یا اس کو زیادہ سزا ملے گی کہ تُو نے باوجود علم کے پھر جرم کیا ہے اس لیے ایک سال کی بجائے چار سال کی سزا ہونی چاہئے۔‘‘

(ملفوظات جلد3 جدید ایڈیشن صفحہ611)

(ندیم)]

مکرمہ لیلیٰ الخلیل صاحبہ کے باقی سفر کی داستان اگلی قسط میں ملاحظہ فرمائیں۔

(باقی آئندہ)

متی کی انجیل پر ایک نظر

(سید میر محمود احمد ناصر۔ربوہ)

قسط نمبر13

انجیلی دعا پر مزید تفصیلی نظر

اس دعا کے متعلق اس اصولی بیان کے بعد ہم نسبتاً جزوی طور پر اس کی آیات پر نظر ڈالتے ہیں۔

❁......اس دعا کی پہلی آیت یہ ہے:

’’اے ہمارے باپ تو جو آسمان پر ہے‘‘۔

اس آیت میں خدا تعالیٰ کو تمام عیسائیوں کا باپ قرار دیا گیا ہے اور کوئی امتیاز نہیں کیا گیا کہ مسیح کے لئے جب یہ لفظ استعمال کیا جائے تو اس کے اور معنے ہیں۔اور دوسروں کے لئے یہ لفظ استعمال کیا جائے تو اس کے اَور معنے ہیں لہذا مسیح کے لئے اس لفظ کا استعمال قطعاً مسیح کی الوہیت کا ثبوت نہیں ہے۔

پادری ڈم میلو صاحب اقرار کرتے ہیں کہ اگر چہ پرانے عہد نامہ میں خدا کو کم ہی ’باپ‘ کہا گیا ہے مگر یہ اقرار بھی موجود ہے، وہ لکھتے ہیں:۔

The expression our father which art in heaven in Jewish Prayers.

Interpreters Bible کے ایڈیٹر لکھتے ہیں:۔

Luke's prayer begins "Father; The simple Abba" must have been Jesus usual address to God. (Mark 14:36 Rom 8:15 Gal 4:6) but it can also be translated our Father, which is a frequent address to God in Jewish prayer. The phrase who art in heaven is sometimes added in synagogue prayers. It is difficult to define exactly how Jesus use of it differs from that of the best of his contemporaries.

Arthur S. Peaks اپنی تفسیر میں لکھتے ہیں:۔

Much of the Prayers is paralleled in old testament and later Jewish writings. Jesus gives it as a model, not a formula. Our father: true prayer is social and intercessory. The intimacy this implied desire that is name (i.e. His nature and being in every thing whereby He makes Himself known) may be treated as holy.

❁......انجیل کی دعا میں جو یہ فقرہ ہے’’ تیرا نام پاک مانا جائے‘‘۔اس کا موازنہ قرآن کے مضامین سے جو حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا ہے وہ پہلے درج ہو چکا ہے۔

’’تیرا نام پاک مانا جائے‘‘ کا مفہوم بھی یہودی تحریرات میں ملتا ہے۔انٹر پریٹرز بائبل کے ایڈیٹر لکھتے ہیں:۔

Hollowed be thy name means approximately the same as "Father, glorify thy name" (John 12:28), but here the passive form is used, as in the Kaddish to avoid a direct imperative. God is asked to sanctify his name and to cause men to sanctify it. The sanctification of the name is a rich and many-sided concept in Jewish thought.

❁......’’تیری بادشاہت آئے گی‘‘ کا تصور بھی یہودی تحریرات میں ملتا ہے۔انٹر پریٹرز بائبل میں لکھا ہے:۔

Thy kingdom come: As in the Kaddish and the Alenu, this petition follows the prayer for sanctification of the name Rabbinical writings usually refer to the "revealing" or "appearance" of God's kingdom instead of its "coming".

❁......خدا کی بادشاہت کا تصور یہودی دعاؤں میں بھی موجود تھا Arthur S. Peaks اپنی تفسیر میں لکھتے ہیں:

The Rabbis used to say that a prayer in which no mention is made of the name and the kingdom no prayer.

❁......’’تیری مرضی جیسی آسمان پر پوری ہوتی ہے زمین پر بھی ہو‘‘۔یہ فقرہ متی کی دعا میں ہے مگر لوقا کی دعا میں نہیں ہے۔انٹر پریٹرز بائبل کے مصنفین لکھتے ہیں:۔

Thy will be done, not found in Luke, is an early and accurate gloss; where gods will is done, there his soverignty is acknowledged and effective.

اس فقرہ کو لکھنے کے بعد لکھنے والے کا نئے عہد نامہ کو خدا کا کلام کہنا باعث حیرت ہے۔

پادری ڈم میلو صاحب لکھتے ہیں:۔

(Lk: in R V omits the whole petition) The nearest Jewish parallel is Do thy will in heaven and give quietness of spirit to those who dwell beneath.

❁......باب 6 کی آیت 9 ، 10 کے بارے میں Peaks commentary on the Bible کے ایڈیٹر لکھتے ہیں:۔

The first three prayers express one and the same thought. The verbs in passive form as well as 'The Name' are in keeping with the laws of reverence in Jewish prayers

❁......اس باب کی آیت 11 میں لکھا ہے ’’ہماری روز کی روٹی آج ہمیں دے‘‘۔

اس دعا میں خدا تعالیٰ کی صفات کو ناقص رنگ میں بیان کرنے کے بعد اس سے آج کی روٹی مانگی گئی ہے جبکہ سورۃ فاتحہ میں چار بنیادی امہات الصفات کے بیان کے بعد اِھدِنَاالصِّرَاطَ الْمُسْتَقِیْمَ کی جامع اور نہایت اعلیٰ دعا مانگی گئی ہے۔

اسی لئے Peaks commentry on the Bible کے لکھنے والے یہ کہنے پر مجبور ہو گئے ہیں کہ

The prayer for bread continues to puzzle the intepreter.

اور اگر چہ پادری ڈم میلو صاحب نے اس کو روحانی روٹی پر چسپاں کرنے کی کوشش کی ہے مگر وہ خود تسلیم کرتے ہیں کہ اس فقرہ میں ایک ایسا لفظ ہے جس کے معنے واضح نہیں۔وہ لکھتے ہیں:۔

The Greek word here translated daily occurs nowhere else in Greek literature, and its meaning is entirely unknown. The most likely meanings are,

(1) daily bread, (2) tomorrow bread, (3) heavenly bread. Probably the second is true one, because the ancient Hebrew gospel of the Elionits so understood it, perhaps preserving the original Heb. Word used by Christ.

❁......آیت 11 کے جس لفظ کا ترجمہ (روز کی روٹی) کیا گیا ہے...........اس لفظ کے بارہ میں انٹر پریٹرز بائبل کے ایڈیٹران لکھتے ہیں:۔

The word translated daily is not found in Greek writings independent of Christian literature, except for one occurrence in a single papyrus, and its meaning and derivation have never been satisfactorily explained. Various suggestions have been made:

(A). "necessary [for life]", so Chrysostom, Cyril of Jerusalem, and the Syriac Peshitta and Arabic versions;

(B). "steadfast, faithful", so the Sinaitic Syriac (of Luke) and the Curetonian Syriac;

(C). "daily" or "for the day in question" from

So the Old Testament;

(D). "for the morrow" or "for the future" perhaps from

so the Gospel According to the Hebrews (mahear), the Bohairic Coptic, and Cyril of Alexandria The third and fourth are the most likely possibilities The papyrus, where the word is found, may be from the fifth century A.D; it was published by Sayce in W.M. Flinders Petrie, Hawara, Biahmu and Arsinoe (London : Field & Tuer, 1889),

(P 33-35)

❁......آیت 12 اور جس طرح ہم نے اپنے قرضداروں کو معاف کیا ہے۔تو بھی ہمارے قرض ہمیں معاف کر۔

دعا کا یہ طریق جو انجیل میں سکھایا گیا ہے قرآن مجید کے بتائے ہوئے طریق سے مختلف ہے۔قرآن مجید میں اس بات پر زور ہے کہ تمام صفات حسنہ خدا تعالیٰ میں پائی جاتی ہیں اور نیکی یہ ہے کہ انسان تخلق باخلاق اللہ کرے اور خدا تعالیٰ کی صفات اپنے اندر پیدا کرے مگر انجیل کی دعا میں خدا تعالیٰ کو یہ سبق دیا گیا ہے کہ جس طرح ہم انسان اپنے قرضداروں کے قرض معاف کرتے ہیں تو بھی ہمارے قرض معاف فرما۔

❁......جیسا کہ یہ بات متعدد دفعہ سامنے آچکی ہے کہ نئے عہد نامہ کے بہت سے مقامات کی طرح یہ دعا بھی یہودی تحریرات کی چھاپ اپنے اوپر رکھتی ہے۔ Peaks Commentary on the Bible کے ایڈیٹر آیت 12 پر نوٹ دیتے ہوئے لکھتے ہیں:۔

And debtors is a common Jewish term for sinners and for guilty.

❁......اور Arther S. Peaks اپنی تفسیر میں لکھتے ہیں:۔

The Jews often regarded sins as debts. For a parallel to the petition cf. Ecclus,28:2

❁......اس طرح انٹر پریٹرز بائبل کا اس آیت پر یہ تبصرہ ہے:۔

Debts is a Jewish figure for sins.

آیت 13 ’’اور ہمیں آزمائش میں نہ لا بلکہ برائی سے بچا‘‘۔

❁......انٹر پریٹرز بائبل کے ایڈیٹر کی رائے ہے کہ ’بلکہ برائی سے بچا‘ کے الفاظ لوقا کی دعا میں نہیں ہیں اور متی میں بھی بعد کا اضافہ معلوم ہوتے ہیں، لکھا ہے:۔

The clause but deliver us from evil, not found in Luke, may be Matthew's gloss

❁......اس دعا کے آخری الفاظ یہ ہیں:۔

’’کیونکہ بادشاہی اور قدرت اور جلال ہمیشہ تیرے ہی ہیں۔آمین‘‘۔

پادری ڈم میلو صاحب نے اس دعا کی تفسیر کرتے ہوئے پوری کوشش کی ہے کہ اس دعا کو جس پر یہودیت کی چھاپ بڑی واضح ہے خالصتاً یہودی نہیں بلکہ مسیحی دعا ثابت کر سکیں جس میں وہ بری طرح ناکام ہوئے ہیں۔مگر اس آخری فقرہ کو وہ یہودیت سے بچا نہیں سکے اور لکھتے ہیں:

The Doxology (by thine is the kingdom etc.) which is based on Jewish models, is no original part of the prayer. It was added as early as the last cent. In the Public Liturgy and thence passed in to the text of St. Matthew gospel, where it is found in many M S S

(فرمائیے پادری صاحب کیا آپ اب بھی متی کو خدا کا کلام قرار دیتے ہیں؟

❁......ان الفاظ کے بارہ میں Peaks on the Bible commentary کے ایڈیٹر لکھتے ہیں:۔

A doxology found in later M S S and (a shorter one) in Did. Its source may be 1.Chr 29:11. It was a Jewish practice to end public prayers with such doxologies, although they were not in the text.

انٹر پریٹرز بائبل بھی اس بات کو تسلیم کرتی ہے:۔

For thine is the kingdom, Amen is a doxology added in the later M S S to round the prayer out liturgically. The source of the doxology may be (1Ch.29:11)

❁......Arthur S.Peaks اپنی تفسیر میں لکھتے ہیں:۔

For thine is the kingdom etc. are a liturgical addition, appended to Mt s version ratlec them Lk .

(باقی آئندہ)

خریداران الفضل انٹرنیشنل سے گزارش

کیا آپ نے الفضل انٹرنیشنل کا سالانہ چندہ خریداری ادا کر دیا ہے؟ اگر نہیں تو براہ کرم اپنی مقامی جماعت میں ادائیگی فرما کر رسید حاصل کر لیں اور اپنے ملک کے مرکزی شعبہ اشاعت کو مطلع فرمائیں۔ رسید کٹواتے وقت اپنے AFC نمبر کا حوالہ ضرور درج کروائیں۔شکریہ

(مینجر)

خطبہ جمعہ

اللہ تعالیٰ کا ہم پر یہ احسان ہے کہ اُس نے اس زمانے میں جس شخص کو دنیا کی اعتقادی اور عملی اصلاح کے لئے بھیجا، ہم اُس کے ماننے والے ہیں۔لیکن اس ایمان لانے کے باوجود ہم میں سے بہت سے ایسے ہیں جن کے قول و فعل میں تضاد ہے۔افرادِ جماعت کی ایک بہت بڑی تعداد ایسی ہے جن کے قول اور فعل ویسے نہیں جیسے ہونے چاہئیں۔

پس ہمیں اپنے جائزے لینے کی ضرورت ہے کہ کیا ہم اپنی عملی حالتوں کے معیار اونچے رکھنے کی کوشش کر رہے ہیں، اُن معیاروں کو حاصل کرنے کی کوشش کر رہے ہیں جو ہمارے بڑوں نے کئے، چاہے وہ صحابہ تھے یا اُن کے بعد ہونے والے احمدی تھے۔ یہ جائزے ہیں جو ہمیں اپنے ایمان میں ترقی کی طرف لے جانے اور ہمارے اعتقاد اور عمل میں ہم آہنگی پیدا کرنے والے ہوں گے۔

خلافت کے انعامات اُن لوگوں کے ساتھ ہی وابستہ ہیں جو نماز کے قیام کی طرف نظر رکھیں گے۔

اللہ تعالیٰ کے فضل سے امریکہ میں مساجد بنانے کی طرف بہت توجہ پیدا ہوئی ہے،لیکن مساجد بنانے کا فائدہ تو تبھی ہے جب اُن کے حق بھی ادا ہوں۔ اور مساجد کے حق اُن کو آباد کرنا ہے۔اور آبادی کے لئے خدا تعالیٰ نے جو معیار رکھا ہے وہ پانچ وقت مسجد میں آ کر نماز ادا کرنا ہے۔

ہمارا دعویٰ ہے کہ دنیا میں دینی اور روحانی انقلاب ہم نے پیدا کرنا ہے اور یہ دینی اور روحانی انقلاب بغیر عبادت کا حق ادا کئے پیدا نہیں ہو سکتا اور عبادت کے حق کے لئے سب سے اہم اور ضروری چیز نماز ہے۔پس اپنی نمازوں کی حفاظت کریں۔

اگر ہم میں سے بعض لوگ یا خطبات اور تقاریر نہیں سنتے یا سنتے ہیں اور بے دلی سے سنتے ہیں، ایک کان سے سنا اور دوسرے سے نکال دیا تو اُس عہدِ بیعت کو پورا کرنے والے نہیں ہیں کہ دین کو دنیا پر مقدم رکھوں گا، جو بھی معروف فیصلہ فرمائیں گے، اُس کی پابندی کروں گا۔

دین کو مذاق نہ سمجھیں کہ خود تو نمازوں اور دعاؤں کی عادت نہیں ہے، اُس طرف کوئی توجہ نہیں ہے اور اپنے مسائل اور دنیاوی معاملات کے لئے دعا کے لئے کہہ رہے ہیں۔ پہلے خود تو اللہ تعالیٰ کی طرف توجہ کریں، پھر کہیں۔ جب تک خود اپنی حالتوں میں تبدیلی پیدا نہیں کریں گے، یا تبدیلی پیدا کرنے کے لئے اپنی انتہائی کوشش نہیں کریں گے، دوسرے کی دعائیں بھی پھر اثر نہیں کریں گی۔

ہمیشہ یاد رکھیں کہ صرف ہمارا اعتقاد ہمیں نہیں بچائے گا، نہ ہمارا اعتقاد انقلابی تبدیلیاں لائے گا بلکہ ہمارے عمل ہیں جو انقلاب لائیں گے انشاء اللہ۔اور سب سے بڑھ کر ہماری دعائیں ہیں جو جب اللہ تعالیٰ قبول فرمائے گا تو دنیا میں ایک انقلاب برپا ہو گا اور دعائیں کرنے کا بہترین ذریعہ نمازیں ہی ہیں۔پس اپنی نمازوں کی حفاظت ہر احمدی کا فرض ہے اور جب مجموعی طور پر تمام دنیا کے رہنے والے احمدیوں کا رُخ ایک طرف ہو گا تو یہ دعاؤں کے دھارے ایک انقلاب لانے کا باعث بنیں گے۔

خلافت کے ہاتھ مضبوط کرنے کے لئے ہر احمدی کا فرض بنتا ہے کہ اپنی نمازوں کی طرف توجہ دے تا کہ وہ انقلاب جو حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے ساتھ وابستہ ہے، جس کے نتیجے میں دنیا کی اکثریت نے حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے جھنڈے تلے جمع ہونا ہے، وہ جو دعاؤں کے ذریعے سے عمل میں آنا ہے، وہ عمل میں آئے۔

اپنے عمل سے ثابت کریں اور دنیا کو بتائیں کہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی بیعت میں آ کر ہم میں وہ پاک تبدیلیاں پیدا ہوئی ہیں جس نے ہمیں خدا سے ملایا ہے۔

(مکرم امر معروف عزیز صاحب مبلغ انڈونیشیا اور مکرمہ طاہرہ وِنڈرمین صاحبہ اہلیہ مکرم نواب محمود وِنڈرمین صاحب مرحوم آف لندن کی وفات۔مرحومین کا ذکر خیر اور نماز جنازہ غائب

خطبہ جمعہ سیدنا امیر المومنین حضرت مرزا مسرور احمد خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز فرمودہ مورخہ 22/جون 2012ء بمطابق 22/احسان 1391 ہجری شمسی بمقام مسجد بیت الرحمٰن۔واشنگٹن۔امریکہ

(خطبہ جمعہ کا یہ متن ادارہ الفضل اپنی ذمہ داری پر شائع کر رہا ہے)

أَشْهَدُ أَنْ لَّا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِيكَ لَهٗ وَأَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهٗ وَ رَسُوْلُهٗ

أَمَّا بَعْدُ فَأَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيْمِ- بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

اَلْحَمْدُلِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِيْنَ-اَلرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ-مٰلِكِ يَوْمِ الدِّيْنِ اِيَّاکَ نَعْبُدُ وَ اِيَّاکَ نَسْتَعِيْنُ-

اِهْدِنَا الصِّرَاطَ الْمُسْتَقِيْمَ-صِرَاطَ الَّذِيْنَ اَنْعَمْتَ عَلَيْهِمْ غَيْرِالْمَغْضُوْبِ عَلَيْهِمْ وَلَا الضَّآلِّيْنَ۔

اللہ تعالیٰ کا ہم پر یہ احسان ہے کہ اُس نے اس زمانے میں جس شخص کو دنیا کی اعتقادی اور عملی اصلاح کے لئے بھیجا، ہم اُس کے ماننے والے ہیں۔لیکن اس ایمان لانے کے باوجود ہم میں سے بہت سے ایسے ہیں جن کے قول و فعل میں تضاد ہے۔افرادِ جماعت کی ایک بہت بڑی تعداد ایسی ہے جن کے قول اور فعل ویسے نہیں جیسے ہونے چاہئیں۔ بیشک اُن کی گھٹی میں احمدیت رچی ہوئی ہے۔یعنی اگر اُن سے پوچھو کہ تم احمدی ہو تو بتائیں گے کہ ماشاء اللہ ہمارے دادا پڑدادا احمدی ہوئے تھے، صحابی تھے اور فلاں واقعات اُن کے ایمان اور ایقان کے تاریخ احمدیت اور صحابہ میں درج ہیں۔ بلکہ بعض مجھے بھی بتائیں گے کہ فلاں

صحابی کا جو واقعہ آپ نے بیان کیا (گزشتہ کئی خطبوں میں مَیں صحابہ کے واقعات بیان کرتا رہا ہوں) وہ میرے نانا تھے یا پڑنانا تھے یا دادا تھے یا پڑدادا تھے۔ احمدیت پر اُن کا ایمان ایسا ہے کہ دشمن کے حملے اور وار اُن کو احمدیت سے دور نہیں کر سکے۔ جان، مال کی قربانی بھی انہوں نے دی اور اُن کے باپ دادا نے بھی دی۔ اُن میں سے بہت سے آپ میں بھی یہاں بیٹھے ہوں گے، لیکن اس سے بھی ہم انکار نہیں کر سکتے کہ قوموں کی ترقی کبھی نہیں ہو سکتی جب تک ہم اپنی آنکھیں کھلی نہ رکھیں، جب تک ہم خود اپنے جائزے نہ لیتے رہیں۔

پس اس بات سے ہم انکار نہیں کر سکتے کہ احمدیت میں شامل انہی لوگوں میں بعض عملی کمزوریاں بھی ہیں۔ حقوق اللہ کی ادائیگی میں کمزوریاں ہیں، حقوق العباد کی ادائیگی میں کمزوریاں ہیں۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی بعثت کا مقصد تو طبیعتوں میں ایک انقلاب پیدا کر کے چودہ سو سال کے عرصے میں جن اندھیروں نے دلوں پر قبضہ کر لیا تھا، اُنہیں روشنیوں میں بدلنا تھا۔ یہ مقصد تھا حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی بعثت کا۔ اور ہمارے آباؤ اجداد نے یہ انقلاب اپنے اندر پیدا کیا۔ اندھیروں سے روشنیوں میں آئے۔ ایک انقلابی تبدیلی اپنے اندر پیدا کی، اپنی اعتقادی اور عملی حالتوں میں ہم آہنگی پیدا کی۔ لیکن اگلی نسلوں کے وہ معیار نہیں ہیں۔ پس ہمیں اپنے جائزے لینے کی ضرورت ہے کہ کیا ہم اپنی عملی حالتوں کے معیار اونچے رکھنے کی کوشش کر رہے ہیں؟ اُن معیاروں کو حاصل کرنے کی کوشش کر رہے ہیں؟ جو ہمارے بڑوں نے کئے، چاہے وہ صحابہ تھے یا اُن کے بعد ہونے والے احمدی تھے۔

یہاں امریکہ میں ایک بہت بڑی تعداد افرو امیریکن (Afro-American) کی بھی ہے۔ ان کے بڑوں نے بھی جب احمدیت قبول کی تو بڑی قربانیاں کیں اور اپنی حالتوں میں تبدیلیاں پیدا کیں۔ لیکن آگے جائزہ لینے کی ضرورت ہے کہ کیا وہ حالتیں قائم ہیں؟ یہ دیکھنے کی ضرورت ہے کہ کیا ہمارے عمل اور اعتقاد میں کوئی تضاد تو نہیں؟ دین کو دنیا پر مقدم کرنے کے عہد اور نعرے صرف وقتی جذبات تو نہیں؟ جن شرائط پر ہم نے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی بیعت کی ہے اُن کو اپنی زندگی کا حصہ بنانے کے لئے ہم عملی کوشش بھی کر رہے ہیں کہ نہیں؟

پس یہ جائزے ہیں جو ہمیں اپنے ایمان میں ترقی کی طرف لے جانے اور ہمارے اعتقاد اور عمل میں ہم آہنگی پیدا کرنے والے ہوں گے۔ اس وقت میں انہی جائزوں کی طرف توجہ دلانے کے لئے شرائطِ بیعت میں سے ایک اہم امر کی طرف توجہ دلانا چاہتا ہوں جو اسلام کے بنیادی ارکان میں سے بھی دوسرا اہم رُکن ہے۔ قرآنِ کریم میں بھی اس کی بار بار تاکید کی گئی ہے۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے بھی اس کی اہمیت کی طرف بار بار توجہ دلائی ہے اور یہ اہم چیز ہے ''نماز''۔

شرائط بیعت کی تیسری شرط میں حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے اللہ تعالیٰ کے حق کی ادائیگی کی طرف توجہ دلاتے ہوئے سب سے پہلے اس بنیادی رُکن کو لیتے ہوئے فرمایا ہے کہ میری بیعت میں آنے والے یہ عہد کریں کہ ''بلا ناغہ پنجوقتہ نماز موافق حکم خدا اور رسول ادا کرتا رہے گا''۔

(ازالہ اوہام روحانی خزائن جلد 3 صفحہ 564)

یہاں صرف یہی نہیں فرمایا کہ عہد کرو کہ نمازیں ادا کرو گے، بلکہ پنجوقتہ نماز اور ان کی ادائیگی موافق حکم خدا اور رسول ہے۔ اس کی ادائیگی اللہ تعالیٰ اور اُس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کے حکم کے مطابق ہونی چاہئے۔ نماز کے بارے میں خدا تعالیٰ کا کیا حکم ہے؟ فرمایا وَاَقِیْمُوا الصَّلٰوۃَ (البقرۃ: 44) اور نمازوں کو قائم کرو۔ نماز کے قیام کا حکم قرآنِ کریم میں بہت سی جگہوں پر ہے، بلکہ سورۃ بقرہ کی ابتدا میں ہی ایمان بالغیب کے بعد اس کی طرف توجہ دلائی گئی ہے۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام فرماتے ہیں کہ:

''انسان کبھی خدا تعالیٰ کا قرب حاصل نہیں کرتا جب تک کہ اقام الصلوٰۃ نہ کرے''۔

(ملفوظات جلد دوم صفحہ 346۔ ایڈیشن 2003ء۔ مطبوعہ ربوہ)

اور اس زمانے میں قیامِ نماز کی اہمیت اور بھی بڑھ جاتی ہے جب خدا تعالیٰ نے خلافت کے وعدے کے ساتھ اس طرف توجہ دلائی ہے کہ خلافت کے انعامات اُن لوگوں کے ساتھ ہی وابستہ ہیں جو نماز کے قیام کی طرف نظر رکھیں گے۔ قیامِ نماز کیا ہے؟ نماز کی باجماعت ادائیگی، باقاعدہ ادائیگی اور وقت پر ادائیگی۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ وَاَقِیْمُوا الصَّلٰوۃَ وَاٰتُوا الزَّکٰوۃَ وَارْکَعُوْا مَعَ الرّٰکِعِیْنَ (البقرۃ: 44) اور نماز کو قائم کرو اور زکوۃ ادا کرو اور رکوع کرنے والوں کے ساتھ رکوع کرو۔ یعنی اللہ تعالیٰ کے حضور اکٹھے ہو کر جھکنے والوں کے ساتھ جھکو۔ پس نماز قائم کرنے والوں اور مالی قربانیاں کرنے والوں کی یہ خصوصیت بیان فرمائی ہے اور فرمایا کہ یہ خصوصیت اُن میں ہونی چاہئے کہ وہ ایک جماعتی رنگ اپنے اندر رکھتے ہیں، اور یہی اُنہیں حکم ہے کہ جماعت بنا کر عبادت کرو اور جماعتی طور پر مالی قربانیوں کا بھی ذکر ہے کہ وہ کرو تا کہ اُس کام میں اُس عمل میں جو ایک جماعت پیدا ہونے کی وجہ سے ہوگا، برکت پڑے۔

نمازوں کے باجماعت ثواب کے بارے میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ باجماعت نماز پڑھنے والے کو ستائیس گنا ثواب ملتا ہے۔

(صحیح بخاری کتاب الصلوٰۃ باب فضل صلاۃ الجماعۃ حدیث: 645)

ہم درسوں میں سنتے ہیں، تقریروں میں سنتے ہیں، بچوں کو بھی تقریریں تیار کرواتے ہیں اُس میں بیان کرتے ہیں، لیکن جب عمل کا وقت آتا ہے تو اُس پر پوری توجہ نہیں دی جا رہی ہوتی۔ پس سوائے اشد مجبوری کے اپنی نمازوں کو باجماعت ادا کرنا چاہئے۔ لیکن جیسا کہ میں نے کہا کہ اگر جائزے لیں تو یہ بات کھل کر سامنے آئے گی کہ نماز باجماعت کی طرف وہ توجہ نہیں جو ہونی چاہئے۔

اللہ تعالیٰ کے فضل سے امریکہ میں مساجد بنانے کی طرف بہت توجہ پیدا ہوئی ہے، لیکن مساجد بنانے کا فائدہ تو تبھی ہے جب اُن کے حق بھی ادا ہوں۔ اور مساجد کے حق اُن کو آباد کرنا ہے۔ اور آبادی کے لئے خدا تعالیٰ نے جو معیار رکھا ہے وہ پانچ وقت مسجد میں آ کر نماز ادا کرنا ہے۔ بہت سے لوگ بیشک ایسے ہیں جن کو کام کے اوقات کی وجہ سے پانچ وقت مسجد میں آنا مشکل ہے۔ لیکن فجر، مغرب اور عشاء میں تو یہ عذر نہیں چلتا، اُس پر تو حاضر ہو سکتے ہیں۔ میں جانتا ہوں دنیائے احمدیت میں بہت سے ایسے لوگ ہیں جو اِن مغربی ممالک میں رہتے ہیں اور مسجد سے پندرہ بیس میل کے فاصلے پر رہتے ہیں۔ لیکن نمازوں کے لئے مسجد میں آتے ہیں۔ اگر ظہر، عصر کی نمازیں نہ پڑھ سکیں، تو جیسا کہ میں نے کہا، یہ لوگ فجر، مغرب اور عشاء پر ضرور شامل ہونے کی کوشش کرتے ہیں۔ یہاں تو تقریباً ہر ایک کے پاس سواری ہے، اپنے دنیاوی کاموں کے لئے سواریاں استعمال کرتے ہیں، اگر اللہ تعالیٰ کی رضا کے حصول کے لئے اور اُس کی عبادت کے لئے یہ سواریاں استعمال کریں گے تو ان سواریوں کا مقصد دین کی خدمت بھی بن جائے گا اور آپ کے بھی دین و دنیا دونوں سنور جائیں گے۔ جہاں بہت زیادہ مجبوری ہے وہاں اگر قریب احمدی گھر ہیں تو کسی گھر میں جمع ہو کے گھروں میں باجماعت نماز کی ادائیگی ہو سکتی ہے۔ جہاں اکیلے گھر ہیں وہاں اپنے گھر میں اپنے بیوی بچوں کے ساتھ باجماعت نماز کی ادائیگی کی کوشش ہونی چاہئے تا کہ بچوں کو بھی نماز باجماعت کی اہمیت کا پتہ چلے۔ بچوں کو ماں باپ اگر فجر کی نماز کے لئے اُٹھائیں گے تو اُن کو جہاں نماز کی اہمیت کا اندازہ ہوگا وہاں بہت سی لغویات سے بھی وہ بچ جائیں گے۔ جن کو شوق ہے، بعضوں کو رات دیر تک ٹی وی دیکھنے یا انٹرنیٹ پر بیٹھے رہنے کی عادت ہوتی ہے، خاص طور پر ویک اینڈ (Weekend) پر تو نماز کے لئے جلدی اُٹھنے کی وجہ سے جلدی سونے کی عادت پڑے گی اور بلا وجہ وقت ضائع نہیں ہوگا۔ خاص طور پر وہ بچے جو جوانی میں قدم رکھ رہے ہیں، اُن کو صبح اُٹھنے کی وجہ سے ان دنیاوی مصروفیات کو اعتدال سے کرنے کی طرف توجہ پیدا ہو گی۔ بعض مجبوریاں بھی ہوتی ہیں، اچھی دیکھنے والی چیزیں بھی ہوتی ہیں، معلوماتی باتیں بھی ہوتی ہیں، اُن سے مَیں نہیں روکتا، لیکن ہر چیز میں ایک اعتدال ہونا چاہئے۔ نمازوں کی ادائیگی کی قیمت پر ان دنیاوی چیزوں کو حاصل کرنا انتہائی بے وقوفی ہے۔ پھر یہ بھی ہے کہ چھٹی کے دن بعض مجبوریاں ہوتی ہیں، بعض فیملی کے اپنے پروگرام ہوتے ہیں، چھٹی کے دن اگر فیملی کا کہیں باہر جانے کا پروگرام ہے تو اور بات ہے، لیکن اگر نہیں ہے تو پھر مسجد میں زیادہ سے زیادہ نمازوں کے لئے آنا چاہئے اور بچوں کو ساتھ لانا چاہئے۔ بہت سے لوگ کہتے ہیں جی بچوں کو مسجد میں آنے کی عادت نہیں ہے، بعض بچے بگڑ رہے ہیں۔ اُن کا علاج تو اسی صورت میں ہو سکتا ہے کہ بچپن سے اُن کو اس بات کی عادت ڈالیں کہ وہ خدا کا حق ادا کریں اور وہ حق نمازوں سے ادا ہوتا ہے۔ بچوں کو بچپن سے اگر یہ احساس ہو کہ نماز ایک بنیادی چیز ہے جس کے بغیر مسلمان مسلمان کہلا ہی نہیں سکتا تو پھر جوانی میں یہ عادت پختہ ہو جاتی ہے اور پھر یہ شکوے بھی نہیں رہیں گے کہ بچے بگڑ گئے۔ تفریح کے لئے بھی اگر جائیں، اگر کوئی پروگرام ایسا ہے تو جہاں دنیاوی دلچسپی کے سامان کر رہے ہیں، وہاں خدا کی رضا کے حصول کے لئے، جہاں بھی ہوں، پوری فیملی وہاں پر باجماعت نماز ادا کرے۔ میرا تو یہ تجربہ ہے اور بہت سے لوگوں کے یہ تجربے ہیں جو مجھے بتاتے ہیں کہ تفریح کی جگہوں پر جب اس طرح میاں بیوی اور بچوں نے نماز کے وقت نماز باجماعت ادا کی تو ارد گرد کے لوگوں میں دلچسپی پیدا ہوئی اور اُن کو دیکھنے لگے اور پھر تبلیغ کے راستے کھلتے ہیں، تعارف حاصل ہوتا ہے۔

عموماً عام دنیادار کو مسلمانوں کے بارے میں یہی تصور ہے کہ مسلمانوں میں نماز وہی پڑھتے ہیں جو شدت پسند ہیں۔ جب یہ لوگ دیکھتے ہیں کہ یہ تفریح کرنے والے بچے اور بڑے نماز پڑھ رہے ہیں اور لباس بھی اُن کے یہاں کے لوگوں کے لباس کے مطابق پہنے ہوئے ہیں، لیکن عبادت میں انہماک ہے تو ضرور توجہ پیدا ہوتی ہے۔ جیسا کہ مَیں نے کہا کہ کئی ایسے ہیں جو اپنے تجربات بیان کرتے ہیں کہ کس طرح نماز کی وجہ سے بعض غیروں کی اُن کی طرف توجہ پیدا ہوئی اور یوں تبلیغ کے راستے کھلے۔ پس کسی قسم کے احساسِ کمتری میں ہمیں مبتلا نہیں ہونا چاہئے، نہ بچوں کو، نہ بڑوں کو۔ ہمارا دعویٰ ہے کہ دنیا میں دینی اور روحانی انقلاب ہم نے پیدا کرنا ہے، تو یہ دینی اور روحانی انقلاب وہی لوگ پیدا کر سکتے ہیں جو ہر قسم کے احساسِ کمتری سے آزاد ہوں اور اپنے اندر سب سے پہلے دینی اور روحانی انقلاب پیدا کرنے والے ہوں۔ اور یہ دینی اور روحانی انقلاب بغیر عبادت کا حق ادا کئے پیدا نہیں ہو سکتا اور عبادت کے حق کے لئے سب سے اہم اور ضروری چیز نماز ہے۔ پس اپنی نمازوں کی حفاظت کریں۔

اللہ تعالیٰ قرآنِ کریم میں فرماتا ہے۔ حٰفِظُوْا عَلَی الصَّلَوٰتِ (البقرۃ: 239) اپنی نمازوں کی حفاظت کرو۔ حَفَظَ کے معنی ہیں کہ باقاعدگی اختیار کرنا اور پھر اُس کی نگرانی کرنا۔ اور پھر فرمایا ہر اُس نماز کی خاص طور پر نگرانی کرو اور اُس کی حفاظت کرو جو صلوٰۃ وسطیٰ ہے، یعنی جو نماز تمہاری مصروفیات کے درمیان میں آتی ہے، یا وہ نماز جو کسی بھی وجہ سے، دنیاوی مصروفیات کی وجہ سے، وقت پر اور اہتمام کے ساتھ ادا نہ کی جا سکے اُس کی بہر حال خاص طور پر حفاظت کرنی ہے۔ کیونکہ نمازوں کی سستی تمہیں فرمانبرداروں کی

فہرست سے باہر نکال دیتی ہے۔اس لئے نمازوں کی حفاظت کی طرف خدا تعالیٰ توجہ دلاتا ہے اور پھر خاص طور پر اُن نمازوں کی حفاظت اور ادائیگی کی طرف توجہ دلاتا ہے جو تمہارے نفس کی سستی اور دنیاوی مصروفیات کی وجہ سے ادا نہیں ہو رہیں یا اُن کا حق ادا کرتے ہوئے ادا نہیں ہو رہی۔ بعض جلدی جلدی نماز پڑھ لیتے ہیں یہ نماز کا حق ادا کرنا نہیں ہے۔ کیونکہ آگے اللہ تعالیٰ فرماتا ہے وَقُوْمُوْا لِلّٰہِ قٰنِتِیْن (البقرة: 239) اور اللہ تعالیٰ کے فرمانبردار ہو کر کھڑے ہو جاؤ۔ یعنی مکمل توجہ نماز پر ہو۔ پھر دنیاوی خیالات اور خواہشات ذہن پر قبضہ نہ کریں۔ ذہن میں یہ ہو کہ جس خدا کے سامنے میں کھڑا ہوں اُس کے احکامات کی کامل اطاعت کرنی ہے۔ پس جب یہ حالت ہوتی ہے تو پھر ایسے نمازیوں کے بارے میں خدا تعالیٰ فرماتا ہے کہ یہ نمازیں بھی تمہاری حفاظت کرنے والی ہوں گی اور تمہاری نگران بن جائیں گی، تمہیں برائیوں سے روکیں گی، تمہارے گھروں کو برکتوں سے بھر دیں گی۔

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوۃ والسلام فرماتے ہیں کہ: ”مَیں نے اپنی جماعت کو یہی نصیحت کی ہے کہ وہ بے ذوقی اور بے حضوری پیدا کرنے والی نمازیں نہ پڑھیں بلکہ حضورِ قلب کی کوشش کریں جس سے اُن کو سرور اور ذوق حاصل ہو۔“ (ملفوظات جلد دوم صفحہ 346-345۔ ایڈیشن 2003ء۔ مطبوعہ ربوہ)

پھر اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ اِنَّ الصَّلٰوةَ تَنْھٰی عَنِ الْفَحْشَآءِ وَالْمُنْکَرِ (العنکبوت:46) کہ یقیناً نماز ناپسندیدہ اور بری باتوں سے روکتی ہے۔ پس ہمیشہ یاد رکھنا چاہئے کہ نماز لغویات اور بری باتوں سے روکتی ہے لیکن ہر نماز نہیں اور ہر نمازی کو نہیں۔ ہر نمازی برائیوں سے نہیں رُک سکتا، صرف وہ نمازی اپنی اصلاح کر سکتا ہے یا نماز اُس نمازی کی اصلاح کرتی ہے جو کامل فرمانبرداری سے ادا کی جائے۔ یہ سمجھ کر ادا کی جائے کہ خدا تعالیٰ میری ہر حرکت و سکون کو دیکھنے والا ہے اور اُس خدا کے سامنے مَیں کھڑا ہوں جو میری ہر حرکت و سکون کو دیکھ رہا ہے۔ یہ کامل فرمانبرداری والی نمازیں ہیں جو انسان کی حفاظت کرتی ہیں اور نگرانی کرتی ہیں، اور جن گھروں میں پڑھی جاتی ہیں، اُن گھروں کے رنگ ہی کچھ اَور ہو جاتے ہیں۔ پس ایسی نمازوں کی تلاش ہمیں کرنی چاہئے، تبھی ہم اپنے عہدِ بیعت کو حقیقی طور پر نبھا سکتے ہیں۔ یہ نہیں کہ نماز کے لئے کھڑے ہوئے تو توجہ اپنے دنیاوی کاموں اور خواہشات کی طرف ہو۔ یا کبھی نماز پڑھ لی، کبھی نہ پڑھی۔

پس مَیں پھر کہتا ہوں کہ ہم میں سے ہر ایک کو اپنے جائزے لینے کی ضرورت ہے۔ ان ملکوں میں رہنے والے دنیاوی مصروفیات کی وجہ سے نمازوں کی طرف توجہ نہیں دیتے۔ گو اب تیسری دنیا میں بھی شہروں میں رہنے والوں کا یہی حال ہے۔ لیکن بہر حال پھر بھی کچھ نہ کچھ ایک ایسی تعداد ہے جو مسجدوں میں جانے والی ہے۔ باوجود اس کے کہ اسلام کے اس اہم دینی فریضہ کی طرف مَیں بار بار توجہ دلاتا ہوں، میرے سے پہلے خلفاء بھی اس طرف بہت توجہ دلاتے رہے۔ اب تو اس زمانے میں خدا تعالیٰ نے ہمیں ایم ٹی اے کی نعمت سے نواز دیا ہے۔ پہلے اگر خلیفۂ وقت کی آواز دنیا کے ہر خطے میں فوری طور پر نہیں پہنچ رہی تھی تو اب تو فوری طور پر یہ آواز اور اللہ تعالیٰ اور اُس کے رسول کا پیغام ہر جگہ فوری طور پر پہنچ رہا ہے۔ اگر ہم میں سے بعض لوگ یا خطبات اور تقاریر نہیں سنتے یا سنتے ہیں اور بے دلی سے سنتے ہیں، ایک کان سے سنا اور دوسرے سے نکال دیا تو اُس عہدِ بیعت کو پورا کرنے والے نہیں ہیں کہ دین کو دنیا پر مقدم رکھوں گا، جو بھی معروف فیصلہ فرمائیں گے، اُس کی پابندی کروں گا، اُس کی کامل اطاعت کروں گا۔ یہ اطاعت سے نکلنے والے عمل ہیں کہ ایک کان سے سنا اور دوسرے سے نکال دیا۔ یہ کامل فرمانبرداری سے دور لے جانے والے عمل ہیں۔ ایسے لوگوں کو خدا تعالیٰ نے بڑا انذار فرمایا ہے۔ فرماتا ہے فَوَیْلٌ لِّلْمُصَلِّیْنَ الَّذِیْنَ ھُمْ عَنْ صَلَاتِھِمْ سَاھُوْنَ (الماعون:5)۔ پس اُن نمازیوں کے لئے ہلاکت ہے جو اپنی نمازوں سے غافل رہتے ہیں۔ یہ غفلت نماز باجماعت کی طرف توجہ نہ دینے سے بھی ہے، باقاعدگی سے نماز نہ پڑھنے کی وجہ سے بھی ہے۔ پوری توجہ نماز میں رکھنے کی کوشش نہ کرنے کی وجہ سے بھی ہے۔ اس میں کوئی شک نہیں کہ نماز میں بعض دفعہ توجہ قائم نہیں رہتی لیکن بار بار اپنی توجہ کو نماز کی طرف لانا ضروری ہے اور یہ بھی ایک مطلب ہے اقامت الصلوۃ نماز کے کھڑی کرنے کا، نماز کے قیام کا۔ پس بڑے خوف کا مقام ہے۔

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوۃ والسلام نے ہمیں اس طرف توجہ دلاتے ہوئے فرمایا ہے کہ اگر کوئی شخص جس نے مجھے نہیں مانا، غلطیاں کرتا ہے تو بیشک وہ گناہگار ہے۔ لیکن مجھے ماننے والے جو ایک عہدِ بیعت کرتے ہیں اور پھر اُس کی تعمیل نہیں کرتے، زیادہ پوچھے جائیں گے۔

(ملفوظات جلد چہارم صفحہ 182۔ ایڈیشن 2003ء۔ مطبوعہ ربوہ)

پس ہر احمدی پر بہت بڑی ذمہ داری ہے اور یہ ذمہ داری ادا نہیں ہو سکتی جب تک یہ خیال نہ رہے کہ مَیں نے جو خدا تعالیٰ کو گواہ ٹھہرا کر ایک عہدِ بیعت باندھا ہے اس کو پورا نہ کرنے کی وجہ سے خدا تعالیٰ کے آگے جواب دہ ہوں۔ پس یہ خیال رہے تبھی ذمہ داری ادا ہو سکتی ہے۔ پس بڑے بھی اپنی ذمہ داریاں سمجھیں اور چھوٹے بھی، مرد بھی اور عورتیں بھی۔

یہاں بہت سے گھروں میں بے سکونی کے جو حالات ہیں وہ اس لئے ہیں کہ خدا تعالیٰ کی عبادت کی طرف توجہ نہیں ہے، جس طرح توجہ ہونی چاہئے۔ بعض لوگ میرے سے جب ملاقات کرتے ہیں اور دعا کے لئے کہتے ہیں تو میں عموماً کہا کرتا ہوں کہ اپنے لئے خود بھی دعا کرو اور نمازوں کی طرف توجہ دو۔ اور جب پوچھو کہ باقاعدگی سے نمازیں پڑھتے ہیں؟ تو بعض لوگوں کا جواب نفی میں ہوتا ہے۔ ایسے لوگوں سے مَیں عموماً یہ کہا کرتا ہوں کہ دین کے ساتھ مذاق نہ کریں۔ دین کو مذاق نہ سمجھیں کہ خود تو نمازوں اور دعاؤں کی عادت نہیں ہے، اُس طرف کوئی توجہ نہیں ہے اور اپنے مسائل اور دنیاوی معاملات کے لئے دعا کے لئے کہہ رہے ہیں۔ پہلے خود تو اللہ تعالیٰ کی طرف توجہ کریں، پھر کہیں۔ جب تک خود اپنی حالتوں میں تبدیلی پیدا نہیں کریں گے، یا تبدیلی پیدا کرنے کے لئے اپنی انتہائی کوشش نہیں کریں گے، دوسرے کی دعائیں بھی پھر اثر نہیں کریں گی۔

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوۃ والسلام جو جماعت قائم کرنے آئے تھے وہ ایسے لوگوں کی جماعت تھی جو خدا تعالیٰ سے تعلق پیدا کرنے والے ہیں اور اپنی عبادتوں کی حفاظت کرنے والے ہیں، اس لئے آپ نے فرمایا کہ میں پیر پرستی کو ختم کرنے آیا ہوں۔ فرمایا کہ تم پیر بنو، پیر پرست نہ بنو۔ (ماخوذ از ملفوظات جلد 2 صفحہ 139۔ ایڈیشن 2003ء۔ مطبوعہ ربوہ) لیکن جس قسم کے پیر حضرت مسیح موعود علیہ الصلوۃ والسلام اپنے ماننے والوں کو بنانا چاہتے ہیں وہ آجکل کے نام نہاد دنیا پرست پیر نہیں ہیں جو ہاتھ میں تسبیح لے کر بیٹھ جاتے ہیں اور سمجھتے ہیں کہ ہماری عبادتوں اور دوسرے حقوق کی ادائیگی کا حق ادا ہو گیا۔ نہ نمازوں کی ضرورت ہے، نہ عبادتوں کی ضرورت ہے۔ نمازوں سے یہ لوگ کوسوں دور ہوتے ہیں۔ خود نمازیں نہیں پڑھتے اور اپنے مریدوں کو بھی نمازوں کے لئے یہی کہتے ہیں کہ کوئی ضرورت نہیں۔ بہت سے لوگ ایسے ہیں۔ ایسے پیر اور ایسے سیّد ہدایت کی طرف لے جانے والے نہیں، بلکہ گمراہی کی طرف لے جانے والے ہیں۔ حضرت خلیفۃ المسیح الثانیؓ نے حضرت خلیفۃ المسیح الاولؓ کے حوالے سے ایک واقعہ بیان کیا ہے، اُن کی ایک ہمشیرہ تھیں، رشتہ دار، کسی پیر صاحب کی مرید تھیں، پیر صاحب نے ان کی ہمشیرہ کے دماغ میں یہ بٹھا دیا تھا کہ میرے مریدوں کو نمازوں اور عبادتوں کی ضرورت نہیں۔ پس میری مریدی اختیار کر لو۔ کچھ وظائف میں نے بتا دیئے ہیں وہ کر لو، یہ کافی ہیں، بخشے جاؤ گے۔ تو حضرت خلیفہ اوّلؓ نے اُنہیں ایک دن کہا کہ پیر صاحب سے پوچھو کہ حساب کتاب والے دن جب خدا تعالیٰ نیکیوں اور عبادتوں کے بارے میں پوچھے گا تو کیا جواب دوں؟ جب فرشتے میرا جنت کا راستہ روکیں گے، میری نیکیوں کے بارے میں سوال ہوگا تو کیا جواب دوں؟ خیر انہوں نے اپنے پیر صاحب سے پوچھا تو کہنے لگے کہ فرشتے تمہارا راستہ روکیں تو کہہ دینا کہ میں فلاں پیر اور سید زادے کی ماننے والی ہوں تو وہ تمہارا راستہ صاف کر دیں گے۔ اور رہا میرا سوال (پیر صاحب کا) تو جب مجھ سے پوچھیں گے تو مَیں کہوں گا کہ کربلا کے میدان میں میرے بڑوں نے جو قربانیاں دی ہیں، اُن کو بھول گئے ہو؟ نواسۂ رسول نے جس کی نسل سے مَیں ہوں، جو قربانی دی ہے، اُس کو بھول گئے ہو؟ تو فرشتے اس بات پر شرمندہ ہو جائیں گے اور راستہ چھوڑ دیں گے اور مَیں اکڑتا ہوا جنت میں چلا جاؤں گا۔ (ماخوذ از تفسیر کبیر جلد ہفتم صفحہ 208)

تو یہ ہے ان لوگوں کے پیروں کا حال۔ ہم نے یا حضرت مسیح موعود علیہ الصلوۃ والسلام کے ماننے والوں نے ایسا پیر نہیں بننا۔ ہم نے تو اپنے اندر وہ انقلابی تبدیلیاں پیدا کرنی ہیں جو ہماری حالتوں میں انقلاب لانے والی ہوں، ہمارے بچوں اور ہماری نسلوں کی حالتوں میں انقلاب لانے والی ہوں اور اس معاشرے میں روحانی انقلاب لانے والی ہوں۔

پس ہمیشہ یاد رکھیں کہ صرف ہمارا اعتقاد ہمیں نہیں بچائے گا، نہ ہمارا اعتقاد انقلابی تبدیلیاں لائے گا بلکہ ہمارے عمل ہیں جو انقلاب لائیں گے انشاءاللہ۔ اور سب سے بڑھ کر ہماری دعائیں ہیں جو جب اللہ تعالیٰ قبول فرمائے گا تو دنیا میں ایک انقلاب برپا ہوگا اور دعائیں کرنے کا بہترین ذریعہ نمازیں ہی ہیں۔ پس اپنی نمازوں کی حفاظت ہر احمدی کا فرض ہے اور جب مجموعی طور پر تمام دنیا کے رہنے والے احمدیوں کا رُخ ایک طرف ہوگا تو یہ دعاؤں کے دھارے ایک انقلاب لانے کا باعث بنیں گے۔

پس خلافت کے ہاتھ مضبوط کرنے کے لئے ہر احمدی کا فرض بنتا ہے کہ اپنی نمازوں کی طرف توجہ دے تاکہ وہ انقلاب جو حضرت مسیح موعود علیہ الصلوۃ والسلام کے ساتھ وابستہ ہے، جس کے نتیجے میں دنیا کی اکثریت نے حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے جھنڈے تلے جمع ہونا ہے، وہ جو دعاؤں کے ذریعے سے عمل میں آنا ہے، وہ عمل میں آئے۔ پس ہر احمدی اس بات کو ہمیشہ یاد رکھے اور اپنی نمازوں کی حفاظت، اپنی اولاد کی نمازوں کی حفاظت کی طرف توجہ دے تاکہ ہم جلد تمام دنیا پر حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا جھنڈا لہراتا ہوا دیکھیں۔ اللہ تعالیٰ کے رحم کو ہم بھی اور ہماری نسلیں بھی جذب کرنے والی ہوں۔ اللہ تعالیٰ کا رحم بھی نمازوں کا حق ادا کرتے ہوئے اور نماز پڑھنے والوں کے ساتھ جو خدا تعالیٰ کا وعدہ ہے، اُن پر ہوتا ہے۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے، وَاَقِیْمُوا الصَّلٰوةَ وَاٰتُوا الزَّکٰوةَ وَاَطِیْعُوا الرَّسُوْلَ لَعَلَّکُمْ تُرْحَمُوْن (النور:57) اور نماز کو قائم کرو اور زکوۃ ادا کرو اور رسول کی اطاعت کرو تاکہ تم پر رحم کیا جائے۔

پس ہم نے اگر اللہ تعالیٰ کے رحم حاصل کرنے والا بننا ہے تو اپنی نمازوں کی حفاظت اور اُس کے قیام کی بھی کوشش کرنی ہوگی۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوۃ والسلام نے بار بار مختلف رنگ میں اپنے ماننے والوں کو نمازوں کی طرف توجہ دلائی ہے تاکہ جہاں ہم بیعت کا حق ادا کرنے والے ہوں، خدا تعالیٰ کا قرب پانے والے ہوں، وہاں اللہ تعالیٰ کے رحم سے حصہ لے کر اپنی دنیا و آخرت سنوارنے والے بھی ہوں۔ آپ فرماتے ہیں۔

”اے وے تمام لوگو! جو اپنے تئیں میری جماعت میں شمار کرتے ہو، آسمان پر تم اُس وقت میری

جماعت شمار کئے جاؤ گے جب سچ مچ تقویٰ کی راہوں پر قدم مارو گے۔ سو اپنی پنج وقتہ نمازوں کو ایسے خوف اور حضور سے ادا کرو کہ گویا تم خدا تعالیٰ کو دیکھتے ہو'۔ فرمایا: ''یقیناً یاد رکھو کہ کوئی عمل خدا تک نہیں پہنچ سکتا جو تقویٰ سے خالی ہے۔ ہر ایک نیکی کی جڑ تقویٰ ہے۔ جس عمل میں یہ جڑ ضائع نہیں ہوگی وہ عمل بھی ضائع نہیں ہوگا''۔

(کشتی نوح روحانی خزائن جلد19 صفحہ 15)

پھر آپ فرماتے ہیں: ''نماز کیا چیز ہے؟ وہ دُعا ہے جو تسبیح، تمحید، تقدیس اور استغفار اور درود کے ساتھ تضرّع سے مانگی جاتی ہے۔ سو جب تم نماز پڑھو تو بے خبر لوگوں کی طرح اپنی دعاؤں میں صرف عربی الفاظ کے پابند نہ رہو۔ کیونکہ اُن کی نماز اور اُن کا استغفار سب رسمیں ہیں جن کے ساتھ کوئی حقیقت نہیں۔ لیکن تم جب نماز پڑھو تو بجز قرآن کے جو خدا کا کلام ہے اور بجز بعض ادعیہ ماثورہ کے کہ وہ رسول کا کلام ہے، باقی اپنی تمام دعاؤں میں اپنی زبان میں ہی الفاظ متضرعانہ ادا کیا کرو تا کہ تمہارے دلوں پر اس عجز و نیاز کا کچھ اثر ہو۔ (کشتی نوح روحانی خزائن جلد19 صفحہ 69-68)

پس یہ کیفیت ہے جو نمازوں میں ہمیں حاصل کرنے کی کوشش کرنی چاہئے اور یہ عجز و نیاز پھر خدا تعالیٰ کی رحمت کو کھینچنے کا باعث بنتا ہے۔ پھر ایسے لوگ اللہ تعالیٰ کے فضلوں کو حاصل کرنے والے ہو جاتے ہیں۔ اور ایسی ہی نمازیں ہیں جو حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام ہماری دیکھنا چاہتے ہیں۔

ایک جگہ آپ فرماتے ہیں کہ: ''نماز ایسی شئے ہے کہ اس کے ذریعہ سے آسمان انسان پر جھک پڑتا ہے''۔ (یعنی اللہ تعالیٰ پھر قبولیتِ دعا کے نظارے دکھاتا ہے) فرمایا ''نماز کا حق ادا کرنے والا یہ خیال کرتا ہے کہ مَیں مر گیا اور اس کی روح گداز ہو کر خدا کے آستانہ پر گرِ پڑی ہے۔............جس گھر میں اس قسم کی نماز ہوگی وہ گھر کبھی تباہ نہ ہوگا۔ حدیث شریف میں ہے کہ اگر نوحؑ کے وقت میں یہ نماز ہوتی تو وہ قوم کبھی تباہ نہ ہوتی''۔ فرمایا ''حج بھی انسان کے لیے مشروط ہے، روزہ بھی مشروط ہے، زکوٰۃ بھی مشروط ہے مگر نماز مشروط نہیں''۔ (یعنی باقی سب عبادتیں جو ہیں اُن کی بعض شرائط ہیں۔ وہ شرائط پوری ہوتی ہوں تو ادائیگی ہوگی، ورنہ فرض نہیں ہیں۔ لیکن نماز ہر صورت میں لازمی ہے۔ انسان مسافر ہے، مریض ہے، کیسی بھی حالت ہے، اگر ہوش و حواس میں ہے تو نماز فرض ہے) فرمایا ''سب ایک سال میں ایک ایک دفعہ ہیں'' (یہ مشروط بھی ہیں اور ایک سال میں ایک دفعہ ہیں) ''مگر اس کا حکم (یعنی نماز کا حکم) ہر روز پانچ دفعہ ادا کرنے کا ہے''۔ (ملفوظات جلد3 صفحہ 627۔ ایڈیشن 2003ء۔ مطبوعہ ربوہ)

اس لئے جب تک پوری پوری نماز نہ ہوگی تو وہ برکات بھی نہ ہوں گی جو اس سے حاصل ہوتی ہیں اور نہ اس بیعت کا کچھ فائدہ حاصل ہوگا۔

پس یہ قیامِ نماز اور حفاظت نماز کے اُس الٰہی ارشاد کی کچھ وضاحت ہے جو حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمائی ہے اور جس کی آپ نے ہر احمدی سے توقع رکھی ہے۔ فرمایا کہ، ورنہ بیعت کرنے کا کچھ فائدہ نہیں۔ پس جیسا کہ مَیں نے کہا، اس کی اہمیت کو ہر احمدی کو اپنے سامنے رکھنا چاہئے تا کہ ہم اپنے عمل سے ثابت کریں اور دنیا کو بتائیں کہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی بیعت میں آ کر ہم میں وہ پاک تبدیلیاں پیدا ہوئی ہیں جس نے ہمیں خدا سے ملایا ہے۔ اب بہت سارے نئی بیعت کرنے والے میں نے دیکھے ہیں، اُن کے خطوط آتے ہیں، اُن میں ان نمازوں کی وجہ سے ایک انقلاب اللہ تعالیٰ نے پیدا کر دیا ہے۔ پس ہر احمدی کو خاص طور پر پرانے احمدیوں کی اولادوں کو اس کو یاد رکھنا چاہئے۔

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام فرماتے ہیں کہ نمازوں کے ایسے ذوق اور حضور کی کیفیت بھی خدا تعالیٰ کے فضل سے ہی ملتی ہے، اس لئے تم سب سے پہلے یہی دعا خدا تعالیٰ سے کرو کہ: ''اے اللہ! مجھ میں قرب کی یہ حالت پیدا ہو جائے۔ اس کے لئے آپ نے ہمیں ایک دعا سکھائی۔ فرماتے ہیں کہ یہ دعا کیا کرو کہ ''اے اللہ تو مجھے دیکھتا ہے کہ مَیں کیسا اندھا اور نابینا ہوں اور مَیں اس وقت بالکل مردہ حالت میں ہوں۔ مَیں جانتا ہوں کہ تھوڑی دیر کے بعد مجھے آواز آئے گی تو مَیں تیری طرف آ جاؤں گا''۔ (یعنی اس دنیا سے رخصت ہونے کا بلاوا آ جائے گا) ''اس وقت مجھے کوئی روک نہ سکے گا۔ لیکن میرا دل اندھا اور ناشناسا ہے۔ تُو ایسا شعلہ نور اس پر نازل کر کہ تیرا اُنس اور شوق اس میں پیدا ہو جائے۔ تُو ایسا فضل کر کہ مَیں نابینا نہ اٹھوں اور اندھوں میں نہ جا ملوں''۔ فرمایا ''جب اس قسم کی دعا مانگے گا اور اس پر دوام اختیار کرے گا (باقاعدگی اختیار کرے گا) تو وہ دیکھے گا کہ ایک وقت اس پر ایسا آئے گا کہ اس بے ذوقی کی نماز میں ایک چیز آسمان سے اس پر گرے گی جو رقّت پیدا کر دے گی''۔

(ملفوظات جلد2 صفحہ 616۔ ایڈیشن 2003ء۔ مطبوعہ ربوہ)

اللہ تعالیٰ ہم سب کو ایسی نمازیں نصیب فرمائے۔

جمعہ کے بعد مَیں دو جنازہ غائب بھی پڑھاؤں گا۔ ایک ہمارے مربی سلسلہ جو انڈونیشیا کے رہنے والے تھے، اُن کا ہے، جن کا نام امر معروف عزیز صاحب تھا۔ 16/جون کو بقضائے الٰہی وفات پا گئے، اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّااِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ۔ یہ 6/دسمبر 1962ء کو پیدا ہوئے تھے۔ پیدائشی احمدی تھے۔ 1979ء میں جامعہ میں داخل ہوئے اور 1987ء میں مبشر کا کورس کر کے جامعہ ربوہ سے فارغ ہوئے اور انڈونیشیا گئے۔ مختلف جگہوں پر ان کو اللہ تعالیٰ نے خدمت کی توفیق دی۔ 2011ء تک جامعہ انڈونیشیا میں تھے۔ اُس کے بعد ایسٹ کلمنتان کے ریجنل مبلغ تھے، اور علمی آدمی تھے ماشاء اللہ۔ حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی کتاب ''توضیح مرام'' کا انڈونیشین ترجمہ کرنے کی انہوں نے سعادت پائی۔ اس کے علاوہ یہ میرے خطبات کا باقاعدگی سے ترجمہ کیا کرتے تھے۔ مرحوم موصی بھی تھے۔ اللہ تعالیٰ ان کے درجات بلند فرمائے اور ان کے لواحقین کو صبر اور حوصلہ عطا فرمائے۔ ان کی اہلیہ اور ایک بیٹا اور دو بیٹیاں ہیں۔

دوسرا جنازہ ہماری لندن کی رہنے والی ایک پرانی خدمتگار خاتون مکرمہ طاہرہ ونڈر مین صاحبہ اہلیہ مکرم نواب محمود ونڈر مین صاحب مرحوم کا ہے۔ ان کی بھی 18/جون 2012ء کو 84 سال کی عمر میں وفات ہوگئی۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّااِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ۔ مکرم غلام یٰسین صاحب کی صاحبزادی تھیں۔ آپ کے نانا حضرت غلام دستگیر صاحب اور اُن کے بھائی بھی حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے صحابی تھے۔ ان کے والد انڈین حکومت کے سرونٹ تھے۔ بچوں کی اچھی تربیت کی۔ قادیان میں مرحومہ نے تعلیم پائی اور پھر 1947ء سے کراچی میں رہائش پذیر تھیں۔ 1949ء میں ان کی شادی ہوئی محمود ونڈر مین صاحب سے، انگلستان آ گئیں۔ حضرت خلیفۃ المسیح الرابع رحمہ اللہ تعالیٰ کی لندن ہجرت کے بعد پرائیویٹ سیکرٹری کے دفتر میں انہوں نے اپنی خدمات پیش کیں اور انگلش ڈاک ٹیم میں ایک لمبا عرصہ خدمت سرانجام دی اور جلسہ سالانہ میں خلیفہ رابعؒ نے ان کا نام لے کے ان کے کام کی تعریف بھی کی تھی۔ بڑی مستعدی سے خدمت کرتی تھیں۔ کبھی کام کو بوجھ نہ سمجھتی تھیں، جتنا بھی دیا جاتا وہ کر کے لے آتیں۔ وفات سے چند روز پہلے بھی اپنے عزیز کو دفتر بھجوایا کہ کام بھجوائیں۔ ہمیشہ یہ مطالبہ ان کا ہوتا تھا کام زیادہ دیا جائے۔ باوجود بیماری اور کمزوری کے بڑی محنت سے کام کرتی تھیں اور کسی وجہ سے اگر کام کم دیا جاتا تو بے چین ہو جایا کرتی تھیں۔ اور میری ڈاک کا بھی انہوں نے لمبا عرصہ کام کیا ہے، یعنی گزشتہ بیس بائیس سال سے یہ کام کر رہی تھیں۔ نو سال میں مَیں نے ان کو دیکھا ہے، اِن کے ڈاک کے خلاصے ایک تو بڑے اچھی طرح بناتی تھیں جو اہم پوائنٹ ہوتے تھے اُن کو ہائی لائٹ کر دیتی تھیں اور ان کا خلاصہ پڑھتے ہوئے دقت نہیں ہوتی تھی اور نفسِ مضمون جو تھا خط لکھنے والے کا وہ بھی پہنچ جاتا تھا۔ یہ ان کی بڑی خوبی تھی کہ خلاصہ بناتے ہوئے جہاں ضروری سمجھتی تھیں کہ اس پر ضرور نظر پڑنی چاہئے، اُس کو ضرور ہائی لائٹ کرتی تھیں۔ اور ان کے خلاصے مجھے اس لحاظ سے سب سے زیادہ اچھے لگتے تھے اور اُن کا جواب دینا بھی آسان ہوتا تھا۔ اسی طرح ان کو اللہ تعالیٰ نے بیس سال تک بچوں کو قرآنِ کریم پڑھانے کی توفیق بھی عطا فرمائی۔ اخبار احمدیہ کے لئے اردو مضامین کو انگریزی میں ترجمہ بھی کیا کرتی تھیں۔ ان کے پسماندگان میں تین بیٹیاں اور دو بیٹے اور پوتے پوتیاں، نواسے نواسیاں ہیں۔ اللہ تعالیٰ اُن کو بھی خلافت اور جماعت سے جڑا رکھے اور خدمت کی توفیق دیتا رہے۔ ان کے بیٹے ندیم ونڈر مین صاحب اخبار احمدیہ کے انگلش سیکشن میں ایڈیٹر کی حیثیت سے کام کر رہے ہیں۔ اللہ تعالیٰ مرحومہ کے درجات بلند فرمائے۔ جیسا کہ مَیں نے کہا ان دونوں کی نمازِ جنازہ غائب نمازوں کے بعد ادا کروں گا۔

صَلِّ عَلٰی نَبِیِّنَا صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ

میرے آقا مرے نبیؐ کریم — بانی پاک باز دینِ قویم
شان تیری گمان سے بڑھ کر — حسن و احسان میں نظیرِ عدیم
تیری تعریف اور مَیں ناچیز — گنگ ہوتی ہے یاں زبانِ کلیم
تیرا رتبہ ہے فہم سے بالا — سرنگوں ہو رہی ہے عقلِ سلیم
مدح تیری ہے زندگی تیری — تیری تعریف ہے تری تعلیم
ساری دنیا کے حق میں رحمت ہے — سب پہ جاری ہے تیرا فیضِ عمیم
بند کر کے نہ آنکھ منہ کھولے — کاش سوچے ذرا عدوّ لئیم
حق نے بندوں پہ رحم فرمایا — اک نمونہ بنا کے دکھلایا
اسوہ پاک خُلقِ ربّانی — منتہائے کمالِ انسانی
صَلِّ عَلٰی نَبِیِّنَا — صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ

(دُرِّ عدن)

سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کا دورہ ہالینڈ 2012ء

ہالینڈ کے نیشنل اخبار میں ’’امن کا خلیفہ‘‘ کے عنوان اور حضور ایدہ اللہ کی پورے صفحہ کی تصویر کے ساتھ جماعت احمدیہ کے تعارف اور حضور ایدہ اللہ کے خطاب وجلسہ کی کوریج۔

ہالینڈ کی تاریخ میں پہلی بار نیشنل اخبارات نے جماعت کے بارہ میں خبریں شائع کیں۔

اسلام کے پُرامن پیغام کی وسیع پیمانے پر تشہیر۔ اللہ تعالیٰ کی تائید ونصرت کے ایمان افروز نظارے۔

(ہالینڈ میں حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ کی مصروفیات کی مختصر رپورٹ)

(رپورٹ مرتبہ: عبدالماجد طاہر۔ ایڈیشنل وکیل التبشیر۔ لندن)

21رمئی 2012ء بروز سوموار

صبح ساڑھے چار بجے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے ’’بیت النور‘‘ میں تشریف لاکر نماز فجر پڑھائی۔ نماز کی ادائیگی کے بعد حضور انور ایدہ اللہ بنصرہ العزیز اپنی رہائشگاہ پر تشریف لے گئے۔ صبح حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے دفتری ڈاک اور خطوط ملاحظہ فرمائے اور ہدایات سے نوازا اور مختلف نوعیت کے دفتری امور کی ادائیگی میں مصروفیت رہی۔

ساڑھے گیارہ بجے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز اپنی رہائشگاہ سے باہر تشریف لائے اور نن سپیٹ (Nunspeet) کے مضافاتی علاقہ میں سیر کے لئے پیدل تشریف لے گئے۔ یہ مضافاتی علاقہ ایک جنگل پر مشتمل ہے جس میں سیر کے لئے مختلف پکّے راستے بنے ہوئے ہیں اور سائیکل کے ٹریک بھی موجود ہیں۔ اسی جنگل کے وسط میں ایک جھیل بھی ہے۔ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز اس جھیل تک پیدل تشریف لے گئے اور واپسی پر سائیکل کا استعمال فرمایا اور مختلف رُوٹس سے گزرتے ہوئے قریباً پندرہ کلومیٹر کا فاصلہ طے کرنے کے بعد بارہ بج کر 35 منٹ پر واپس تشریف لائے اور اپنی رہائشگاہ پر تشریف لے گئے۔

دو بجے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے ’’بیت النور‘‘ تشریف لاکر نماز ظہر وعصر جمع کرکے پڑھائیں۔ نمازوں کی ادائیگی کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز اپنی جائے رہائش پر تشریف لے گئے۔

دفتری وانفرادی وفیملی ملاقاتیں

پروگرام کے مطابق ساڑھے چھ بجے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز دفتر تشریف لائے۔ مکرم ھبۃ النور صاحب امیر جماعت ہالینڈ، مرزا فخر احمد صاحب نائب امیر ہالینڈ، عبدالحمید فاندرفلیدن صاحب نائب امیر، اظہر علی نعیم صاحب سیکرٹری امور خارجہ اور فرحان علی بخش صاحب آرکیٹیکٹ نے المیرے شہر میں جماعت احمدیہ کی نئی تعمیر ہونے والی مسجد کے نقشہ جات کے حوالہ سے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز سے ملاقات کی سعادت حاصل کی۔ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے مختلف نقشہ جات ملاحظہ فرمائے اور ہدایات سے نوازا۔

بعد ازاں فیملی اور انفرادی ملاقاتیں شروع ہوئیں۔ آج 21 فیملیز کے 99 افراد اور 17 سنگل افراد، یعنی مجموعی طور پر 116 افراد نے اپنے پیارے آقا سے ملاقات کا شرف پایا۔ ہالینڈ کی مختلف جماعتوں سے آنے والی فیملیز کے علاوہ آسٹریلیا سے آنے والے بعض نوجوانوں نے بھی حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز سے ملاقات کی سعادت حاصل کی۔

ملاقاتوں کا یہ پروگرام آٹھ بج کر پچاس منٹ تک جاری رہا۔ بعد ازاں حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز اپنی رہائشگاہ پر تشریف لے گئے۔

آج شام کو جماعت ہالینڈ نے باربی کیو کا پروگرام رکھا تھا۔ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے ازراہ شفقت اس میں شمولیت فرمائی اور احباب جماعت کی ایک بڑی تعداد نے اپنے پیارے آقا کی معیّت میں کھانا کھانے کی سعادت پائی۔

نو بج کر پچاس منٹ پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے دعا کروائی اور کچھ دیر کے لئے اپنی قیامگاہ پر تشریف لے گئے۔

دس بجے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے ’’بیت النور‘‘ میں تشریف لاکر نماز مغرب وعشاء جمع کرکے پڑھائیں۔ نمازوں کی ادائیگی کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز اپنی رہائشگاہ پر تشریف لے گئے۔

میڈیا میں کوریج

آج ہالینڈ کے مختلف اخبارات نے جلسہ سالانہ ہالینڈ میں حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی شمولیت اور حضور انور کے ڈچ مہمانوں سے خطاب کو غیر معمولی کوریج دی۔

ہالینڈ کے نیشنل اخبار "Reformatorisch Dagblad" نے جو سارے ہالینڈ میں پڑھا جاتا ہے، حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی تصویر اخبار کے پورے صفحہ پر شائع کی اور پھر قریباً ڈیڑھ صفحہ پر رپورٹ شائع کی۔

ہالینڈ کی تاریخ میں پہلی دفعہ ایسا ہوا ہے کہ خلیفۃ المسیح کی تصویر پورے صفحہ پر شائع ہوئی ہو اور وہ بھی ملک کے نیشنل اخبار میں۔ جماعت احمدیہ ہالینڈ کی انتظامیہ خود بھی حیران ہے کہ ایسا ہم سوچ بھی نہیں سکتے تھے کہ اس طرح کوریج مل جائے گی۔ یہ اللہ تعالیٰ کی طرف سے غیر معمولی تائید ونصرت ہے جو حضور انور کے اس مبارک سفر میں ظاہر ہو رہی ہے۔ اللہ تعالیٰ کے فضلوں اور برکتوں کی ہوائیں ہر طرف چلی ہوئی ہیں اور اللہ تعالیٰ کی تقدیر یہاں احمدیت کے حق میں ایک نئے انقلاب کے دروازے کھول رہی ہے۔ ہالینڈ کا پرنٹ میڈیا خلیفۃ المسیح کو ’’امن کا خلیفہ‘‘ کے نام سے یاد کر رہا ہے۔

ایک دوسرے نیشنل اخبار "Trouw" نے بھی حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ کی تصویر شائع کی جس میں حضور انور ممبر پارلیمنٹ Harry Van Bomel کے ساتھ گفتگو فرما رہے ہیں۔ اس اخبار نے بھی تفصیل سے خبر شائع کی۔

ممبر پارلیمنٹ Harry Van نے اپنی ویب سائیٹ پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی تصویر کے ساتھ اپنی ملاقات اور تقریب میں شرکت کی خبر شائع کی۔

اللہ تعالیٰ کے فضل سے اخبارات میں وسیع پیمانہ پر اس کوریج کی وجہ سے سارے ہالینڈ میں احمدیت کا پیغام پہنچا اور حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی طرف سے امن کا پیغام، سلامتی کا پیغام اور محبت کا پیغام گھر گھر پہنچا ہے۔ جماعت ہالینڈ احمدیت کے تعارف پر مشتمل لاکھوں لیف لیٹس/پمفلٹس تقسیم کرتی تو پھر بھی اس طرح پیغام نہیں پہنچنا تھا جو حضور انور کی بابرکت آمد سے صرف ایک دن میں پہنچ گیا ہے۔

....

ہالینڈ کے نیشنل اخبار "Reformatorisch Dagblad" نے 21 مئی 2012ء کی اشاعت میں ڈچ مہمانوں کے ساتھ منعقد ہونے والی تقریب کو کوریج دیتے ہوئے ’’امن کا خلیفہ‘‘ کے عنوان سے ایک تفصیلی رپورٹ شائع کی۔

اخبار نے لکھا:

’’امن کا خلیفہ

احمدیوں کو اسلام کے دائرے سے باہر تصور کیا جاتا ہے۔ دوسرے مسلمان اس جماعت کو نفرت کی نگاہ سے دیکھتے ہیں کیونکہ یہ محمد ﷺ کے بعد بھی ایک نبی کی آمد پر یقین رکھتے ہیں جن کا نام مرزا غلام احمد (1835-1908ء) ہے۔

بہت سے احمدی دوسرے مسلمانوں کو یقین دہانی کرواتے ہیں کہ وہ اس بات پر یقین نہیں رکھتے کہ حضرت احمد کوئی نئی شریعت لائے ہیں۔ بلکہ یہ کہ احمدی یقین رکھتے ہیں کہ حضرت محمد ﷺ آخری شرعی نبی ہیں۔ حضرت احمد علیہ السلام کی وفات کے بعد خلافت کا سلسلہ شروع ہوا۔ اور اس وقت اس جماعت کے موجودہ امام حضرت مرزا مسرور احمد ہیں۔

حضرت عیسیٰ کی واپسی سے متعلق جماعت کا عقیدہ یہ ہے کہ آپ وفات پاچکے ہیں اور واپس نہیں آئیں گے۔ حضرت مرزا غلام احمدؑ کی آمد ہی عیسیٰؑ کی آمد ثانی ہے۔

پوری دنیا میں اس جماعت کی تعداد کئی ملین ہے۔ محتاط اندازے کے مطابق یہ تعداد 200 ملین کے قریب ہے۔ زیادہ تر پاکستان میں رہتے ہیں۔ لیکن دوسرے ممالک میں بھی اب مساجد تعمیر کی گئی ہیں۔ ہالینڈ میں احمدی کئی دہائیوں سے آباد ہیں۔ پہلی مرتبہ ہالینڈ میں اس جماعت کا قیام 1947ء میں ہوا تھا۔ اس طرح یہ ہالینڈ کی تاریخ کی پہلی اسلامی تنظیم ہے۔ 1955ء میں جماعت نے ہالینڈ کی پہلی مسجد بنائی۔ جماعت دنیا میں اپنی تبلیغی مساعی کے نتیجہ میں پھیل رہی ہے۔ احمدیوں کے بیانات میں کم ہی یا بالکل ہی کبھی بھی شدّت آمیز الفاظ کا استعمال نہیں کیا جاتا۔ مغربی ممالک میں جماعت کا قیام صرف مشنریز کے ذریعہ ہی نہیں بلکہ اپنے آبائی وطنوں میں پیش آنے والے مسائل بھی ہیں۔ پاکستان میں اس جماعت کو حکومت نے غیر مسلم قرار دیا ہوا ہے۔

افراد جماعت کا جماعت کے ساتھ اور آپس میں ایک بہت گہرا تعلق ہے۔ ہر فرد کم ازکم اپنی آمد کا 1/16 حصہ جماعت کو ادا کرتا ہے۔ اس گہرے تعلق کے باوجود احمدیوں کے درمیان بھی تفرقہ پیدا ہونے سے نہ رہ سکا۔ حضرت مرزا غلام احمد کی وفات کے بعد ’’لاہوری احمدیوں‘‘ کا گروپ بن گیا۔ یہ قابل غور بات ہے کہ ساری دنیا میں لاہوری گروپ سے تعلق رکھنے والے احمدیوں کی تعداد نہ ہونے کے برابر ہے جبکہ ہالینڈ میں یہ گروپ کافی بڑی تعداد میں ہے۔

اس ہفتہ کے روز Groene Laantje نن سپیٹ بہت سے لوگوں کی توجہ کا مرکز بنا ہوا ہے۔ یہاں پر بیلجیم، فرانس اور دوسرے ممالک کی بہت سی گاڑیاں درختوں کے درمیان پارک نظر آتی ہیں۔ ان پر ’محبت سب سے نفرت کسی سے نہیں‘ کے نعرے لکھے ہوئے ہیں۔

ہالینڈ جماعت کے امیر مسٹر فرحاخن کی تقریر دوپہر کے وقت شروع ہوئی جس میں انہوں نے قرآن کے حوالے سے خلافت کی آمد اور اس کی ضرورت کے متعلق بتایا اور ساتھ ساتھ حاضرین کو آہستہ آہستہ اپنے پانچویں امام کی آمد کے لئے تیار کرنا شروع کیا۔

تمام موجود لوگ بے چینی سے انتظار کر رہے ہیں لیکن مسیح کا خلیفہ، جیسا کہ احمدی یقین رکھتے ہیں، آتے ساتھ ہی ڈائس پر نہیں آئے۔ پہلے قرآن کی تلاوت ہوئی۔ پھر نن سپیٹ کے میئر نے تقریر کی جس میں میئر نے Tolerance کے بارے میں کچھ کہا۔ اس کے بعد ممبر پارلیمنٹ ہاری فان بومل نے خطاب کیا۔

اس کے بعد انتظار کی گھڑیاں ختم ہوئیں اور انتہائی اہم لمحہ آیا جس میں حضرت اقدس مرزا مسرور احمد ڈائس پر

باقی صفحہ نمبر 11 پر ملاحظہ فرمائیں

بقیہ: خطاب حضور انور از صفحہ نمبر 2

طرح اس پروگرام کے ذریعے ان کی احمدیت میں دلچسپی بڑھتی گئی اور انہوں نے احمدیت قبول کرنے کا فیصلہ کرلیا۔ جب انٹرنیشنل بیعت کا پروگرام دکھایا جا رہا تھا تو انہوں نے جوشِ جذبات میں اپنے ویڈیو مانیٹر پر ہاتھ رکھ کر بیعت کرلی اور جماعت میں شامل ہوگئیں۔ بعد میں انہوں نے ڈیٹرائٹ جماعت سے رابطہ کیا۔

امسال جماعت احمدیہ بینن کو مختلف مقامات پر بالخصوص نومبائع جماعتوں میں ایم ٹی اے لگانے کی توفیق ملی۔ اس بارے میں مختلف جگہوں سے بڑے ہی دلچسپ جذبات دیکھنے کو ملے۔ ناصر احمد محمود لکھتے ہیں کہ کپانگ پاڈے (KpangPade) جماعت میں خاکسار اور ملک ریحان احمد مبلغ سلسلہ ایم ٹی اے لگانے گئے تو انسٹال کرنے پر اس جماعت کے ایک بزرگ عبداللطیف صاحب نے ہمیں بٹھا لیا اور اللہ تعالیٰ کا حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام اور میرا بڑے پیارے انداز میں شکریہ ادا کرنے کے بعد رو پڑے اور کہنے لگے کہ میری عمر اس وقت پینسٹھ سال سے زائد ہے، نمعلوم کس وقت بلاوا آ جائے۔ جب سے امام مہدی علیہ السلام کو قبول کیا ہے میرے دل میں یہی کسک اور تڑپ رہی کہ کاش میری زندگی میں امام مہدی اور ان کا خلیفہ میرے گھر میں بھی آئیں۔ آج مَیں اپنے آپ کو سب سے زیادہ خوش قسمت محسوس کر رہا ہوں۔ میری تمام مرادیں مجھے مل گئیں۔ امام مہدی بھی نظر آ گئے اور خلیفۃ المسیح بھی نظر آ گئے۔ مَیں حضور کا شکریہ ادا کرتا ہوں۔

باسا ریجن سے ہمارے مبلغ مجیب صاحب لکھتے ہیں کہ انہوں نے ایم ٹی اے لگانے کے بعد دو جماعتوں 'اکباری' اور 'اپاپا اِیبوٗ' کا دورہ کیا تو کیا دیکھتے ہیں کہ لوگ خوشی خوشی ایم ٹی اے کے سامنے بیٹھے ہیں۔ اور پوچھا کہ کچھ سمجھ بھی لگتی ہے کہ نہیں۔ تو کہنے لگے کہ نہ تو ہمیں فرنچ آتی ہے نہ ان کی زبان۔ جب معلم آتا ہے تو ہمیں کچھ بتا جاتا ہے۔ اور ہم تو حضور کی بچوں کے ساتھ اور بڑوں کے ساتھ کلاس دیکھتے ہیں تو یوں محسوس ہوتا ہے کہ حضور ہمارے اندر موجود ہیں۔ اب تو ہمارے بچے بھی ویسے ہی کپڑے پہننے لگے ہیں جس طرح اس کلاس میں بچے بچیاں پورے تن بدن ڈھانک کر بیٹھتی ہیں۔

ایک افغانی خاتون سے ایک احمدی فیملی کا رابطہ ہوا۔ جب انہیں علم ہوا کہ جن سے تعارف ہوا ہے وہ احمدی ہیں تو اس افغانی خاتون نے اللہ کا شکر ادا کیا اور کہا کہ میں ایک لمبے عرصے سے ایم ٹی اے دیکھ رہی ہوں اور یہ جو بزرگ آتے ہیں ان کی بہت مدّاح ہوں کہ بڑے پیارے انداز سے وہ بچوں کو باتیں بتاتے ہیں اور اسلام سکھاتے ہیں۔ جب ان کا پروگرام آتا ہے تو میں بچوں کو ٹی۔وی کے سامنے بٹھا دیتی ہوں کیونکہ اس سے بہتر تربیت کا اور کوئی ذریعہ میرے پاس نہیں۔ اب یہ فیملی احمدیت کے کافی قریب آ گئی ہے۔

دیگر ٹی وی اور ریڈیو پروگرامز

ایم ٹی اے کے علاوہ اس سال 1308 ٹی وی پروگراموں کے ذریعہ 1441 گھنٹے اور 30 منٹ وقت ملا اور 10 کروڑ سے زائد افراد تک اس ذریعہ سے پیغام پہنچا۔

اور ریڈیو میں مختلف ممالک کے ملکی ریڈیو سٹیشنز پر 3303 گھنٹے پر مشتمل 4164 پروگرام نشر ہوئے۔ جن کے ذریعے ایک محتاط اندازے کے مطابق سات کروڑ سے زائد افراد تک احمدیت کا پیغام پہنچا۔

افریقن ممالک میں ریڈیو کے ذریعے سے بھرپور فائدہ اٹھایا جا رہا ہے۔ برکینا فاسو میں جماعت کا جو ریڈیو اسلامک ہے اس سے دو ملین آبادی فائدہ اٹھا رہی ہے۔ اسی طرح مالی میں بھی 1200 گھنٹوں پر مشتمل پروگرام ریڈیو چینلز پر نشر ہوئے۔ سیرالیون میں روزانہ آٹھ گھنٹے کی نشریات ہوتی ہیں۔ غانا میں جماعت کے پروگراموں کو کافی کوریج ملتی ہے۔ 263 گھنٹوں پر مشتمل 375 پروگرام نشر ہوئے۔ نائیجیریا میں 112 گھنٹوں پر مشتمل 205 پروگرام نشر ہوئے۔ اسی طرح ٹی۔وی پر 276 گھنٹوں پر مشتمل 374 پروگرام نشر ہوئے۔ گیمبیا میں بھی میڈیا کافی کوریج دے رہا ہے۔ اور اسی طرح مختلف ممالک ہیں گنی بساؤ، بینن، آئیوری کوسٹ، نائیجر، یوگنڈا، ٹوگو، مڈغاسکر، کانگو برازویل، کانگو کنشاسا، گیانا، جزائر فجی، سرینام، نیوزی لینڈ، انڈونیشیا، ہندوستان۔ اور ہندوستان میں چنائی کے علاقے میں جو پروگرام ہو رہے ہیں وہاں ان کا تامل بولنے والوں پر بڑا اچھا اثر ہوا ہے۔

ریڈیو سن کر بھی قبولیت احمدیت کے یا دوسرے دلچسپ واقعات سامنے آئے ہیں۔ جماعت کے ریڈیو پروگرام بے حد مقبول ہیں۔ بینن میں جو ڈاسا ریجن ہے وہاں انہوں نے پہلی بار تبلیغی اور تربیتی پروگرام اور میرے خطبات سنانے شروع کئے۔ ریڈیو کے مالک سے جب پہلا کنٹریکٹ ختم ہوا تو وہ ہمارے ریجنل مبلغ مجیب احمد منیر صاحب کے پاس آئے اور کہنے لگے کہ جب تک آپ معاہدہ نہیں کرتے تب تک کے لئے آپ اپنی کیسٹس ہمیں دے دیں ہم مفت ان کو نشر کرتے رہیں گے۔ جس طرح آپ کی جماعت انسان کے اخلاق کو تعمیر کرنے کی کوشش کر رہی ہے اس طرح کوئی اور جماعت نہیں۔ اس لئے ہم معاہدے کے علاوہ بھی آپ لوگوں کی کیسٹس چلائیں گے۔

بینن کے شمال میں 615 کلومیٹر دور ایک شہر داسا پیانکو ہے جہاں کا ریڈیو اس سارے علاقے کو کور کرتا ہے۔ وہاں کے مبلغ مظفر احمد ظفر صاحب ہر جمعہ کے دن میرا خطبہ نشر کرواتے ہیں۔ تبلیغی پروگرام بھی کرتے ہیں۔ وہ بتاتے ہیں کہ ایک دن ایک غیر احمدی مُلّاں نے ریڈیو سے وقت لے کر ہمارے خلاف زہر اگلا اور حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے متعلق نازیبا الفاظ استعمال کئے۔ دورانِ پروگرام ہی اس شہر کے بادشاہ نے چیف نے ریڈیو والوں کو فون کیا کہ ہم جماعتِ احمدیہ کے خلاف کوئی بات نہیں سن سکتے۔ احمدی تو اپنے پروگراموں میں اسلام کی حقیقی تصویر پیش کرتے ہیں جبکہ مُلّاں فرقہ واریت کو ہوا دے رہا ہے اس کو بند کیا جائے۔ اس پر ریڈیو والوں کو اس مُلّاں کا پروگرام بند کرنا پڑا اور پھر وہ وفد بن کر جماعت کے پاس معافی مانگنے آئے۔

بینن کے ریجن پوبے (Pobe) کے ریڈیو پر جماعت احمدیہ کا ہفتہ وار، تبلیغی تربیتی پروگرام چلتا ہے۔ لوکل مشنری یحییٰ صاحب یہ پروگرام کرتے ہیں۔ چند دن پہلے ہی ایک پروگرام قرآنِ کریم اور بائبل کے حوالوں سے حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی وفات اور ان کے نبی ہونے اور خدا کا بیٹا نہ ہونے پر ہوا۔ ایک پادری نے ریڈیو والوں کو فون پر دھمکیاں دینی شروع کر دیں کہ یہ پروگرام بند کریں۔ عیسائیت کی ساری عمارت زمین پر آ گری ہے۔ اسے بند کریں ورنہ ریڈیو کو نقصان پہنچائیں گے۔ ریڈیو کے مالک پر اس قدر پریشر تھا کہ ہمارا پروگرام جو ایک گھنٹے کا تھا درمیان میں بند کروا دیا گیا۔ جس پر ہمارے ریجنل مبلغ قیصر محمود طاہر نے ریڈیو والوں سے اس پادری کا فون نمبر لے کر رابطہ کرنا چاہا تو پادری صاحب نے بات سننے سے انکار کر دیا۔ جب ہم نے ریڈیو کے ڈائریکٹر کو ساری تفصیل بتائی کہ ہم نے جو بھی بات کی ہے قرآنِ کریم اور ان کی مقدس کتاب بائبل سے کی ہے اور اپنا تو کچھ بھی بیان نہیں کیا۔ تو ڈائریکٹر صاحب نے ساری بات سمجھ کر اس پادری صاحب سے خود رابطہ کرنے کی کوشش کی لیکن اس نے گفتگو کرنے سے انکار کر دیا۔ پادری کے رویّہ اور جماعت احمدیہ کی سچائی کا اس ڈائریکٹر پر اتنا اچھا اثر ہوا کہ انہوں نے ہماری اسی قیمت میں وقت ایک گھنٹہ سے بڑھا کر دو گھنٹہ کر دیا۔ بلکہ ڈیڑھ گھنٹے کا پروگرام فری بھی چلایا۔ اور اللہ کے فضل سے پہلے سے بڑھ کر تبلیغ کا موقع مل گیا۔

احمدیہ انٹرنیشنل ایسوسی ایشن آف آرکیٹیکٹس اینڈ انجینئرز

احمدیہ انٹرنیشنل ایسوسی ایشن آف آرکیٹیکٹس اینڈ انجینئرز بھی اللہ کے فضل سے بڑا اچھا کام کر رہے ہیں۔ ان کے والنٹیئرز، نوجوان، ینگ لڑکے بھی، سٹوڈنٹس بھی اور انجینئرز وغیرہ بھی، افریقن ممالک میں جا کر پانی کے پمپ لگانے اور سولر انرجی کے پینل وغیرہ لگانے کا کافی کام کر رہے ہیں۔ اور بڑے سستے یہ سارے کام کر رہے ہیں۔ بڑی ریسرچ کر کے چیزیں تلاش کرتے ہیں پھر جا کر لگاتے ہیں۔ اور اس وقت تک اللہ تعالیٰ کے فضل سے غانا، بینن، نائیجر، مالی، گیمبیا، سیرالیون اور برکینا فاسو میں 160 مقامات پر بجلی فراہم کی جا چکی ہے، اور سولر سسٹم لگایا جا چکا ہے۔ برکینا فاسو اور بینن میں مزید پچیس پچیس سولر سسٹم بھجوا دیئے گئے ہیں۔ اگست میں ہمارے انجینئرز کی ٹیم وہاں جا کر ان کو انسٹال کر دے گی۔ اور جہاں جہاں بجلی مہیا کی گئی ہے وہاں اللہ کے فضل سے لوگ ایم ٹی اے سے بھی فائدہ اٹھا رہے ہیں۔ اس کے علاوہ 1500 سولر لینٹرنس چھ ملکوں میں بھجوائی گئی ہیں۔

صاف پانی مہیا کرنے کا کام بھی ایسوسی ایشن کر رہی ہے اور افریقہ کے مختلف ممالک کے دورے کر کے واٹر پمپ لگائے ہیں۔ رپورٹ کے مطابق اب تک کل 485 ہینڈ پمپ لگائے جا چکے ہیں جن میں بینن میں 65 برکینا فاسو میں 189، غانا میں 34، آئیوری کوسٹ میں 51، نائیجر میں 60، گیمبیا میں 22، مالی میں 64 پمپ لگائے جا چکے ہیں اور اللہ کے فضل سے لاکھوں لوگ اس سے مستفید ہو رہے ہیں۔

اور اس کے علاوہ مشن ہاؤسز کی تعمیر اور نقشے اور جو مختلف کام ہیں وہ بھی آرکیٹکٹ ایسوسی ایشن کر رہی ہے۔ اور کچھ ماڈل ویلیج بنانے کا بھی ان کا پروگرام ہے جن کی تعمیر ابھی شروع ہو جائے گی انشاء اللہ۔ پہلا جو ماڈل ویلیج ہے وہ برکینا فاسو میں مہدی آباد کے نام سے ایک گاؤں بنایا جا رہا ہے۔ اس میں پینے کا پانی ہر گھر میں ٹونٹی کے ذریعے سے اور بجلی کی فراہمی سولر پاور کے ذریعے سے مہیا کی جائے گی۔ اسی طرح اس میں جو 400 افراد کی آبادی ہے اسے 26 ہزار لیٹر کا پانی اور سولر سٹریٹ لائٹس وغیرہ بھی اس گاؤں میں مہیا کی جائیں گی۔ زراعت کے لئے پانی فراہم کیا جائے گا جس سے وہ پھل اور سبزیاں لگائیں گے اور اس کے لئے ڈیزائننگ اور پلاننگ مکمل ہو گئی ہے۔ انشاء اللہ تعالیٰ اس سال ایک گاؤں کا یہ منصوبہ بھی مکمل ہو جائے گا۔ اور ایک ایک کر کے پھر انشاء اللہ یہ سہولیات باقی کچھ ملکوں میں بھی مہیا کی جائیں گی۔

ہیومینٹی فرسٹ (Humanity First)

Humanity First جو کہ گذشتہ 16 سال سے خدمتِ انسانیت میں مصروف ہے وہ بھی خدا تعالیٰ کے فضل سے دنیا کے 35 ممالک میں کام کر رہی ہے جن میں افریقہ کے 8 ممالک ہیں اور اسی طرح اَور مختلف ممالک ہیں جہاں بعض ہنگامی حالات کے علاوہ بھی ان کے یہ کام چل رہے ہیں۔ مثلاً لائبیریا میں انہوں نے کساوا پروسیسنگ پلانٹ لگایا ہے جس سے غریب کسانوں کو مفت کساوا وغیرہ پیسنے کی سہولت مہیا ہے۔ بیچنے کے بعد کمائی کرتے ہیں۔ انجینئر ایسوسی ایشن جو پمپ لگا رہی ہے اس میں بھی یہ کچھ حصہ ڈالتے ہیں اور ان کو مالی مدد دیتے ہیں۔ ان کی رپورٹ کے مطابق، ان کے ذریعے سے جو پمپ لگائے گئے ہیں اور مدد کی گئی ہے اس میں 1.67 ملین یعنی سولہ لاکھ ستّر ہزار لوگوں کو پینے کا پانی مہیا کیا گیا ہے۔ میڈیکل کیمپس لگائے ہیں اور 51 ہزار 140 لوگوں کو طبی سہولیات فراہم کی گئی ہیں۔ 21,498 طلباء کو تعلیمی وظائف دیئے گئے۔ یتامیٰ کی پرورش کا انتظام بھی یہ لوگ کر رہے ہیں۔ بینن میں یتامیٰ کی ایک عمارت تعمیر کی جا رہی ہے۔ 31 ہزار افراد کو لمبے وقت کے لئے روزانہ کی بنیاد پر خوراک مہیا کی جا رہی ہے۔ بنگلہ دیش، فجی، ویسٹ سمووا، سولومن آئی لینڈ، فلپائن، یوگنڈا، کینیا، پولینڈ، برکینا فاسو، نائیجر وغیرہ میں متاثرہ لوگوں کو ضروریات مہیا کی جا رہی ہیں۔ غزہ فلسطین میں بھی جنگ کے بعد بحالی کے لئے ہیومینٹی فرسٹ نے یو این او کے تحت کام کرنے والی تنظیموں کے ذریعے مدد کی۔ ہیٹی میں زلزلے سے متاثرین کی مدد کی گئی۔ اور قریباً 23 ہزار 400 مریضوں اور زخمیوں کا علاج کیا گیا۔ 169 ڈاکٹرز اور دیگر کارکنان کی گیارہ ٹیموں نے کام کیا۔ پانی کپڑے اور کھانے کی چیزیں تقسیم کی گئیں۔ سات یتیم خانوں اور ایک سکول کی ضروریات پوری کی گئیں۔ نادار، ضرورتمندوں اور یتیموں کی امداد بھی کی جاتی ہے۔ ہسپتالوں کے ذریعے سے افریقہ کے غریب ممالک میں چودہ ہزار سے زائد مریضوں کا ان کے علاقے میں پہنچ کر علاج کیا گیا۔ ادویات تقسیم کی گئیں۔ ہندوستان میں بھی ہماری ڈسپنسریز کام کر رہی ہیں، ان کو وہاں دوائیں مہیا کی گئیں۔ ہندوستان میں 4 کروڑ 4 لاکھ 83 ہزار روپے کی رقم غرباء اور ضرورتمند احباب پر خرچ کی گئی، دوائیاں تقسیم کی گئیں۔ ماریشس اور یوکے (UK) کے خدام نے بھی خدمتِ خلق کا کام کیا۔ UK کے خدمتِ خلق کے پروگرام کے تحت ایک لاکھ چونسٹھ ہزار پاؤنڈ کے فنڈ مہیا کئے گئے اور اس کے تحت مختلف چیریٹیز کو دیا گیا۔

THOMPSON & CO SOLICITORS

New Office in Morden

Consult us for your legal requirements

such as Immigration & Nationality, Conveyancing , Personal Injury, Family & Ancillary Proceedings,Wills & Probate, Criminal Litigation .

Contact: Anas A.Khan, John Thompson , Naeem Khan, David Brocklesby (Member of Family Law Panel) **& David Wilson.**

Head Office: 1st floor 48 Tooting High Street London SW17 0RG Tel:020 8767 5005

Branch Office :14-16 Mitcham Road, SW17 9NA Tel: 020 8682 4040

Morden Branch:164 Kenley Road - Morden SW19 3DL Tel: 020 8545 0697

Mobile:* 07702896350 -- *24hrs Crime Line: 07533667921

امیر صاحب برکینا فاسو بیان کرتے ہیں کہ اس سال اب تک آئی کیمپوں میں ہم نے دوسو چھیالیس مریضوں کے موتیا کے مفت آپریشن کیئے۔ اور اب تک 1423 مریضوں کے مفت آپریشن کر چکے ہیں۔

افریقہ کے مختلف مما لک میں قیدیوں سے رابطہ کر کے ان کی خبر گیری کی جارہی ہے۔

مجلس نصرت جہاں

مجلس نصرت جہاں اس وقت افریقہ کے 12 مما لک میں ہے۔ اس کے تحت 39 ہسپتال اور کلینک کام کررہے ہیں۔ جن میں ہمارے 41 ڈاکٹر خدمت میں مصروف ہیں۔ اس کے علاوہ 12 مما لک میں ہمارے 656 ہائر سیکنڈری سکول، جونیئر سیکنڈری سکول اور پرائمری سکول کام کررہے ہیں۔ داسا، بینن میں کرایہ کی ایک عمارت میں نیا ہسپتال کھولا گیا ہے۔ پاراکو میں ہسپتال کا افتتاح ہوا۔

اسی طرح ہمارے ہسپتال جو کام کررہے ہیں ان کی بعض رپورٹس ہیں۔ ڈاکٹر خاور احمد منصور صاحب پاراکو (بینن) سے کہتے ہیں کہ اگست 2009ء کے مہینے میں ایک آدمی آیا چودہ سال قبل اس کے مثانے میں تکلیف ہوئی تھی اور اس کا پیشاب بند ہوگیا تھا۔ اس وقت اس نے ہر جگہ علاج کروایا۔ ڈاکٹرز نے بس یہی ایک حل نکالا کہ مثانے کے اوپر پیٹ میں ایک مصنوعی نالی لگادی جائے جو پیٹ سے ہر وقت لٹکی رہے۔ چنانچہ اس نے اس طرح چودہ سال گزار دیئے، وہ آیا تھا کہ مجھے معلوم ہوا ہے کہ آپ کے ہسپتال میں خدا تعالیٰ نے بڑی شفا رکھی ہے۔ کہتے ہیں اس کی کہانی سن کر اور اس سوچ کے تحت کہ خدا کے اس بندے کو حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام کی جماعت کے ہسپتال سے علاج کروانے کا خیال آخر ایسے ہی نہیں آیا اس میں خدا تعالیٰ کی کوئی خاص حکمت ہوگی اور شاید خدا تعالیٰ کوئی معجزہ ظاہر کرنا چاہتا ہے۔ ہمارے ڈاکٹر بھی اللہ تعالیٰ کے فضل سے بڑی پاک سوچ کے ساتھ یہ کام کررہے ہوتے ہیں۔ یہ سوچ کر آخر اس کیس کو لینے کا فیصلہ کیا اور دعا اور صدقے سے اس کے مثانے کا آپریشن کیا تو بہت complications سامنے آئیں۔ مگر واقعتاً اس وقت خدا تعالیٰ کی کوئی خاص تائید و نصرت میرے ساتھ تھی کہ آپریشن کے دوران مثانے کی چودہ سال بند اور ناممکن نالیاں ایک ایک کر کے کھلتی گئیں اور بالآخر اس کے تمام ٹشوز نے کام کرنا شروع کر دیا اور جو external نالی پیٹ میں لگائی گئی تھی اس کو ختم کیا اور چودہ سال کے بعد دوبارہ پیٹ کے اندر خدا تعالیٰ کے تخلیقی نظام سے منسلک کیا گیا تو اس کے مثانے کی صورتِ حال نارمل بن گئی۔ اس مریض کے لئے بھی یہ بات ایک معجزہ سے کم نہیں تھی۔

اسی طرح کینیا کے علاقہ شیانڈہ کے ہسپتال کے ڈاکٹر صاحب لکھتے ہیں کہ ایک مریضہ جس کا گھٹنا سوجا ہوا تھا اور کئی سالوں کی بیماری سے ٹانگ اکٹھی ہوگئی تھی اور کسی علاج سے کوئی فائدہ نہیں ہورہا تھا۔ اس کا خاوند نیروبی میں ایک بڑا پولیس افسر ہے۔ اس نے کافی کوشش کی۔ آخر تنگ آکر اسے لاعلاج قرار دے دیا گیا اور ایک کمرے میں چھوڑ دیا گیا۔ اسے کسی ذریعے سے ہمارے ہسپتال کا پتہ چلا۔ گھر والوں نے سوچا کہ چلو یہاں بھی ٹرائی (Try) کر لیتے ہیں۔ جب ہم نے علاج کیا تو پانچ دن میں وہ چلنے کے قابل ہوگئی۔ پھر ایک ماہ علاج چلتا رہا اور آہستہ آہستہ اس کی ٹانگ قریباً سیدھی ہوگئی۔ اب جب لوگ اسے چلتا دیکھتے ہیں تو حیران ہوتے ہیں۔ اس طرح وہ ہمارے ہسپتال میں اعجازی شفا کے نمونے کا ایک چلتا پھرتا اشتہار بن گئی ہے اور اس علاقے سے کثرت سے مریض ہمارے ہسپتال میں آرہے ہیں۔

اسی طرح ربوہ میں بھی طاہر ہارٹ انسٹیٹیوٹ، فضلِ عمر ہسپتال بڑی خدمات سرانجام دے رہے ہیں۔

(باقی آئندہ)

بقیہ: رپورٹ دورۂ ہالینڈ از صفحہ 9

تشریف لائے۔ خلیفہ ہمیشہ ایک بڑی سفید رنگ کی پگڑی پہنے ہوتے ہیں۔ انہوں نے حاضرین کا دلی شکریہ ادا کیا اور کہا کہ اس بات کے باوجود کہ ہالینڈ میں ایک گروہ ہے جو اسلام کے بارے میں بہت ہی نازیبا باتیں کرتا ہے اور پراپیگنڈہ کرتا ہے لیکن پھر بھی آپ لوگوں نے خود یہاں آکر اسلام کے بارے میں جاننے کا فیصلہ کیا۔ اصل حقیقت عزت کرنا اور امن قائم کرنا ہے۔ انہوں نے کہا: مَیں یقین سے کہہ سکتا ہوں کہ ہم کبھی بھی بدلہ لینے کا رجحان نہیں رکھتے۔ ہاں کچھ مسلمان گروہ ایسے ہیں جو اس قسم کے شدّت آمیز خیالات رکھتے ہیں۔ اور خلیفہ کو اس بات کا اچھی طرح ادراک ہے۔ اور ان (مسلمانوں) کا یہ عمل مکمل طور پر غلط ہے اور محمد ﷺ کے اسوہ کے بالکل برخلاف ہے۔

☆...... جرنلسٹ نے لکھا کہ اسے خلیفہ سے ذاتی طور پر سوالات کرنے کا موقع بھی ملا۔

ان کے دفتر میں ہونے والی اس ملاقات کے دوران خلیفہ نے بتایا کہ ان کو ہالینڈ میں ایک دوسرے کے لئے کم ہوتی ہوئی ریسپیکٹ (Respect) پر تشویش ہے۔ خاص طور پر اگر ایسے لوگ حکومت میں آجائیں جو دوسروں کے لئے ریسپیکٹ نہ رکھتے ہوں تو پھر مسائل کھڑے ہوں گے۔

سوالات کے دوران انہوں نے اپنی پوزیشن کے بارے میں بھی بتایا۔

انہوں نے بتایا کہ ایک جماعت کو Lead کرنا اتنا آسان کام نہیں۔ اور جو بھی وہ کرتے ہیں یا کہتے ہیں اس کی بنیاد قرآن میں سے دیکھتے ہیں اور وہاں سے رہنمائی حاصل کرتے ہیں۔ انہوں نے بتایا کہ صرف نبی گناہ سے پاک ہوتا ہے اور خاص طور پر محمد ﷺ ہمارے لئے نمونہ ہیں۔

☆......اس کے بعد خلیفہ نے ہالینڈ میں بائبل بیلٹ کے بارے میں پوچھا کہ کیا یہ درست ہے کہ نن سپیٹ میں زیادہ تر عیسائی آباد ہیں اور ان میں سے کتنے چرچ جاتے ہیں۔ کیا وہ حقیقت میں عیسائیت پر یقین رکھتے ہیں یا پھر یہ اوپر اوپر سے مذہب اختیار کیا ہوا ہے۔ ان سوالات کے جوابات ملنے کے بعد وہ تمام مہمانوں کے ساتھ کھانے میں شریک ہوئے۔ اس علاقے کا ایک پولیس والا بھی کھانے کے دوران موجود تھا۔ کچھ دوسرے مسلمان نفرت اور فاصلہ رکھتے ہیں جبکہ احمدیوں کو اس سال بھی اس بات میں کامیابی ہوئی کہ وہ اسلام کے خلاف اس الزام کو غلط ثابت کرسکیں۔

....

ہالینڈ کے نیشنل اخبار روزنامہ "Trouw" نے اپنی 21 مئی 2012ء کی اشاعت میں درج ذیل عنوان کے تحت تفصیلی خبر شائع کی۔

”خلیفہ آئے اور انتہا پسندی کی مذمّت کی

احمدیہ اسلام کے سربراہ نے اپنے خطاب میں غیرمسلم شاملین کا بہت شکریہ ادا کیا

”رسول کریم (ﷺ) کو الزام نہ دیں“، عزت مآب مرزا مسرور احمد، اسلام احمدیہ کے خلیفہ نے اپنے خطاب کے دوران انتہاپسند مسلمانوں کی مذمّت کرتے ہوئے کہا۔

سامعین میں اسلام احمدیہ کے حامی موجود تھے، جو کہ 19ویں صدی کے اختتام پر انڈیا سے ایک مسیحائی تحریک کی صورت میں اٹھی۔ بروز ہفتہ، احمدی مسلمان نن سپیٹ میں اپنے کانفرنس سنٹر میں اکٹھے ہوئے جسے بیت النور یعنی روشنی کا گھر کہا جاتا ہے۔ یہ پہلے ایک یتیم خانہ تھا۔

خلیفہ لندن میں رہتے ہیں۔ وہ باقاعدگی سے یورپ میں اپنے ہم عقیدہ احباب کو ملنے آتے ہیں۔ مسلمان مما لک میں دورہ کرنا زیادہ پُرخطر ہے۔ خاص طور پر پاکستان میں انہیں خطرہ کا سامنا کرنا پڑسکتا ہے۔ مزید یہ کہ انہیں وہاں کلمہ پڑھنے کی اجازت نہیں ہے کیونکہ اس پر انہیں قید کی سزا مل سکتی ہے۔ اگر یہ کلمہ ان کی مساجد پر تحریر ہو تو پولیس اسے سیاہی سے مٹا دیتی ہے۔ 2010ء میں پاکستان میں ان کی مساجد پر حملہ میں ایک سو احمدی ہلاک کردیئے گئے تھے۔

خلیفہ کی زندگی کے کافی پہلو ہیں۔ ایک لمبا عرصہ وہ غانا میں رہے، جہاں وہ احمدیہ سکولز میں خدمت بجالاتے رہے۔ وہ ریسرچ فارم کے مینجر بھی تھے، جہاں انہوں نے Tropical غانا میں گندم کی کامیاب کاشت کے امکان کو ثابت کیا۔

2003ء میں ان کا انتخاب احمدیوں کے عالمی سربراہ کے طور پر ہوا۔ ان کا ٹائٹل خلیفۃ المسیح الخامس ہے۔ جماعت احمدیہ کے عقائد کی رو سے حضرت مرزا غلام احمد صاحب، مسیح موعود ہیں۔ ان کے پیروکار انہیں عیسیٰ کی آمدِ ثانی کا مظہر مانتے ہیں۔ احمدی کہتے ہیں کہ مرزا غلام احمد عیسیٰ کی خصوصیات لیے ہوئے ہیں۔

اپریل میں خلیفہ نے سعودی عرب کے مفتی اعظم کے فتویٰ پر سخت تشویش کا اظہار کیا جس میں یہ کہا گیا تھا کہ جزیرہ نما عرب میں تمام گرجے مسمار کردیے جائیں۔ اس کے علاوہ انہوں نے ہالینڈ میں اسلام مخالف رجحان پر بھی بڑے افسوس کا اظہار کیا اور ساتھ ہی اس تقریب میں غیرمسلم شاملین کو ان کی آمد پر شکریہ کہا۔ ان شاملین میں ایک SP-member of Parliament Harry Van Bommel تھے جنہوں نے اپنے مختصر خطاب کا آغاز ”السلام علیکم“ کے زبردست الفاظ سے کیا۔

دنیا بھر میں کُل بیس ملین احمدی آباد ہیں جن میں سے 1500 ہالینڈ میں موجود ہیں۔ ہالینڈ میں قدیم ترین مسجد احمدیوں کی ہے جو کہ ہیگ میں ہے اور مسجد مبارک کے نام سے مشہور ہے۔ ہالینڈ میں مزید احمدی بھی آباد ہیں مگر وہ دوسرے لاہوری گروپ سے تعلق رکھتے ہیں، آرتھوڈوکس مسلمان زیادہ تر احمدیہ اسلام میں ہی شامل ہوتے ہیں۔

پریس ترجمان احمد نے بتایا کہ اِخْلَاف ایک Moroccan خاندان سے تعلق رکھتا ہے اور اس نے احمدیت قبول کی ہے۔ اپنے مؤقف کے بارے میں وہ کہتا ہے کہ اگر وہ اسے ایک لفظ میں بیان کرے تو وہ یہ ہے کہ دین میں کوئی جبر نہیں۔ ”اگر مَیں کل ہی احمدیت چھوڑنا چاہوں تو اس میں کوئی بھی مسئلہ نہیں ہوگا“۔

(روزنامہ "Trouw" 21 مئی 2012ء)

....

ایک مقامی اخبار روزنامہ "De Stentor" نے اپنی 21 مئی 2012ء کی اشاعت میں لکھا:

”نن سپیٹ میں سینکڑوں مسلمان

احمدیہ مسلم کمیونٹی ہالینڈ کے جلسہ سالانہ میں ہالینڈ اور بیرون سے سینکڑوں مسلمانوں نے شرکت کی۔ مہمان خصوصی خلیفہ مرزا مسرور احمد تھے جو کہ لاکھوں مسلمانوں کے عالمی سربراہ ہیں۔ اس سہ روزہ مذہبی تقریب جس میں جرمنی، بیلجیم اور فرانس سے شرکاء شامل تھے، کا سب سے نمایاں پہلو خلیفہ کا خطاب تھا۔ خلیفہ نے اپنے پیروکاروں اور مہمانوں کو دنیا کے معاشی بحران کے بدنتائج اور دنیا کے امن کے لئے اس کے خطرات سے آگاہ کیا۔

(باقی آئندہ)

پرتگال میں جلسہ یوم خلافت کا کامیاب انعقاد

رپورٹ: طیب احمد منصور ۔ سیکرٹری اشاعت جماعت احمدیہ پرتگال

جماعت احمدیہ پرتگال کو مورخہ 27 مئی 2012 کو مرکزی سینٹر میں جلسہ یوم خلافت منعقد کرنے کی توفیق ملی۔ جلسہ مکرم فضل احمد مجوکہ صاحب مبلغ سلسلہ و صدر جماعت احمدیہ پرتگال کی زیر صدارت تلاوت قرآن کریم سے شروع ہوا۔ تلاوت اور قصیدہ کے بعد مکرم صدر صاحب جماعت نے جلسہ کے اغراض و مقاصد پرتگیزی زبان میں بیان فرمائے۔ پھر خلفائے راشدین رضوان اللہ علیہم اجمعین کی سیرت وسوانح کے اجمالی خاکوں پر تقاریر پیش کی گئیں۔ یہ تقاریر پرتگیزی زبان میں تھیں۔ بعد ازاں مکرم بشیر احمد صاحب نے نظم ”رہے گا خلافت کا فیضان جاری“ بڑے موثر اور دلربا انداز میں پیش فرمائی۔ اس نظم کے بعد مکرم Ibrahima Jao صاحب نے خلافت کی ضرورت اور اہمیت پر پرتگیزی زبان میں تقریر کی جس میں آپ نے کہا کہ خلافت خدا کا انعام ہے۔ اگر خلافت ختم ہو جائے تو انسان اپنے طور پر خلافت کا آغاز نہیں کرسکتا۔ نیز یہ کہ اُمت مسلمہ کے تمام مسائل کا حل خلافت کی اطاعت میں آجانے سے ہے۔ اس تقریر کے بعد پرتگیزی زبان میں خلفائے احمدیت کی سیرت وسوانح پر مشتمل تقاریر پیش کی گئیں جو کہ اطفال الاحمدیہ نے تیار کی تھیں۔ اطفال الاحمدیہ کی تقریروں کے بعد مکرم ناصر احمد صاحب نے خلافت کی اطاعت کے موضوع پر تقریر کی کہ جماعت اور افراد کی تمام ترقیات کا راز خلافت کی مکمل اطاعت کرنے میں ہے۔ پھر خاکسار نے برکاتِ خلافت کے موضوع پر تقریر کی جس میں خلفائے عظام احمدیت کی تحریرات اور واقعات کی روشنی میں ان برکات کا ذکر کیا جو کہ احمدی مبائعین کی زندگیوں میں جاری نظر آتی ہیں جبکہ باقی اُمت مسلمہ اس فیضان سے اپنی کم علمی کی بنا پر محروم ہے۔ دُعا سے جلسہ یومِ خلافت کا اختتام ہوا۔ جلسہ کے اختتام پر لجنہ اماء اللہ اور ناصرات نے درثمین اور خلفائے احمدیت کے منظوم کلام سے نظمیں پیش کیں۔ جلسہ کی کُل حاضری 65 تھی۔ جلسہ کے بعد ریفریشمنٹ کا بھی انتظام کیا گیا تھا۔ اللہ تعالیٰ شاملین جلسہ اور ان کی آنے والی نسلوں کو بھی خلافت کے دامن سے چمٹائے رکھے اور خلافت کی برکات سے مستفیض فرماتا رہے اور باقی اُمت مسلمہ کو بھی خلافت کے سائے میں آنے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین ثم آمین۔

والسال (برطانیہ) میں مسجد بیت المقیت کے
سنگ بنیاد کی بابرکت تقریب

(حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ نے اپنے دست مبارک سے سنگ بنیاد رکھا)

(رپورٹ: نسیم احمد باجوہ مبلغ سلسلہ لندن)

مساجد اللہ تعالیٰ کے ذکر کے لئے بنائی جاتی ہیں اور ذکر الٰہی کے متعلق قرآن کریم فرماتا ہے: وَلَذِكْرُ اللّٰهِ اَكْبَرُ (29:46) کہ ذکر الٰہی سب سے بڑی عبادت ہے۔ پھر فرمایا: وَاذْكُرُوا اللّٰهَ كَثِيْرًا لَّعَلَّكُمْ تُفْلِحُوْنَ (62:11) کہ اللہ تعالیٰ کا ذکر کثرت سے کیا کرو تا کہ تم دونوں جہانوں میں کامیاب ہو جاؤ۔ نماز بھی ذکر الٰہی کے لئے ہوتی ہے اسی لئے اللہ تعالیٰ نے فرمایا: اَقِمِ الصَّلٰوةَ لِذِكْرِيْ (20:15) نماز کو میرے ذکر کے لئے قائم کرو۔ حضرت مصلح موعودؓ نے ایک موقع پر مبلغین کو خصوصاً اور ساری جماعت کو عموماً ذکر الٰہی کی اہمیت بتاتے ہوئے فرمایا:

"حقیقت یہی ہے کہ اسی قوم کے دن زندہ ہوتے ہیں جس کی راتیں زندہ ہوں۔ جو لوگ ذکر الٰہی کی قدروقیمت کو نہیں سمجھتے ان کا مذہب کے ساتھ وابستگی کا دعویٰ محض ایک رسمی چیز ہے۔ کئی نوجوان ایسے ہوتے ہیں جو تبلیغ بڑے جوش سے کرتے ہیں، چندوں میں بھی شوق سے حصہ لیتے ہیں مگر ذکر الٰہی کے لئے مساجد میں بیٹھنا اور

اخلاق کی درستی کے لئے خاموش بیٹھنا ان پر گراں ہوتا ہے اور جو وقت اس طرح گزرے اسے وہ سمجھتے ہیں کہ ضائع گیا، اسے تبلیغ میں صرف کرنا چاہئے تھا۔ ایسے لوگ اس بات کو بھول جاتے ہیں کہ تلوار اور سامان جنگ کے بغیر لڑائی نہیں جیتی جا سکتی۔ جس طرح لڑائی کے لئے اسلحہ اور سامان جنگ کی ضرورت ہے اسی طرح تبلیغ بھی بغیر سامانوں کے نہیں ہو سکتی۔ تبلیغ کے میدان جنگ کے لئے ذکر الٰہی آرسنل اور فیکٹری ہے اور جو مبلغ ذکر الٰہی نہیں کرتا وہ گویا ایسا سپاہی ہے جس کے پاس تلوار نیزہ یا کوئی اور اسلحہ نہیں۔ ایسا مبلغ جس چیز کو تلوار یا اپنا ہتھیار سمجھتا ہے وہ کرم خوردہ لکڑی کی کوئی چیز ہے جو اسے کوئی فائدہ نہیں پہنچا سکتی۔ آخر یہ کیا بات ہے کہ وہی دلیل محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم دیتے تھے اور دل پر اثر کرتی تھی لیکن وہی دلیل دوسرا پیش کرتا ہے لیکن سننے والا ہنس کر گزر جاتا ہے اور کہتا ہے کہ کیا بیہودہ باتیں کر رہا ہے۔ یہ فرق کیوں ہے؟ اس کی وجہ یہی ہے کہ اس شخص کے پاس جو ہتھیار ہے وہ لکڑی کا کرم خوردہ ہتھیار ہے مگر محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس لوہے کی ایسی تیز تلوار تھی جو ذکر الٰہی کے کارخانے سے تازہ ہی بن کر نکلی تھی۔"

(الفضل 6 اکتوبر 1942ء۔ بحوالہ تاریخ احمدیت جلد 9 صفحہ 345)

حضرت مصلح موعودؓ نے جو عظیم الشان مقاصد مندرجہ بالا ارشاد میں بیان فرمائے ہیں انہیں مقاصد کی تکمیل کے لئے اللہ تعالیٰ کے فضل سے جماعت احمدیہ دنیا بھر میں مساجد تعمیر کر رہی ہے۔ برطانیہ کی جماعت کی بہت بڑی خوش قسمتی ہے کہ اسے خلافت احمدیہ کی براہ راست صحبت اور نگرانی اور برکت حاصل ہے جس کی وجہ سے ہر آنے والا سال نئی سے نئی برکات لے کر آتا ہے۔ 2012ء اس لحاظ سے ایک نہایت بابرکت سال ہے کہ اس سال میں ہمارے پیارے امام حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ نے چھ مساجد کا افتتاح فرمایا ہے اور ایک مسجد کا سنگ بنیاد رکھا ہے جو برطانیہ جماعت کی تاریخ میں پہلی دفعہ ہوا ہے۔ الحمدللہ ثم الحمدللہ۔ امسال جس مسجد کا حضور انور نے اپنے دست مبارک سے سنگ بنیاد رکھا ہے وہ والسال (Walsall) میں تعمیر ہونے والی ہے۔ والسال برمنگھم کے پاس ایک مشہور شہر ہے جہاں جماعت کو مسجد کی اشد ضرورت تھی جو بفضلہ تعالیٰ عنقریب پوری ہو جائے گی۔ الحمدللہ علیٰ ذالک۔

مسجد بیت المقیت کے سنگ بنیاد کی تقریب

مورخہ 17 مارچ 2012ء کو حضرت امیرالمومنین خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے بیت العطا ولورہیمپٹن کا افتتاح فرمایا۔ رات حضور انور نے مسجد دارالبرکات برمنگھم میں ہی قیام فرمایا۔ اس سے اگلے روز صبح ساڑھے دس بجے حضور مسجد بیت المقیت کے سنگ بنیاد کے لئے والسال تشریف لے گئے۔ مسجد کے لئے لی گئی جگہ کے احاطہ میں ایک مارکی لگائی گئی جس میں یہ تقریب منعقد ہوئی۔ حضور انور مع حضرت بیگم صاحبہ تشریف لے گئے۔ امیر صاحب یوکے مکرم رفیق حیات صاحب، مکرم ڈاکٹر محمد اشرف صاحب ریجنل امیر مڈلینڈ اور مکرم ڈاکٹر اظہر صدیق صاحب صدر جماعت والسال نے حضور انور اور حضرت بیگم صاحبہ کا استقبال کیا۔ جماعت کے احباب مرد و زن اور بچے سب اس استقبال کے لئے جمع تھے۔ ایک واقف نو بچے ارحم مرزا نے اپنے پیارے امام کی خدمت میں پھولوں کا گلدستہ پیش کیا۔ موجود بچوں نے خوش الحانی کے ساتھ اجتماعی طور پر ترانہ پڑھ کر حضور انور کا استقبال کیا۔ مکرم صدر صاحب والسال نے مقامی مجلس عاملہ کے اراکین کا تعارف کرایا جنہیں حضور انور نے شرف مصافحہ سے نوازا۔ اس کے بعد سنگ بنیاد کی تقریب کا باقاعدہ آغاز تلاوت قرآن کریم سے ہوا جو عمیر محمود صاحب نے کی۔ مکرم راحیل زکریا صاحب نے تلاوت کردہ آیات قرآنیہ کا ترجمہ پیش کیا۔ ازاں بعد مکرم ڈاکٹر مرزا اظہر صدیق صاحب صدر جماعت والسال نے اپنی مختصر تقریر میں حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ کے سنگ بنیاد کی تقریب کے لئے تشریف لانے پر انتہائی خوشی و مسرت کا اظہار کیا اور حضور انور کا دل کی گہرائیوں کے ساتھ شکریہ ادا کیا۔ اسی طرح انہوں نے دیگر مہمانوں کا بھی شکریہ ادا کیا اور دعا کی درخواست کی۔

مکرم امیر صاحب نے بھی مختصر تقریر کی جس میں حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز اور حضرت بیگم صاحبہ کا شکریہ ادا کیا اور اس بات پر اللہ تعالیٰ کا شکر ادا کیا کہ گزشتہ دنوں میں حضور انور اس سے قبل چار مساجد کا افتتاح اپنے دست مبارک سے فرما چکے ہیں اور اب والسال کی مسجد کا سنگ بنیاد رکھنے کے لئے ہمارے درمیان تشریف فرما ہیں۔ انہوں نے بتایا کہ حضور ایدہ اللہ تعالیٰ نے اس مسجد کا نام "بیت المقیت" رکھا ہے۔ مقامی جماعت کی تاریخ بتاتے ہوئے انہوں نے بتایا کہ اگرچہ والسال میں پہلے احمدی قریباً چالیس سال قبل آئے تھے لیکن باقاعدہ جماعت تیرہ سال قبل قائم ہوئی جبکہ اس وقت جماعت کے افراد کی تعداد صرف 75 تھی۔ آج اللہ تعالیٰ کے فضل سے جماعت کی تجنید 252 ہو چکی ہے۔ اس عمارت کی خرید سے قبل والسال ٹاؤن سنٹر سے ذرا باہر ایک اور جگہ خریدنے کی کوشش کی گئی تھی لیکن مقامی غیر احمدی مسلمانوں کی مخالفت کی وجہ سے وہ جگہ نہ لی جا سکی۔ اس کے بعد جب اس موجودہ جگہ کو خریدنے کے لئے مسجد کی پلاننگ کی درخواست دی گئی تو ایک بار پھر غیر احمدی مسلمانوں نے سخت مخالفت کی اور 800 لوگوں نے مخالفت کے دستخط کر کے کونسل کو دیئے اور 200 لوگوں نے بینر اٹھا کر مسجد کے خلاف مظاہرہ کیا۔ بعض غیر احمدی مسلمان مظاہرین نے بینر پر لکھا ہوا تھا "NO to Mosque" کہ ہم مسجد کے خلاف ہیں۔ غیر مسلم بھی حیران تھے کہ یہ لوگ مسلمان ہو کر مسجد کی مخالفت کر رہے ہیں اور وہ بھی ایک ایسے ملک میں جو غیر مسلم ہے اور ایسے شہر میں جہاں ان کی اپنی پہلے سے بیس مساجد موجود ہیں۔ اس مخالفت کی وجہ سے کونسل نے پلاننگ پرمشن (Permission) کی درخواست ردّ کر دی اور پھر حضور انور کی دعاؤں سے جب اپیل کی گئی تو اللہ تعالیٰ نے کامیابی دی اور آج ہم اس قابل ہوئے کہ سنگ بنیاد کی تقریب منعقد کر سکیں۔ امیر صاحب نے بتایا کہ یہ پراپرٹی اڑھائی لاکھ پاؤنڈ میں خریدی گئی ہے اور عین شہر کے وسط میں ہے جہاں ٹرانسپورٹ کی ہر طرح کی سہولت حاصل ہے۔ اس کا کل رقبہ 898 مربع میٹر ہے۔ مسجد کی عمارت دو منزلہ ہوگی اور ہر منزل کا مسقف حصہ 520 مربع میٹر ہوگا۔ انشاء اللہ۔ اور یہ مسجد مڈلینڈ میں ایک خوبصورت مسجد کا اضافہ کرے گی۔ مکرم امیر صاحب نے مکرم ناصر خان صاحب نائب امیر و سیکرٹری جائیداد اور اُن کی ٹیم کے لئے خاص دعا کی درخواست کی جن کی نگرانی میں یہ سارا کام ہو رہا ہے۔

حضور انور ایدہ اللہ کا خطاب

مکرم امیر صاحب کی تقریر کے بعد سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے بہت مختصر خطاب فرمایا۔ بسم اللہ الرحمٰن الرحیم کے بعد فرمایا: الحمدللہ آج آپ کو اس علاقے میں ایک اور مسجد کے سنگ بنیاد رکھنے کی توفیق مل رہی ہے۔ اللہ تعالیٰ ہر لحاظ سے اسے بابرکت فرمائے۔ انشاء اللہ یہ جلد مکمل ہو جائے گی اور پھر اس کا افتتاح ہوگا۔ اب ہم اس کی بنیاد رکھیں گے۔ جب بنیاد رکھی جائے تو سب رَبَّنَا تَقَبَّلْ مِنَّا ۔ اِنَّكَ اَنْتَ السَّمِيْعُ الْعَلِيْمُ (البقرۃ:128) کی دعا پڑھتے رہیں۔

حضور انور نے مکرم عبدالغفار صاحب ریجنل مبلغ کو ارشاد فرمایا کہ آپ یہ دعا دہرواتے رہیں۔

اس کے بعد درج ذیل ترتیب کے ساتھ حضور انور اور دیگر احباب نے باری باری مقررہ جگہ پر اینٹیں رکھیں:

1۔ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز
2۔ حضرت بیگم صاحبہ مدظلہا
3۔ مکرم رفیق احمد حیات صاحب امیر جماعت یوکے
4۔ مکرم عبدالماجد طاہر صاحب ایڈیشنل وکیل التبشیر
5۔ مکرم عطاء المجیب راشد صاحب مبلغ انچارج یوکے
6۔ مکرم ناصر خان صاحب نائب امیر و سیکرٹری جائیداد یوکے
7۔ مکرم ڈاکٹر محمد اشرف صاحب ریجنل امیر مڈلینڈز
8۔ مکرم عبدالغفار صاحب ریجنل مشنری مڈلینڈز
9۔ مکرم عبدالبصیر ریحان صاحب چیرمین لوکل مسجد کمیٹی
10۔ مکرم چوہدری وسیم احمد صاحب صدر مجلس انصاراللہ یوکے
11۔ مکرم فہیم انور صاحب صدر مجلس خدام الاحمدیہ یوکے
12۔ مکرم سید امتیاز احمد صاحب ریجنل ناظم انصاراللہ
13۔ مکرم فہد اشرف صاحب ریجنل قائد خدام الاحمدیہ
14۔ مکرم ڈاکٹر محمد زکریا طاہر صاحب
15۔ مکرمہ ناصرہ رحمٰن صاحبہ صدر لجنہ اماء اللہ یوکے
16۔ مکرمہ افتخار النساء صاحبہ ریجنل صدر لجنہ اماء اللہ یوکے
17۔ مکرمہ آصفہ احمد صاحبہ اہلیہ مکرم ڈاکٹر سید فاروق احمد صاحب مرحوم سابق ریجنل امیر مڈلینڈز۔
18۔ مکرمہ نزہت احمد صاحبہ صدر لجنہ اماء اللہ والسال
19۔ مکرمہ ریشم مسعود صاحبہ واقفہ نو
20۔ مکرم عمیر محمود صاحب واقف نو
21۔ مکرم ڈاکٹر مرزا اظہر صدیق صاحب صدر جماعت احمدیہ والسال۔

سنگ بنیاد کی اینٹیں رکھے جانے کے بعد حضور انور نے پُرسوز اجتماعی دعا کروائی۔

دعا کے بعد حضور انور اور احباب جماعت کی خدمت میں مہمان نوازی پیش کی گئی۔ پھر حضور انور لجنہ اماء اللہ کی مارکی میں تشریف لے گئے جہاں حضور انور نے تمام بچیوں میں مٹھائی تقسیم فرمائی۔ اسی طرح بعد میں مردوں کی مارکی میں تشریف لا کر بچوں میں بھی مٹھائی تقسیم فرمائی۔ اس کے بعد حضور انور مع قافلہ اگلے پروگرام کے لئے Halesowen ویسٹ برمنگھم تشریف لے گئے۔

اللہ تعالیٰ تمام منتظمین اور شرکاء کو اجر عظیم عطا فرمائے اور خدا کرے کہ یہ مسجد جلد از جلد مکمل ہو اور حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز اپنے دست مبارک سے اس کا افتتاح فرمائیں اور یہ مسجد اس سارے علاقے میں اسلام احمدیت کے نور کو پھیلانے کا موجب ہو اور اس کے ذریعہ خدائے واحد و یگانہ کی عبادت قائم ہو اور بنی نوع انسان میں اخوت و محبت اور امن و سلامتی کو فروغ ملے آمین اللّٰھم آمین۔

سیدنا حضرت امیرالمومنین خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کا دورہ جرمنی 2012ء

نن سپیٹ (ہالینڈ) سے فرنکفرٹ (جرمنی) کے لئے روانگی۔ بیت السبوح فرنکفرٹ میں ورود مسعود اور والہانہ استقبال۔ خطبہ جمعہ۔ انفرادی و فیملی ملاقاتیں۔ تقاریب آمین۔ طلباء جامعہ احمدیہ جرمنی کی حضور انور کے ساتھ نشست۔ حضور انور کی طلباء جامعہ کو اہم نصائح۔

(جرمنی میں حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ کی مصروفیات کی مختصر رپورٹ)

(رپورٹ مرتبہ: عبدالماجد طاہر۔ ایڈیشنل وکیل التبشیر۔ لندن)

22 رمئی 2012ء بروز منگل

ہالینڈ سے روانگی اور فرنکفرٹ (جرمنی) میں ورود مسعود

صبح ساڑھے چار بجے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے ''بیت النور'' میں تشریف لا کر نماز فجر پڑھائی۔ نماز کی ادائیگی کے بعد حضور انور ایدہ اللہ بنصرہ العزیز اپنی رہائشگاہ پر تشریف لے گئے۔

آج پروگرام کے مطابق ہالینڈ سے جرمنی روانگی کا پروگرام تھا۔ احباب جماعت مرد و خواتین اور بچے اپنے پیارے آقا کو الوداع کہنے کے لئے صبح سے ہی مشن ہاؤس کے بیرونی احاطہ میں جمع تھے۔ دس بج کر دس منٹ پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز اپنی رہائشگاہ سے باہر تشریف لائے تو نیشنل مجلس عاملہ ہالینڈ، نیشنل مجلس عاملہ خدام الاحمدیہ، کارکنان جلسہ سالانہ اور سیکورٹی ٹیم نے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے ساتھ گروپس کی صورت میں تصاویر بنوانے کی سعادت پائی۔

بعد ازاں حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز احباب جماعت میں کچھ دیر کے لئے رونق افروز رہے۔ ہر ایک چھوٹا بڑا اشرف زیارت سے فیضیاب ہوا۔ دس بج کر بیس منٹ پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے دعا کروائی اور اپنا ہاتھ بلند کر کے سب کو السلام علیکم کہا اور قافلہ جرمنی کے لئے روانہ ہوا۔

جماعت ہالینڈ کی تین گاڑیاں قافلے کے ساتھ تھیں۔ ان میں ایک گاڑی قافلے کو Escort کر رہی تھی۔ پہلے سے طے شدہ پروگرام کے مطابق ہالینڈ سے ساتھ جانے والی ان گاڑیوں نے ہالینڈ اور جرمنی کے بارڈر Hunxe تک ساتھ جانا تھا اور وہاں سے جماعت احمدیہ جرمنی نے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کا استقبال کرتے ہوئے خوش آمدید کہنا تھا۔

نن سپیٹ سے Hunxe کا فاصلہ قریباً 128 کلومیٹر ہے۔ قریباً ساڑھے گیارہ بجے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کا قافلہ Hunxe بارڈر پر پہنچا جہاں مکرم امیر صاحب جرمنی عبداللہ واگس ہاؤزر صاحب، مبلغ انچارج جرمنی حیدر علی ظفر صاحب، نیشنل جنرل سیکرٹری محمد الیاس مجوکہ صاحب، مکرم محمد یحییٰ زاہد صاحب اسسٹنٹ جنرل سیکرٹری، مکرم عبداللہ سپراء صاحب، مکرم مظفر عمران صاحب افسر جلسہ سالانہ و صدر خدام الاحمدیہ جرمنی اور فیضان اعجاز صاحب انچارج سیکورٹی ٹیم نے اپنے خدام کے ساتھ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کا استقبال کیا اور خوش آمدید کہا۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز ازراہ شفقت گاڑی سے باہر تشریف لائے اور ان سب احباب کو شرف مصافحہ سے نوازا۔ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے کچھ دیر کے لئے امیر صاحب جرمنی سے گفتگو فرمائی۔ اس دوران یہاں ایک ریسٹورنٹ کے بیرونی لان میں بیٹھے ہوئے بعض جرمن مرد اور خواتین حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ کی تصاویر اور وِڈیو بناتے رہے اور ان کی نظریں حضور انور کے چہرۂ مبارک پر مرکوز تھیں۔ یہاں آگے روانگی سے قبل حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے ہالینڈ سے یہاں بارڈر تک ساتھ آنے والے احباب مکرم امیر صاحب ہالینڈ ھبۃ النور فرحاخن صاحب، مکرم عبدالحمید فاندرفیلدن صاحب نائب امیر، مکرم زبیر اکمل صاحب جنرل سیکرٹری، مکرم نعیم احمد وڑائچ صاحب مبلغ انچارج ہالینڈ، مکرم حامد کریم محمود صاحب مبلغ ہالینڈ، شعیب اکمل صاحب، چودھری مبشر احمد صاحب افسر جلسہ سالانہ، عطاء القیوم صاحب صدر خدام الاحمدیہ اور سیکورٹی ٹیم کو شرف مصافحہ سے نوازا۔

یہاں سے قریباً گیارہ بج کر پچاس منٹ پر جرمنی کے شہر فرنکفرٹ کے لئے روانگی ہوئی۔ یہاں بارڈر سے فرنکفرٹ کا فاصلہ 272 کلومیٹر ہے۔ جرمنی کی ایک گاڑی نے قافلے کو Escort کیا اور دوسری گاڑیاں قافلے کے پیچھے تھیں۔

بیت السبوح فرنکفرٹ میں ورود مسعود

قریباً سوا دو گھنٹے کے سفر کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کا ''بیت السبوح'' فرنکفرٹ میں ورود مسعود ہوا۔ احباب جماعت کی ایک بہت بڑی تعداد نے بڑے والہانہ انداز میں اپنے پیارے آقا کا استقبال کیا۔ جونہی حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز گاڑی سے باہر تشریف لائے تو مکرم مبارک احمد تنویر صاحب مبلغ سلسلہ و نائب امیر جرمنی، ادریس احمد صاحب لوکل امیر فرنکفرٹ، ڈاکٹر محمود احمد صاحب نیشنل سیکرٹری امور عامہ اور مکرم شمشاد احمد قمر صاحب پرنسپل جامعہ احمدیہ جرمنی نے حضور انور کو خوش آمدید کہتے ہوئے شرف مصافحہ حاصل کیا۔

بچوں اور بچیوں کے مختلف گروپس، ایک ہی جیسا یونیفارم پہنے ہوئے اور اپنے ہاتھوں میں جرمنی کے قومی پرچم کے رنگوں پر مشتمل پھولوں کا ایک Crown لئے ہوئے اور اسے لہراتے ہوئے استقبالیہ نظمیں پڑھ رہے تھے۔ مرد و خواتین، جوان، بوڑھے سبھی اپنے ہاتھ بلند کرتے ہوئے اپنے پیارے آقا کو خوش آمدید کہہ رہے تھے۔ بیت السبوح کا یہ بیرونی احاطہ دعائیہ نظموں، خیر مقدمی کلمات اور نعرہ ہائے تکبیر سے گونج رہا تھا۔

اپنے پیارے آقا کا استقبال کرنے والے یہ احباب فرنکفرٹ شہر کی جماعتوں اور حلقوں کے علاوہ Gross-Gerau, Morfeden, Kaben, Friedberg, Rodgau, Offenbach, Rodermark, Dramstadt, Dieburg, Limburg, Russelsheim, Mainz, Florstadt, Wiesbaden اور Miltenberg کی جماعتوں سے بہت بڑی تعداد میں بیت السبوح پہنچے تھے۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے اپنا ہاتھ بلند کر کے سب کو السلام علیکم کہا اور دورویہ کھڑے اپنے ان عشاق کے درمیان سے گزرتے ہوئے اپنی رہائشگاہ پر تشریف لے گئے۔

قریباً پندرہ منٹ کے وقفہ کے بعد دو بج کر بیس منٹ پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے بیت السبوح میں تشریف لا کر نماز ظہر و عصر جمع کر کے پڑھائیں۔ نمازوں کی ادائیگی کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز اپنی جائے رہائش پر تشریف لے گئے۔

ساڑھے چھ بجے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز اپنے دفتر تشریف لائے اور دفتری ملاقاتیں شروع ہوئیں۔ ایڈیشنل وکیل التبشیر صاحب اور مکرم پرائیویٹ سیکرٹری صاحب نے اپنی اپنی دفتری ڈاک اور رپورٹس اور معاملات پیش کر کے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ سے ہدایات حاصل کیں۔ بعد ازاں مکرم امیر صاحب جرمنی نے دفتری ملاقات کی اور اپنے مختلف امور، مسائل اور معاملات حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی خدمت میں پیش کر کے رہنمائی اور ہدایات حاصل کیں۔

دفتری ملاقاتوں کا یہ پروگرام آٹھ بج کر 45 منٹ تک جاری رہا۔ بعد ازاں حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز اپنی رہائشگاہ پر تشریف لے گئے۔

ساڑھے نو بجے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے نماز مغرب و عشاء جمع کر کے پڑھائیں۔ نمازوں کی ادائیگی کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ اپنے رہائشی حصہ میں تشریف لے گئے۔

23 رمئی 2012ء بروز بدھ

صبح چار بج کر 40 منٹ پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے ''بیت السبوح'' میں تشریف لا کر نماز فجر پڑھائی۔ نماز کی ادائیگی کے بعد حضور انور ایدہ اللہ بنصرہ العزیز اپنی رہائشگاہ پر تشریف لے گئے۔

صبح حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے دفتری ڈاک اور خطوط ملاحظہ فرمائے اور ہدایات سے نوازا اور مختلف نوعیت کے دفتری امور کی ادائیگی میں مصروفیت رہی۔

فیملی ملاقاتیں

پروگرام کے مطابق بارہ بجے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز اپنے دفتر تشریف لائے اور فیملی ملاقاتیں شروع ہوئیں۔ جرمنی کی درج ذیل جماعتوں سے فیملیز ملاقات کے لئے پہنچی تھیں:

Muhlheim, Delmenhorst, Russelsheim, Giessen, Mainz, Ginnheim, Friedberg, Bocholt, Frankenberg, Bad Soden, Immenhausen, Neuhof, Hofheim, Frankfurt, Mannheim, Wiesbaden, Steinbach, Marburg, Balingen, Usingen, Hannover, Regensburg, Freising, Soest, Riedstadt.

آج صبح کے سیشن میں مجموعی طور پر 30 فیملیز کے 94 افراد نے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز سے ملاقات کی سعادت حاصل کی۔ ملاقاتوں کا یہ پروگرام دوپہر ایک بج کر چالیس منٹ تک جاری رہا۔ بعد ازاں حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے دفتری ڈاک ملاحظہ فرمائی۔

دو بجے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے بیت السبوح میں تشریف لا کر نماز ظہر و عصر جمع کر کے پڑھائیں۔ نمازوں کی ادائیگی کے بعد حضور انور اپنی قیامگاہ پر تشریف لے گئے۔

پچھلے پہر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے ڈاک ملاحظہ فرمائی اور مختلف امور کی ادائیگی میں مصروفیت رہی۔

پروگرام کے مطابق ساڑھے چھ بجے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز اپنے دفتر تشریف لائے۔ مکرم امیر صاحب جرمنی عبداللہ واگس ہاؤزر صاحب نے دفتری ملاقات کی اور بعض امور اور معاملات حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی خدمت میں پیش کر کے ہدایات حاصل کیں۔

انفرادی و فیملی ملاقاتیں

سات بجے عام ملاقاتیں شروع ہوئیں۔ آج شام کے اس سیشن میں چالیس فیملیز کے 136 افراد نے حضور انور سے ملاقات کی سعادت پائی۔ یہ ملاقات کرنے والی فیملیز اور خاندان درج ذیل جماعتوں سے آئے تھے:

Wiesbaden, Boblingen, Bad Soden, Limburg, Babenhausen, Trier, Giessen, Aachen, Da. Kranichstein, Goddelau, Rodgau, Frankfurt, Meschenich, Mannheim, Alzey, Bad Hersfeld, Hofheim, Karlsruhe, Herborn, Limeshain, Dusseldorf, Reutlingen

بعض فیملیز اڑہائی صد کلومیٹر سے زائد کا فاصلہ طے کر کے ملاقات کے لئے پہنچی تھیں۔ ہر ایک نے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے ساتھ تصویر بنوانے کا شرف پایا۔ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے چھوٹی عمر کے بچوں کو چاکلیٹ عطا فرمائے اور سکول، کالج جانے والے بچوں اور بچیوں کو ازراہ شفقت قلم عطا فرمائے۔ ہر آنے والا تسکینِ قلب لئے ہوئے باہر آتا اور جانتا تھا کہ اس کی زندگی کی یہ چند انتہائی مبارک ساعتیں تھیں جو اُس نے خلیفۂ وقت کے قرب میں گزاریں اور ان لمحات کی برکتیں ہمیشہ اس کے ساتھ رہیں گی اور پھر ان کی اولادیں بھی ہمیشہ ان بابرکت گھڑیوں کو یاد رکھیں گی اور ان سے فیض پائیں گی۔

ملاقاتوں کا یہ پروگرام پونے نو بجے تک جاری رہا۔ بعد ازاں حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز اپنی جائے

رہائش پر تشریف لے گئے۔
ساڑھے نو بجے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے بیت السبوح میں تشریف لا کر نماز مغرب و عشاء جمع کر کے پڑھائیں۔ نمازوں کی ادائیگی کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ اپنی رہائشگاہ پر تشریف لے گئے۔

24 مئی 2012ء بروز جمعرات

صبح چار بج کر 40 منٹ پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے ''بیت السبوح'' میں تشریف لا کر نماز فجر پڑھائی۔ نماز کی ادائیگی کے بعد حضور انور ایدہ اللہ بنصرہ العزیز اپنی رہائشگاہ پر تشریف لے گئے۔

صبح حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے دفتری ڈاک اور خطوط ملاحظہ فرمائے اور ہدایات سے نوازا اور مختلف نوعیت کے دفتری امور کی ادائیگی میں مصروف رہے۔

دو بجے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے بیت السبوح میں تشریف لا کر نماز ظہر و عصر جمع کر کے پڑھائی۔ نمازوں کی ادائیگی کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز اپنی قیامگاہ پر تشریف لے گئے۔

پچھلے پہر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے دفتری امور سرانجام دیئے۔ پروگرام کے مطابق چھ بج کر 50 منٹ پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز اپنے دفتر تشریف لائے اور فیملی ملاقاتوں کا آغاز ہوا۔

آج چالیس فیملیز کے 164 افراد نے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز سے ملاقات کی سعادت پائی۔ یہ فیملیز جرمنی کی درج ذیل جماعتوں سے آئی تھیں:

Wiesbaden, Russelsheim, Gross Gerau, Frankfurt, Dieburg, Hofheim, Dreieich, Rodgau, Friedberg, Frankenthal, Stuttgart, Bensheim, Alzey, Florstadt, Hanau, Dramstadt, Neu Isenburg, Limburg, Pforzheim, Aalen, Trier, Bruchsal, Bochum, Kassel, Babenhausen, Soest, Wabern, Bielefeld, Limeshain, Rheine

ان فیملیز میں بعض 320 کلومیٹر کا لمبا فاصلہ طے کر کے پہنچی تھیں اور پھر اتنا ہی لمبا فاصلہ طے کر کے واپس اپنے گھروں کے لئے روانہ ہوئیں۔ آج ملاقات کرنے والوں میں قادیان (انڈیا) اور پاکستان سے آنے والی دو فیملیز بھی شامل تھیں۔ ان سبھی فیملیز نے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ کے ساتھ تصاویر بنوائیں۔ حضور انور نے ازراہ شفقت طلباء اور طالبات کو قلم اور چھوٹے بچوں کو چاکلیٹ عطا فرمائیں۔

ملاقاتوں کا یہ پروگرام نو بجے تک جاری رہا۔ بعد ازاں حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز اپنی قیامگاہ پر تشریف لے گئے۔ دس بجے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے نماز مغرب و عشاء جمع کر کے پڑھائیں۔ نمازوں کی ادائیگی کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ اپنی جائے رہائش پر تشریف لے گئے۔

25 مئی 2012ء بروز جمعۃ المبارک

صبح چار بج کر 40 منٹ پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے ''بیت السبوح'' میں تشریف لا کر نماز فجر پڑھائی۔ نماز کی ادائیگی کے بعد حضور انور ایدہ اللہ بنصرہ العزیز اپنی رہائشگاہ پر تشریف لے گئے۔

صبح حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے دفتری ڈاک اور خطوط ملاحظہ فرمائے اور ہدایات سے نوازا۔

آج نماز جمعہ کی ادائیگی کے لئے بیت السبوح کے مختلف ہالوں میں انتظام کیا گیا تھا۔ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ کا خطبہ جمعہ MTA کے ذریعہ Live نشر ہو رہا تھا۔

بیت السبوح میں محدود جگہ کی وجہ سے لوکل امارت فرنکفرٹ کے حلقہ جات کو بیت السبوح آنے کی اجازت دی گئی تھی۔ اور فرنکفرٹ شہر کے اردگرد کی جماعتوں کو یہی ہدایت تھی کہ اپنی اپنی مسجد اور سینٹر میں ہی جمعہ ادا کیا جائے۔ چنانچہ فرنکفرٹ شہر کے 13 حلقوں سے آنے والے دو ہزار کے لگ بھگ احباب جماعت مرد و خواتین نے اپنے پیارے آقا کی اقتدا میں جمعہ ادا کرنے کی سعادت پائی۔

خطبہ جمعہ

دو بجے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے تشریف لا کر خطبہ جمعہ ارشاد فرمایا:

تشہد، تعوذ اور سورۃ فاتحہ کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا:

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام ایک جگہ فرماتے ہیں:

''مَیں خدا تعالیٰ کا شکر ادا کرتا ہوں کہ اس نے مجھے ایک مخلص اور وفادار جماعت عطا کی ہے۔ میں دیکھتا ہوں کہ جس کام اور مقصد کے لئے مَیں ان کو بلاتا ہوں نہایت تیزی اور جوش کے ساتھ ایک دوسرے سے پہلے اپنی ہمت اور توفیق کے موافق آگے بڑھتے ہیں اور میں دیکھتا ہوں کہ ان میں ایک صدق اور اخلاص پایا جاتا ہے۔ میری طرف سے کسی امر کا ارشاد ہوتا ہے اور وہ تعمیل کے لئے تیار''۔

فرمایا: ''حقیقت میں کوئی قوم اور جماعت تیار نہیں ہو سکتی جب تک کہ اس میں اپنے امام کی اطاعت اور اتباع کے لئے اس قسم کا جوش اور اخلاص اور وفا کا مادہ نہ ہو''۔

فرمایا کہ ''حضرت مسیح کو جو مشکلات اور مصائب اٹھانے پڑے، ان کے عوارض اور اسباب میں سے جماعت کی کمزوری اور بیدلی بھی تھی'' (یعنی حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے بارے میں فرمایا)۔ فرماتے ہیں کہ........'' اس کے برخلاف آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابہ رضی اللہ تعالیٰ عنہم نے وہ صدق و وفا کا نمونہ دکھایا جس کی نظیر دنیا کی تاریخ میں نہیں مل سکتی۔ انہوں نے آپ کی خاطر ہر قسم کا دکھ اٹھانا سہل سمجھا۔ یہاں تک کہ عزیز وطن چھوڑ دیا۔ اپنے املاک و اسباب اور احباب سے الگ ہو گئے اور بالآخر آپ کی خاطر جان تک دینے سے تأمّل اور افسوس نہیں کیا۔ یہی صدق اور وفا تھی جس نے ان کو آخر کار بامراد کیا۔ اسی طرح مَیں دیکھتا ہوں کہ اللہ تعالیٰ نے میری جماعت کو بھی اس کی قدر اور مرتبے کے موافق ایک جوش بخشا ہے اور وہ وفاداری اور صدق کا نمونہ دکھاتے ہیں''۔

(ملفوظات جلد اول صفحہ نمبر 224-223۔ ایڈیشن 2003ء۔ مطبوعہ ربوہ)

پھر آپ اپنی کتاب حقیقۃ الوحی میں اپنے لئے خدا تعالیٰ کے نشانات کا ذکر فرماتے ہوئے چھہترویں نشان میں فرماتے ہیں کہ:

''براہین احمدیہ میں میری نسبت خدا تعالیٰ کی یہ پیشگوئی ہے اَلْقَیْتُ عَلَیْکَ مَحَبَّۃً مِّنِّیْ وَلِتُصْنَعَ عَلٰی عَیْنِیْ۔ یعنی خدا تعالیٰ فرماتا ہے کہ مَیں تیری محبت لوگوں کے دلوں میں ڈالوں گا۔ اور میں اپنی آنکھوں کے سامنے تیری پرورش کروں گا۔ یہ اُس وقت کا الہام ہے جب ایک شخص بھی میرے ساتھ تعلق نہیں رکھتا تھا۔ پھر ایک مدت کے بعد یہ الہام پورا ہوا اور ہزار ہا انسان خدا نے ایسے پیدا کئے کہ جن کے دلوں میں اُس نے میری محبت بھر دی۔ بعض نے میرے لئے جان دی اور بعض نے اپنی مالی تباہی میرے لئے منظور کی اور بعض میرے لئے اپنے وطنوں سے نکالے گئے اور دُکھ دیئے گئے اور ستائے گئے اور ہزار ہا ایسے ہیں کہ وہ اپنے نفس کی حاجات پر مجھے مقدم رکھ کر اپنے عزیز مال میرے آگے رکھتے ہیں''۔

(حقیقۃ الوحی روحانی خزائن جلد 22 صفحہ 239-240)

(یہاں حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے اپنے ایک مخلص صحابی حضرت سید ناصر شاہ صاحب اوورسیئر کے ایک خط کا ذکر فرمایا۔ فرماتے ہیں کہ جنہوں نے لکھا ہے کہ):

''میری بڑی تمنا یہ ہے کہ قیامت میں حضور والا کے زیر سایہ جماعت بابرکت میں شامل ہوں جیسا کہ اب ہوں۔ آمین۔ حضور عالی! اللہ تعالیٰ بہتر جانتا ہے کہ خاکسار کو اس قدر محبت ذات والا صفات کی ہے کہ میرا تمام مال و جان آپ پر قربان ہے اور مَیں ہزار جان سے آپ پر قربان ہوں۔ میرے بھائی اور والدین آپ پر نثار ہوں۔ خدا میرا خاتمہ آپ کی محبت اور اطاعت میں کرے۔ آمین''۔ (حقیقۃ الوحی روحانی خزائن جلد 22 صفحہ 240 حاشیہ)

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام فرماتے ہیں کہ ''جب مَیں اس درجہ کا صدق اور ارادت اکثر افراد اپنی جماعت میں پاتا ہوں تو بے اختیار مجھے کہنا پڑتا ہے کہ اے میرے قادر خدا! درحقیقت ذرّہ ذرّہ پر تیرا تصرف ہے۔ تُو نے ان دلوں کو ایسے پُرآشوب زمانہ میں میری طرف کھینچا اور اُن کو استقامت بخشی، یہ تیری قدرت کا نشان عظیم الشان ہے''۔ (حقیقۃ الوحی روحانی خزائن جلد 22 صفحہ 240)

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا:

اس وقت مَیں بعض ایسے مخلصین کی اپنی روایات پیش کروں گا جو وفا اور عقیدت اور محبت اور اطاعت کے جذبے سے پُر ہیں۔ بعض باتیں بظاہر معمولی لگتی ہیں، بہت چھوٹی چھوٹی باتیں ہیں۔ انسان سمجھتا ہے کہ یہ کونسی اطاعت ہے، ذرا سی معمولی بات ہے۔ لیکن ہر اطاعت کا جو واقعہ ہے اس میں ایک گہرا سبق ہے۔ اس عشق و وفا کی وجہ سے جو ان صحابہ کو حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام سے تھا، کس طرح خوش دلی سے وہ آپ کی کامل اطاعت کیا کرتے تھے۔ یہ سب باتیں جو ہیں ہم سب کے لئے نمونہ بھی ہیں۔ حقیقت میں یہی سچی فرمانبرداری اور تعلق ہے جو پھر تقویٰ میں بھی ترقی کا باعث بنتا ہے اور جماعت کی اکائی اور ترقی کا بھی باعث بنتا ہے۔

بعد ازاں حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے بعض صحابہؓ کی روایات بیان فرمائیں اور آخر پر فرمایا:

اللہ تعالیٰ ان تمام صحابہ کے درجات بلند سے بلند تر فرماتا چلا جائے اور جس طرح ان کی خواہش تھی کہ یہ اگلے جہان میں بھی حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے ساتھ ہوں، یہ خواہشات بھی پوری فرمائے۔ ان کی نسلوں کو بھی وفا اور اطاعت کے طریق پر قائم رکھے۔ ہمیں بھی توفیق دے کہ ہم کامل اطاعت کے ساتھ اس زمانے کے امام کے ساتھ تعلق قائم رکھنے والے ہوں۔ آپ نے اپنے مخلصین کے لئے جو دعائیں کی ہیں، اُن کے بھی ہم وارث بنیں۔ اور آپ کے بعد آپ کے ذریعے سے قائم ہونے والی قدرت ثانیہ کے ساتھ بھی وفا، محبت اور اطاعت کے اعلیٰ معیار قائم کرنے والے ہوں۔ جیسا کہ حضرت خلیفۃ المسیح اول کا ارشاد میں نے پڑھ کر سنایا کہ کامل اطاعت کرنی ہوگی۔ اور خلافت کے ساتھ جڑ کر اُس جماعت کا حصہ بنیں جس نے اس زمانے میں اللہ تعالیٰ کے فضلوں کا وارث بننا ہے کیونکہ اس کے بغیر اللہ تعالیٰ کے فضل نہیں ہو سکتے۔ اللہ تعالیٰ سب کو اس کی توفیق عطا فرمائے۔

دو مرحومین کا ذکر خیر و نماز جنازہ غائب

خطبہ جمعہ کے آخر پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے دو مرحومین کا ذکر کرتے ہوئے فرمایا:

ابھی مَیں جمعہ اور عصر کی نمازوں کے بعد دو جنازے بھی پڑھاؤں گا۔ ایک جنازہ تو ایک شہید مکرم طارق احمد صاحب ابن مبارک احمد صاحب کا ہے۔ ان کی پیدائش لیّہ کے ایک گاؤں کی ہے۔ طارق صاحب کی پیدائش سے دو مہینے پہلے ان کے والد مبارک صاحب وفات پا گئے تھے۔ مکرم طارق صاحب کی عمر اکیالیس (41) سال تھی۔ بڑے ذہین اور قابل انسان تھے۔ 17 مئی 2012ء کو طارق صاحب سودا سلف لینے کے لئے کہروڑ ضلع لیہ میں گئے اور کچھ جو کاروباری لوگ تھے اُن کے پیسے بھی واپس کرنے تھے۔ واپسی پر تقریباً چار بجے فون کیا کہ سبزی وغیرہ لے لی ہے کوئی اور چیز تو نہیں لینی؟ اُس کے بعد ان سے پھر کوئی رابطہ نہیں ہوا۔ شام تک رات تک گھر نہیں پہنچے۔ فون پر رابطہ کرنے کی کوشش کی، کوئی رابطہ نہیں ہو سکا۔ بہرحال بعد میں یہ پتہ لگا کہ اُن کو واپسی پر آتے ہوئے کچھ نامعلوم افراد نے اغواء کر لیا اور کسی نامعلوم جگہ پر لے گئے اور ہاتھ پاؤں باندھے ہوئے تھے اور شدید تشدد کا نشانہ بنایا گیا تھا۔ تشدد کے دوران مرحوم کا ایک پاؤں بھی توڑ دیا۔ ایک کندھا اور پسلیاں بھی توڑی ہوئی تھیں۔ دونوں گھٹنوں پر کیلوں کے نشان تھے۔ آنکھ پر بھی بڑی کاری ضرب تھی۔ سر پر بھی بے انتہا تشدد تھا اور تشدد کے بعد پھر سر پر انہوں نے فائر کیا اور ان کو شہید کر دیا۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّآ اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ۔ پھر ظلم کی اور بربریت کی انتہا یہ ہے، وہ تو خیر پہلے بھی انتہا ہی ہے، کہ پھر اس کے بعد ایک ڈرم میں ڈال کر راجن شاہ میں نہر میں پھینک دیا۔ اتفاق سے نہر بند تھی، ورنہ تو نہر میں نعش کا پتہ ہی نہیں لگنا تھا۔ اگلے روز پولیس نے بتایا کہ نعش ملی ہے اور پھر لواحقین چہرہ سے تو پہچان نہیں سکے تھے۔ اتنی زیادہ بری حالت کی ہوئی تھی کہ مسخ کیا ہوا تھا۔ اُن کے کپڑوں سے اور اور نشانیوں سے لواحقین نے پہچانا۔ امیر صاحب کی رپورٹ کے مطابق کہتے ہیں کہ جماعتی مخالفت نہیں ہے لیکن میرا خیال ہے کہ جماعتی مخالفت ہی تھی کیونکہ شریف النفس تھے۔ کسی سے کوئی ایسا واسطہ نہیں تھا اور اس سے پہلے ان کے کسی رشتہ دار کو بھی فائر کر کے اسی طرح زخمی کیا گیا تھا۔ اللہ تعالیٰ ان کے درجات بلند فرمائے اور ان دشمنوں کو بھی جلد عبرت کا نشان بنائے اور احمدیت کے حق میں بڑے واضح نشانات ظاہر فرمائے اور جلد ظاہر فرمائے۔

ہمیشہ یاد رکھیں کہ ایسی حالت میں جب تک دعاؤں کی طرف توجہ نہیں کریں گے اور اللہ تعالیٰ سے نشان نہیں مانگیں گے اُس وقت تک وہ کامیابیاں ہمیں نظر نہیں آئیں گی جن کا اللہ تعالیٰ نے وعدہ فرمایا ہے۔ عموماً جو کامیابیاں نشانوں کے بعد ملتی ہیں وہی ایک واضح اور ایسی کامیابیاں ہوتی ہیں جو دشمن کو بھی نظر آ رہی ہوں تو پھر ہی دشمن حق کو تسلیم کرتا ہے۔ ایک خارق عادت قسم کی کامیابیاں تب ملتی ہیں جب ہم لوگ اللہ تعالیٰ کے حضور انتہائی عاجزی سے جھکنے والے ہوں گے، دعائیں مانگنے والے ہوں گے اور اللہ تعالیٰ اور اُس کے بندوں کے حقوق ادا کرنے والے ہوں گے۔ اللہ تعالیٰ ہمیں اس کی توفیق بھی عطا فرمائے۔ مرحوم کے برادر نسبتی عارف احمد گِل صاحب مربی سلسلہ ہیں، انہوں نے بھی ان کی بڑی خوبیاں بیان کی ہیں اور بڑی محبت کرنے والے تھے۔ ان کی اہلیہ محترمہ کے علاوہ چھ بیٹے اور دو بیٹیاں ہیں۔ بڑے بیٹے کی عمر اٹھارہ سال ہے اور چھوٹے بچے کی عمر دو سال ہے۔ اس کے درمیان باقی بچوں کی عمریں ہیں۔ اللہ تعالیٰ ان کو بھی اپنی حفاظت میں رکھے۔

دوسرا جنازہ امۃ القیوم صاحبہ کا ہوگا جو ربوہ کی رہنے والی تھیں اور شیخ عبدالسلام صاحب کی اہلیہ تھیں۔ جو 3 مئی کو وفات پا گئیں۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّآ اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ۔ یہ ربوہ میں

آبادابتدائی خاندانوں میں سے ایک تھیں۔موصیہ تھیں۔ان کے پانچ بیٹے اور تین بیٹیاں ہیں۔ اُن کے ایک بیٹے عبدالحفیظ صاحب یہاں ہیں اور اسی طرح ہالینڈ میں بھی ہیں، ربوہ میں بھی ہیں۔ان کے دونواسے جامعہ احمدیہ یوکے میں پڑھ رہے ہیں۔ اللہ تعالیٰ مرحومہ کے درجات بلند فرمائے۔

حضورانورایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے اس خطبہ جمعہ کا مکمل متن ہفت روزہ الفضل انٹرنیشنل کے 15 جون 2012ء کے شمارہ میں شائع ہوچکا ہے۔

حضورانورایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کا خطبہ جمعہ تین بجے تک جاری رہا۔ بعدازاں حضورانورایدہ اللہ تعالیٰ نے نماز جمعہ کے ساتھ نماز عصر جمع کرکے پڑھائی اور نمازوں کے بعد دونوں مرحومین کی نماز جنازہ پڑھائی۔ بعدازاں حضورانورایدہ اللہ تعالیٰ اپنی رہائشگاہ پرتشریف لے گئے۔

فیملی ملاقاتیں

پچھلے پہر حضورانورایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے ڈاک ملاحظہ فرمائی۔ چھ بج کر 35 منٹ پر حضورانورایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز اپنے دفتر تشریف لائے اور پروگرام کے مطابق فیملی ملاقاتیں شروع ہوئیں۔

آج جرمنی کی 38 فیملیز کے 124 افراد نے حضورانورایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز سے ملاقات کی سعادت پائی۔ فرنکفرٹ کے مختلف حلقوں کے علاوہ درج ذیل جماعتوں سے فیملیز ملاقات کے لئے پہنچی تھیں:

Dreieich, Maintaunus, Balingen, Neuwied, Marburg, Dramstadt, Reutlingen, Goddelau Hanau, Limburg, Dietzenbach, Grossgerau, Badmarienberg, Freiburg, Budingen, Karlsruhe, Rodgau, Stade, Mainz, Bonn, Hattersheim, Waiblingen, Wetzlar, Gottingen, Wiesbaden, Traunsteih, Dieburg, Morfeldon, Borken, Chemmitz.

اس کے علاوہ کویت اور آسٹریلیا سے آنے والی دو فیملیز نے بھی ملاقات کی سعادت پائی۔

ملاقاتوں کا یہ پروگرام نو بج کر پندرہ منٹ پر ختم ہوا۔ بعدازاں حضورانورایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز اپنی قیامگاہ پر تشریف لے گئے۔

تقریب آمین

نو بج کر 40 منٹ پر حضورانورایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز بیت السبوح میں تشریف لائے اور پروگرام کے مطابق تقریب آمین کا انعقاد ہوا۔درج ذیل بچیوں اور بچوں نے اس تقریب میں شمولیت کی سعادت پائی:

عزیزہ اریحہ خان، نعمانہ نصیر، سارہ مریم، بجیلہ احمد، عمّارہ کھوکھر، دانیہ احمد، شرمین احمد، فاخرہ احمد، سویرہ کھوکھر، کاشفہ احمد، عروج تنویر، سلمٰی احمد، طوبیٰ احسان، مدیحہ اقبال، بسالہ احمد، ملائکہ اظہر کاہلوں، عزیزہ ثمرین احمد۔

عزیزم بسالت احمد، حارث احمد، عبدالحیٔ، نعمان احمد، شاہ زیب خاں، امن احمد، عطاء الکریم، عدنان احمد، محمد مطہر احمد، عدیل احمد، یاسر احمد چیمہ، توحید خاں، مبروز احمد، زاہد زریاب، طاہر احمد، ثمر احمد، خاقان احمد، وقاص کھوکھر، حمزہ ملک، محمد آصف، محمد بجّیل، رومیل رؤف، عزیزم حارث احمد۔

حضورانورایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے ان تمام بچیوں اور بچوں سے قرآن کریم کی ایک ایک آیت سنی اور آخر پر دعا کروائی۔

دس بجے حضورانورایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے نماز مغرب وعشاء جمع کرکے پڑھائیں۔نمازوں کی ادائیگی کے بعد حضورانورایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز اپنی رہائشگاہ پر تشریف لے گئے۔

26 مئی 2012ء بروز ہفتہ

آج سے نماز فجر کا وقت چار بجکر چالیس منٹ کی بجائے ساڑھے چار بجے مقرر ہوا تھا۔حضورانورایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے اس تبدیل شدہ وقت کے مطابق ساڑھے چار بجے تشریف لاکر نماز فجر پڑھائی۔نماز فجر کی ادائیگی کے بعد حضورانورایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز اپنی رہائش گاہ پرتشریف لے گئے۔

صبح حضورانورایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے دفتری ڈاک خطوط اور رپورٹس ملاحظہ فرمائیں اور ہدایات سے نوازا اور مختلف نوعیت کے دفتری امور کی انجام دہی میں مصروفیت رہی۔

طلباء جامعہ احمدیہ جرمنی کی حضورانور کے ساتھ نشست

ساڑھے بارہ بجے حضورانورایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز بیت السبوح کے مردانہ ہال میں تشریف لائے جہاں پروگرام کے مطابق جامعہ احمدیہ جرمنی کے طلباء کی حضورانورایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے ساتھ ایک مجلس تھی۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ کے دریافت فرمانے پر پرنسپل صاحب جامعہ احمدیہ جرمنی نے بتایا کہ طلباء کی کل تعداد 73 ہے۔

پروگرام کا آغاز تلاوت قرآن کریم سے ہوا جو عدنان احمد نے کی اور بعدازاں اس کا اردو اور جرمن زبان میں ترجمہ پیش کیا گیا۔اس کے بعد درجہ ثانیہ کے طالبعلم عزیزم ارسلان احمد نے آنحضرت ﷺ کی درج ذیل حدیث مبارکہ پیش کی۔

حضرت ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ ہم آنحضرت ﷺ کے پاس بیٹھے تھے کہ آنحضرت ﷺ پر سورۃ جمعہ نازل ہوئی جس میں یہ آیت بھی تھی وآخرین منھم لما یلحقوا بھم۔حضور ﷺ سے دریافت کیا گیا کہ یارسول اللہ یہ کون لوگ ہیں جن کا اس آیت میں ذکر ہے۔ آنحضور ﷺ نے اس سوال کا کوئی جواب نہ دیا۔حتیٰ کہ حضور ﷺ سے تین دفعہ پوچھا گیا۔اسی مجلس میں سلمان فارسیؓ بھی بیٹھے تھے۔آنحضرت ﷺ نے اپنا ہاتھ حضرت سلمان فارسیؓ پر رکھ کر فرمایا! کہ اگر ایمان ثریا کے پاس بھی ہوگا تو ان (اہل فارس) میں سے ایک شخص یا ایک سے زیادہ اشخاص اس کو پالیں گے۔(صحیح بخاری کتاب التفسیر سورۃ الجمعہ)

اس کے بعد درجہ ثالثہ کے طالبعلم عزیزم احمد کمال نے حضرت اقدس مسیح موعود کے درج ذیل منظوم کلام میں سے چند اشعار خوش الحانی کے ساتھ پڑھ کر سنائے۔

مسیح وقت اب دنیا میں آیا
خدا نے عہد کا دن ہے دکھایا

بعدازاں عزیزم انس جاوید نے حضرت مسیح موعودؑ کا درج ذیل اقتباس پیش کیا۔

حضرت مسیح موعود علیہ السلام اپنی تصنیف رسالہ ''الوصیت''میں فرماتے ہیں:۔

سواے عزیزو! جبکہ قدیم سے سنت اللہ یہی ہے کہ خداتعالیٰ دو قدرتیں دکھلاتا ہے تا مخالفوں کی دو جھوٹی خوشیوں کو پامال کرکے دکھلاوے۔سواب ممکن نہیں ہے کہ خداتعالیٰ اپنی قدیم سنت کو ترک کردیوے۔ اس لئے تم میری اس بات سے جو میں نے تمہارے پاس بیان کی غمگین مت ہو اور تمہارے دل پریشان نہ ہوجائیں کیونکہ تمہارے لئے دوسری قدرت کا بھی دیکھنا ضروری ہے اور اس کا آنا تمہارے لئے بہتر ہے کیونکہ وہ دائمی ہے جس کا سلسلہ قیامت تک منقطع نہیں ہوگا اور وہ دوسری قدرت نہیں آسکتی جب تک میں نہ جاؤں۔لیکن میں جب جاؤں گا تو پھر خدا اس دوسری قدرت کو تمہارے لئے بھیج دے گا جو ہمیشہ تمہارے ساتھ رہے گی جیسا کہ خدا کا براہین احمدیہ میں وعدہ ہے اور وہ وعدہ میری ذات کی نسبت نہیں ہے بلکہ تمہاری نسبت وعدہ ہے جیسا کہ خدا فرماتا ہے کہ میں اس جماعت کو جو تیرے پیرو ہیں قیامت تک دوسروں پر غلبہ دوں گا۔سوضرور ہے کہ تم پر میری جدائی کا دن آوے تا بعد اس کے وہ دن آوے جو دائمی وعدہ کا دن ہے۔ وہ ہمارا خدا وعدوں کا سچا اور وفادار اور صادق خدا ہے۔ وہ سب کچھ تمہیں دکھائے گا جس کا اس نے وعدہ فرمایا اگرچہ یہ دن دنیا کے آخری دن ہیں اور بہت بلائیں ہیں جن کے نزول کا وقت ہے پر ضرور ہے کہ یہ دنیا قائم رہے جب تک وہ تمام باتیں پوری نہ ہوجائیں جن کی خدا نے خبر دی۔ میں خدا کی طرف سے ایک قدرت کے رنگ میں ظاہر ہوا اور میں خدا کی ایک مجسم قدرت ہوں اور میرے بعد بعض اور وجود ہوں گے جو دوسری قدرت کا مظہر ہوں گے۔سوتم خدا کی قدرت ثانی کے انتظار میں اکٹھے ہوکر دعا کرتے رہو اور چاہئے کہ ہر ایک صالحین کی جماعت ہر ایک ملک میں اکٹھے ہوکر دعا میں لگے رہیں تا دوسری قدرت آسمان سے نازل ہو اور تمہیں دکھاوے کہ تمہارا خدا ایسا قادر خدا ہے۔ اپنی موت کو قریب سمجھو تم نہیں جانتے کہ کس وقت وہ گھڑی آجائے گی۔

اور چاہئے کہ جماعت کے بزرگ جو نفس پاک رکھتے ہیں میرے نام پر میرے بعد لوگوں سے بیعت لیں۔ خداتعالیٰ چاہتا ہے کہ ان تمام روحوں کو جو زمین کی متفرق آبادیوں میں آباد ہیں کیا یورپ اور کیا ایشیا۔ان سب کو جو نیک فطرت رکھتے ہیں توحید کی طرف کھینچے اور اپنے بندوں کو دین واحد پر جمع کرے۔یہی خداتعالیٰ کا مقصد ہے جس کے لئے میں دنیا میں بھیجا گیا سو تم اس مقصد کی پیروی کرو مگر نرمی اور اخلاق اور دعاؤں پر زور دینے سے اور جب تک کوئی خدا سے روح القدس پاکر کھڑا نہ ہو سب میرے بعد مل کر کام کرو۔

(رسالہ الوصیت۔روحانی خزائن جلد 20 ص 305 تا 307)

اس کے بعد عزیزم اظہر اقبال درجہ ممہدہ نے خلافت کی اہمیت و برکات کے عنوان پر تقریر کی اور اپنی تقریر کے آخر پر حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کا درج ذیل ارشاد پیش کیا جو ہمارے لئے مشعل راہ ہے۔

قدرت ثانیہ خدا کی طرف سے ایک بڑا انعام ہے۔ اگر قدرت ثانیہ نہ ہو تو......کبھی ترقی نہیں کرسکتا بس اس قدرت کے ساتھ کامل اخلاص ومحبت اور وفا اور عقیدت کا تعلق رکھیں اور خلافت کی اطاعت کے جذبے کو دائمی بنائیں اور اس کے ساتھ محبت کے جذبے کو اس قدر بڑھائیں کہ اس محبت کے بالمقابل دوسرے تمام رشتے کمتر نظر آئیں امام سے وابستگی میں ہی سب برکتیں ہیں اور وہی آپ کے لئے ہر قسم کے فتنوں اور ابتلاؤں کے مقابلہ کے لئے ایک ڈھال ہے۔(الفضل 3 مئی 2003ء)

اس کے بعد عزیزم نورالدین اشرف، عزیزم مرتضیٰ منان، عزیزم عقیل احمد نے درج ذیل ترانہ پیش کیا۔

جرمن کی سرزمین تو کر شکر صد ہزار
ملتا خلافتوں کا تجھے بار بار پیار
آیا ہے ہم میں پھر سے ہمارا یہ شہر یار
لگ جائے اس کو عمر ہماری یہ کردگار
ہم ہیں خدائی فوج کے ادنیٰ سے شہسوار
لیکن خدا کا شیر ہمارا سپہ سالار
تجدید عہد کرتے ہیں راہ خدا میں ہم
قربان جان و مال کریں گے ہزار بار
عاشق ہیں تیرے گرد ہی کرتے ہیں ہم طواف
چلتا ہے سانس تجھ سے ہی اے خوشبوئے نگار
جرمن کی سرزمین تو کر شکر صد ہزار
ملتا خلافتوں کا تجھے بار بار پیار

آخر پر عزیزم لقمان احمد شاہد درجہ اولیٰ نے خلافت اتحاد کی ضامن کے موضوع پر اپنا مضمون پیش کیا۔

بعدازاں حضورانورایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے پرنسپل صاحب سے جامعہ کی لائبریری کے بارہ میں دریافت فرمایا۔ پرنسپل صاحب نے بتایا کہ جامعہ کی اپنی لائبریری نہیں ہے۔ جو یہاں بیت السبوح میں مرکزی لائبریری ہے۔طلباء جامعہ اس سے ہی استفادہ کرتے ہیں۔لیکن اب وہاں بعض وجوہات کی وجہ سے بیٹھ کر مطالعہ نہیں کیا جاسکتا۔لیکن طلباء کتاب Issue کرواسکتے ہیں۔ اس پر حضورانور نے فرمایا کہ جو نیا جامعہ بن رہا ہے اس میں اپنی لائبریری بنائیں۔وہاں کامن روم وغیرہ بھی ہوگا۔

حضورانورایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے طلباء سے دریافت فرمایا کہ کتنے ہیں جو روزاخبار پڑھتے ہیں۔آجکل اخبار میں روز آتا ہے۔یوروکرائسز (Eurocrisis) یہ کیا چیز ہے۔ ان کا Euro اب قائم رہے گا یا نہیں۔ یونان (Greece) کے مسائل کافی بڑھ رہے ہیں اور دوسرے ممالک کے بھی مسائل ہیں جس کی وجہ سے ان لوگوں کو Euro کے بارہ میں پریشانی ہے۔

حضورانورایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا TV پر خبروں کی دومنٹ کی Headline ہی سن لیا کرو۔حالات کا پتہ ہونا چاہئے۔ دنیا میں کیا ہو رہا ہے اس کی خبر رہنی چاہئے۔

حضورانور نے فرمایا آپ کی جرمن چانسلر جو پچھلے دنوں فرانس جاتی رہی ہے اور وہاں سے لوگ ادھر آتے رہے ہیں۔امریکہ میں G8 کی کانفرنسیں ہوتی رہی ہیں۔ اس بارہ میں آپ لوگوں کو پتہ ہے کہ یہ کیا ہے۔اپنے اپنے ملک کے بارہ میں تو معلومات ہونی چاہئیں۔تبھی تو پھر یہ لوگ کہتے ہیں کہ تم لوگ انٹگریٹ نہیں ہوتے ہمارے اندر سموئے نہیں جاتے۔جذب نہیں ہوتے۔

ایک طالبعلم نے عرض کیا کہ وہ انٹگریٹ سے یہ بھی مراد لیتے ہیں کہ ہماری جو عورتیں ہیں پردہ وغیرہ نہ لیا کریں۔جیسا کہ بیلجیم میں پچھلے دنوں یہ مسئلہ ہوا تھا۔

اس پر حضورانور نے فرمایا اس کو پھر انٹگریشن نہیں کہنا چاہئے۔اس کو بے حیائی کہنا چاہئے۔

حضورانور نے فرمایا اگر ان کو Realize کرواؤ۔ ان سے پوچھو کہ تم انٹگریشن کو کس طرح Define کرتے ہو تو پھر یہ لوگ شرمندہ ہوجاتے ہیں۔مان بھی جاتے ہیں۔ ہم لوگوں کو بیان کرنا نہیں آتا۔ان سے ملتے نہیں ہیں۔میل جول نہیں ہے۔ہم علیحدہ ہوجاتے ہیں۔ Isolate ہوکر بیٹھے ہوئے ہیں۔

ایک طالبعلم نے عرض کیا کہ ان لوگوں کی طرف سے یہ بھی اعتراض ہوتا ہے کہ جو باہر سے آئے ہیں وہ زبان نہیں سیکھتے۔اس وجہ سے اور ملک کے حالات کا ان کو علم نہیں ہوتا۔

اس پر حضورانور نے فرمایا ملک کے حالات کا علم ہونا

چاہئے۔ زبان سیکھنی چاہئے۔ جو اچھی چیزیں ہیں وہ اپناؤ۔ ہر قوم کی اچھی چیزیں بھی ہوتی ہیں۔ بری بھی ہوتی ہیں۔

حضور انور نے فرمایا میں نے یہاں پہلے بھی برلن کا جو میئر ہے یا گورنر ہے اسے بتایا تھا۔ اس کو میں نے کہا کہ ہمیں تو یہ تعلیم ہے۔ آنحضرت ﷺ نے فرمایا ہے کہ ہر جو اچھی چیز ہے وہ مومن کی گمی ہوئی میراث ہے تو اس کو حاصل کرنا چاہئے تو ہم تو اس اصول پہ چلتے ہیں۔ تو اس پر اس نے کہا کہ اگر یہ اصول تم لوگوں کے ہیں تو پھر تم لوگ بہت جلدی دنیا پر قبضہ کرلو گے۔ تو انٹگریشن یہ ہے۔ باقی بے حیائی تو ان کو کوئی نہیں کہ ننگے ہو جاؤ۔ ان کو بتاؤ کہ کوئی ضابطہ اخلاق بھی ہوتا ہے۔ حجاب اتارنے سے یا مختلف لباس پہننے سے کیا فائدہ ہوگا۔ اصل انٹگریشن یہ ہے کہ ملک کی بھلائی کے لئے، خیر خواہی کے لئے تم لوگوں کے پاس کیا منصوبہ ہے، تم ملک کو کیا دیتے ہو، جب ان کو سمجھایا جائے تو ان کو سمجھ آجاتی ہے۔

حضور انور نے فرمایا کہ کم از کم میرے سے جس نے بھی بات کی ہے تو میرے سمجھانے پر وہ سمجھ گئے ہیں۔ چاہے وہ تکلفاً خاموش ہو گئے ہیں۔ لیکن بعض تکلفاً خاموش ہونے والے نہیں ہوتے۔ خاموش ہو جاتے ہیں اور کہتے ہیں کہ بات ٹھیک ہے۔ اس لئے آپ لوگوں کو اپنے ماحول میں، اپنے دوستوں کو بتانا چاہئے۔ ان سے بات کرنی چاہئے یہ نہیں کہ آپ جامعہ میں آگئے ہیں تو دوسروں سے بالکل ہی علیحدہ ہو جاؤ۔ جو سکول کے سٹوڈنٹس ہیں، پرانے واقف ہیں، اپنے ماحول میں پھر ہمسائے ہیں۔ ان سے رابطہ رکھو اور یہ رابطہ جب بڑھتا رہے گا تو ایک وقت میں آ کے اسی سے پھر نیک فطرت نکل آئیں گے۔ جرمنی میں رہنے والے جرمنی میں اور دوسرے ملکوں سے آئے ہوئے اپنے اپنے ملکوں میں اپنے ساتھی طلباء اور دوستوں سے رابطہ رکھیں اور تعلق رکھیں۔

حضور انور نے فرمایا رابطہ اس طرح بھی ہوسکتا ہے کہ ان کی کرسمس کے موقعہ پر ان کو خطوط لکھ دیئے۔ اپنی عید کے موقع پر خط لکھ دیا اور ان کو بتایا کہ ہماری عید ہے اور اس کا مقصد کیا ہے۔ نئے سال کی مبارکباد دے دی، تو اسی طرح تعلقات بڑھتے ہیں۔ تم لوگ علیحدہ ہو جاتے ہو تو پھر اسی پر ان کو اعتراض پیدا ہوتا ہے کہ دیکھو یہ ہمارے ساتھ انٹگریٹ نہیں ہوتے۔

حضور انور کے دریافت فرمانے پر ایک طالبعلم نے بتایا کہ بریمن سے ہوں اور وہاں سکول سے Abitur کیا ہوا ہے اور میرا وہاں اپنے سکول کے دوستوں کے ساتھ رابطہ ہے۔ جب رخصتوں میں جانے کا موقع ملتا ہے تو ان سے بات چیت ہوتی ہے۔ اس پر حضور انور نے فرمایا ٹھیک ہے پرانے دوستوں سے رابطہ توڑنا نہیں چاہئے۔ تمہارے پاس جو اچھی چیز ہے وہ تو کم از کم ان کو بتاؤ۔ اگر تمہاری دوستی ہے تو دوست کے لئے تمہیں وہ چیز پسند کرنی چاہئے جو اپنے لئے پسند کرتے ہو بلکہ ہر ایک کے لئے کرنی چاہئے تو اسی طرح رابطے بڑھیں گے اور تم لوگوں کو عادت پڑے گی۔

ایک بلغارین طالبعلم سے حضور انور نے دریافت فرمایا کہ کیا مضمون مشکل ہے جس پر موصوف نے بتایا کہ انگریزی مشکل ہے۔ حضور انور نے فرمایا تمہیں بلغارین تو آتی ہے تو بس پھر ٹھیک ہے۔ موصوف نے یہ بھی بتایا کہ قرآن کریم بھی مشکل لگتا ہے۔ اس پر حضور انور نے فرمایا یہ خواہ مشکل ہو یا آسان یہ تو پڑھنا ہی ہے۔ جو بلغارین ترجمہ ہے وہ پڑھا کرو اور اس پر غور کیا کرو۔

قرآن کریم کے حوالہ سے حضور انور نے فرمایا آجکل یہاں آپ کی بڑی Controversy چل رہی ہے۔ قرآن کریم کے ایک لفظ پر کافر اور منکر کے ترجمہ میں۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے مختلف پہلوؤں سے جرمن ترجمہ کا جائزہ لیا اور اس بارہ میں انتظامیہ کو ہدایات دیں۔

نیز حضور انور نے طلباء جامعہ کے حوالہ سے فرمایا کہ اگلے پانچ سال میں ان میں سے کچھ اگر زبان دان بہتر ہو گئے یا موجودہ لڑکے جو یوکے جامعہ سے نکل رہے ہیں۔ بشرطیکہ ان کو عربی صحیح طرح آجائے اور وہ اس میں عبور حاصل کرلیں تو اس کے بعد پھر دوبارہ کسی وقت یہ ترجمہ Revise ہو یا بہتر طور پر اس کا مشورہ دیا جاسکے۔ بہرحال عربی زبان کے مقابلہ میں کوئی بھی زبان نہیں ہے جو متبادل پیش کرسکے۔ پوری طرح اس کا حق ادا کرسکے۔ جب حق ادا نہیں ہوسکتا تو پھر جو قریب ترین ہے اس کے وہیں آپ نے رہنا ہے۔ طلباء جامعہ احمدیہ جرمنی کا حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے ساتھ کلاس کا یہ پروگرام ایک بجکر چالیس منٹ تک جاری رہا۔

بعدازاں سب طلباء نے کلاس وائز حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ کے ساتھ تصویر بنوانے کی سعادت پائی۔ اساتذہ کرام نے علیحدہ گروپ کی صورت میں حضور انور کے ساتھ تصویر بنوانے کا شرف پایا۔ بعدازاں حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے اساتذہ سے باری باری ان کے مضامین کے بارہ میں دریافت فرمایا جو وہ جامعہ میں پڑھا رہے ہیں اور بعض انتظامی ہدایات فرمائیں۔

تقریب آمین

بعدازاں ایک بجکر پچاس منٹ پر تقریب آمین کا انعقاد ہوا۔ جس میں درج ذیل 41 بچیوں اور بچوں نے قرآن کریم سنانے کی سعادت پائی۔ بچیوں میں عزیزہ طالیہ منصور تاثیر، عائزہ ناصر احمد، صبغہ سلیم، کاشفہ احمد، سمرن کاہلوں، طوبیٰ شاہد، ماہم اعجاز، عیشہ رشید ڈوگر، انشاء محمود، صالحہ بھٹی، اریشہ احمد، مدیحہ خان، بسمہ جاوید، لائبہ مقیت، سحرش آفتاب، ہانیہ خان، ہالہ ناصر، وجیہہ ناصر اس تقریب میں شامل ہوئیں۔

جبکہ بچوں میں عزیزم حاشر احمد، یاسر احمد، حسیب احمد ظہیر، فارس شاہ، رائے سروش، جاہز احمد، مشہود احمد، معاذ یاسر ریاض، عاطف اقبال، وجیہ اللہ خالد، خاور احمد، طالوت احمد، نعمان ارشد، انتصار احمد، رائے عدنان احمد، ہود احمد بلوچ، دانیال افضال احمد، فارس احمد، مراد احمد ناگی، حمزہ ہارون احمد ناگی، جلید احمد گیسلر، کرشن اعجاز، فہد احمد ڈوگر نے شمولیت کی سعادت پائی۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے ان سب بچیوں اور بچوں سے باری باری قرآن کریم کی ایک ایک آیت سنی اور آخر پر دعا کروائی۔

بعدازاں دو بجکر دس منٹ پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز اپنی رہائش گاہ پر تشریف لے گئے۔

انفرادی واجتماعی ملاقاتیں

پروگرام کے مطابق ساڑھے چھ بجے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز اپنے دفتر تشریف لائے اور فیملی ملاقاتیں شروع ہوئیں۔

فرینکفرٹ لوکل امارت کی جماعتوں کے علاوہ درج ذیل 32 جماعتوں سے آنے والی 39 فیملیز کے 141 افراد نے اپنے پیارے آقا سے ملاقات کی سعادت حاصل کی۔

Wurzburg، Goppingen، Luneberg، Badkreuznach، Dresden، Munchen، Zittau، Bremen، Plauen، Trier، Giessen، Waldshut، Heidelberg، Pforzheim، ویزبادن، کاسل، Viersen، Dusseldorf، Seligenstadt، Bensheim، Goddelau، Mulheim، Dietzenbach، Chemnitz، Gummersbach، آفن باغ، Florsheim، Mosbach، Badsoden، Bocholt، Wabern، Hofheim

ان جماعتوں سے آنے والی سبھی فیملیز اور خاندانوں نے جہاں ملاقات کی سعادت پائی وہاں اپنے پیارے آقا کے ساتھ تصویر بنوانے کا بھی شرف پایا۔ اس کے علاوہ آسٹریلیا اور شارجہ سے آنے والی دو فیملیز نے بھی حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز سے ملاقات کی سعادت پائی۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے ازراہ شفقت طلباء اور طالبات کو قلم عطا فرمائے اور چھوٹی عمر کے بچوں کو چاکلیٹ عطا فرمائے بعض خوش نصیب لوگوں نے حضور انور سے رومال کے حصول کی سعادت پائی اور نوبیاہتا جوڑوں کو حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے ازراہ شفقت الیس اللہ کی انگوٹھیاں عطا فرمائیں۔

تقریب آمین

ملاقاتوں کا یہ پروگرام آٹھ بجکر پینتیس منٹ پر اختتام پذیر ہوا۔ بعدازاں حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز بیت السبوح تشریف لے آئے جہاں پروگرام کے مطابق تقریب آمین ہوئی جس میں درج ذیل 42 بچوں اور بچیوں نے قرآن کریم سنانے کی سعادت پائی۔

عزیزم شارم احمد افضل، فاران رزاق، سروش دانیال ناز، لبید احمد باجوہ، عبداللہ الرحمان، حارث قیوم، سلمان احمد، کامران احمد، حارث ایقان احمد، احتشام چوہدری عبدالمنعم محمود، ثاقب محمود، ارسلان احمد باجوہ، غیور احمد بھٹی، فراز احمد فاتح، طلحہ احمد ورک، رمیز احمد، جاذب منصور احمد، فرحان احمد بھٹی، قندیل احمد خالد، دانیال انجم، دانیال اختر، سدید احمد، مونس غفار، محمد احسن اکرم، فاتح احمد عزیز، مبارز احمد۔

بچیوں میں عزیزہ لورت مومنین، منیبہ شاہین رانا، ارفع وسیم، ہالہ وحید، فاتحہ صالحہ شیخ، ماہ زیب نواز، عافیہ مقبول رائے، نیجا خواجہ، عدیلہ سبین محمود، باسمہ محمود، عائشہ کنول نواز، صبیحہ خان، رِدا سلام۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے ان سب بچوں اور بچیوں سے ازراہ شفقت قرآن کریم کی ایک ایک آیت سنی اور آخر پر دعا کروائی۔

بعدازاں حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے نماز مغرب وعشاء جمع کرکے پڑھائیں۔ نمازوں کی ادائیگی کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز اپنی رہائش گاہ پر تشریف لے گئے۔ **(باقی آئندہ)**

بقیہ رپورٹ: حضور انور کا دورہ امریکہ از صفحہ نمبر 17

اٹھا کر اپنے ساتھی قیدیوں کو تبلیغ کرنا شروع کردی جس کے نتیجہ میں دوماہ کے اندر 19 باشندوں نے بیعت کرلی۔

امریکہ کی سرزمین پر بیعت کرنے والے پہلے احمدی کا نام Mr.R . A. Rochford تھا۔ اس کے علاوہ بیعت کرنے والوں کا تعلق جمیکا، برٹش گیانا، پولینڈ، رشیا، جرمنی، Azores، بلجیم، پرتگال، اٹلی اور فرانس سے تھا۔

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ عنہ کو جب یہ اطلاع ملی کہ حضرت مفتی محمد صادق صاحب کو امریکہ میں قید کردیا گیا ہے تو آپ نے امریکی حکومت کے اس رویہ پر سخت افسوس کا اظہار کرتے ہوئے فرمایا:

"امریکہ جسے طاقتور ہونے کا دعویٰ ہے اس وقت تک اُس نے مادی سلطنتوں کا مقابلہ کیا اور انہیں شکست دی ہوگی۔ روحانی سلطنت سے اس نے مقابلہ کرکے نہیں دیکھا۔ اب اگر اس نے ہم سے مقابلہ کیا تو اسے معلوم ہو جائے گا کہ ہمیں وہ ہرگز شکست نہیں دے سکتا کیونکہ خدا ہمارے ساتھ ہے۔ ہم امریکہ کے اردگرد کے علاقوں میں تبلیغ کریں گے اور وہاں کے لوگوں کو مسلمان بنا کر امریکہ بھیجیں گے اور ان کو امریکہ نہیں روک سکے گا اور ہم امید رکھتے ہیں کہ امریکہ میں ایک دن لَاۤ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰہ کی صدا گونجے گی اور ضرور گونجے گی"۔

مئی 1920ء میں امریکی حکومت کی طرف سے حضرت مفتی صاحب پر سے پابندی اٹھا لی گئی۔ جس کی فوری وجہ یہ تھی کہ ایسا نہ ہو کہ آپ نظر بند تمام قیدیوں کو مسلمان بنالیں۔ چنانچہ حکام نے آپ کے امریکہ میں داخل ہونے کا فیصلہ کردیا۔

اکتوبر 1920ء میں حضرت مفتی صاحب شکاگو (Chicago) منتقل ہوئے اور وہاں ایک مکان لے کر جماعت کے پہلے مشن ہاؤس کا قیام کیا۔ یہ مکان بطور مشن ہاؤس، رہائش اور بطور مسجد استعمال ہوتا تھا۔ جولائی 1921ء میں آپ نے اسی مشن ہاؤس سے جماعت احمدیہ امریکہ کے پہلے رسالہ "Muslim Sunrise" کا اجراء کیا۔ یہ رسالہ آج بھی باقاعدگی سے شائع ہو رہا ہے۔

آج اللہ تعالیٰ کے فضل سے سارے امریکہ میں متعدد شہروں میں احمدی آباد ہیں اور بڑی مستحکم، منظّم اور فعال جماعتیں قائم ہو چکی ہیں۔ مساجد اور مشن ہاؤسز کی وسیع وعریض عمارتوں کا جال بچھا ہوا ہے اور ہر سال تعداد میں مسلسل اضافہ ہو رہا ہے۔

حضرت امیرالمومنین خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کا شکاگو کی سرزمین سے شروع ہونے والا یہ دورہ انتہائی غیر معمولی برکتوں اور کامیابیوں کا حامل دورہ ہے۔ اور اس کے نتیجہ میں اللہ تعالیٰ کے فضل سے اس سرزمین سے ایک دفعہ پھر جماعت احمدیہ کی عظیم الشان ترقیات اور فتوحات کے نئے باب کھلنے والے ہیں اور اللہ تعالیٰ کے فضل سے جماعت احمدیہ امریکہ ترقیات کی نئی شاہراہوں پر قدم رکھنے والی ہے۔ اور یہی تقدیر الٰہی ہے جو ظاہر ہو رہی ہے۔

(باقی آئندہ)

Earlsfield Properties

We will manage your property at 0% commission

Guaranteed rate schemes for 3 & 5 years

Free management Service

Guaranteed vacant possession

175 Merton Road London SW18 5EF

Tel: 020-8265-6000 or 020 8877 - 0762 Fax: 020 8874 9754

شکاگو میں ورود مسعود۔ شکاگو اور اردگرد کے علاقوں کی جماعتوں سے آئے ہوئے احباب جماعت مردوزن کی طرف سے مسجد بیت الجامع میں حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ کا والہانہ استقبال۔

(امریکہ میں حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ کی مصروفیات کی مختصر رپورٹ)

(رپورٹ مرتبہ: عبدالماجد طاہر۔ایڈیشنل وکیل التبشیر۔لندن)

16/جون 2012ء بروز ہفتہ:

لندن سے روانگی، شکاگو (Chicago) میں ورود مسعود و والہانہ استقبال

آج کا دن جماعت احمدیہ امریکہ کے لئے ایک تاریخ ساز اور انتہائی مبارک دن ہے۔ حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے امریکہ کے لئے اپنا دوسرا سفر اختیار فرمایا۔ حضور انور کے اس بابرکت دورہ کا آغاز شکاگو سے ہو رہا ہے اور یہ وہی شہر ہے جہاں 1920ء میں جماعت احمدیہ کا پہلا مشن ہاؤس قائم ہوا اور باقاعدہ جماعت احمدیہ کا آغاز ہوا اور یوں امریکہ کی سرزمین میں احمدیت کی ابتدا شکاگو سے ہوئی۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے اپنے 15/جون 2012ء کے خطبہ جمعہ میں اس سفر کا ذکر کرتے ہوئے فرمایا:

''انشاء اللہ تعالیٰ چند ہفتوں کے لئے مَیں پھر سفر پر جا رہا ہوں۔ دعا کریں اللہ تعالیٰ ہر لحاظ سے بابرکت فرمائے۔ امریکہ اور کینیڈا کے جلسے ہر لحاظ سے بابرکت ہوں''۔ آمین

16/جون بروز ہفتہ صبح دس بجے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز اپنی رہائشگاہ سے باہر تشریف لائے۔ حضور انور کو الوداع کہنے کے لئے احباب جماعت مرد و خواتین جمع تھے۔ حضور انور نے اپنا ہاتھ ہلا کر سب کو السلام علیکم کہا اور اجتماعی دعا کروائی اور ائرپورٹ کے لئے روانگی ہوئی۔ قریباً گیارہ بجے حضور انور کو الوداع کہنے کے لئے صبح سے ہی احباب جماعت مرد و خواتین مسجد فضل لندن کے احاطہ میں جمع تھے۔ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے اپنا ہاتھ بلند کر کے سب کو السلام علیکم کہا اور اجتماعی دعا کروائی اور ائرپورٹ کے لئے روانگی ہوئی۔ تقریباً گیارہ بجے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز ہیتھرو ائرپورٹ پہنچے۔ حضور انور کی آمد سے قبل سامان کی بکنگ اور بورڈنگ کارڈز کے حصول کی کارروائی مکمل ہو چکی تھی۔

ائرپورٹ پر حضور انور کو الوداع کہنے کے لئے امیر صاحب یوکے مکرم رفیق احمد حیات صاحب، مکرم عطاء المجیب راشد صاحب، مبلغ انچارج یوکے، مکرم وسیم احمد صاحب چوہدری صدر مجلس انصاراللہ، ظہور احمد صاحب (دفتر پرائیویٹ سیکرٹری)، مکرم مبارک احمد صاحب ظفر (ایڈیشنل وکیل المال لندن)، مکرم اخلاق احمد انجم صاحب (وکالت تبشیر)، مکرم میجر محمود احمد صاحب (افسر حفاظت خاص) اور مکرم صدر صاحب مجلس خدام الاحمدیہ اپنی سیکورٹی ٹیم کے ساتھ قافلہ کے ساتھ آئے تھے۔ حضور انور نے ائرپورٹ کے اندر جانے سے قبل ان تمام احباب کو ازراہ شفقت شرف مصافحہ بخشا۔ بعدازاں حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز ائرپورٹ کے اندر تشریف لے گئے اور امیگریشن کی معمول کی کارروائی کے بعد جہاز میں سوار ہوئے۔

برٹش ائرویز کی پرواز BA 295 ساڑھے بارہ بجے ہیتھرو ائرپورٹ لندن سے شکاگو (امریکہ) کے لئے روانہ ہوئی۔ قریباً آٹھ گھنٹے کی مسلسل پرواز کے بعد شکاگو کے مقامی وقت کے مطابق دو بج کر بیس منٹ پر جہاز شکاگو کے O'Hare انٹرنیشنل ائرپورٹ پر اترا۔ (شکاگو (امریکہ) کا وقت لندن (یوکے) سے چھ گھنٹے پیچھے ہے۔)

امیر صاحب جماعت احمدیہ امریکہ مکرم ڈاکٹر احسان اللہ ظفر صاحب اور نائب امیر مکرم منعم نعیم صاحب نے جہاز کے دروازہ پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کو خوش آمدید کہا۔

چند قدم کے فاصلے پر مکرم ڈاکٹر نسیم رحمت اللہ صاحب نائب امیر جماعت امریکہ، مکرم ظہیر احمد باجوہ صاحب نائب امیر امریکہ اور مکرم امیر صاحب یوایس اے کی اہلیہ استقبال کے لئے موجود تھیں۔ امیر صاحب کی اہلیہ نے حضرت بیگم صاحبہ مدظلہا العالی کو خوش آمدید کہا۔

جہاز سے ایک خاص پروٹوکول انتظام کے تحت حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کو ائرپورٹ کے ایک خصوصی لاؤنج میں لایا گیا۔ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز اور قافلہ کے ممبران کو امیگریشن کی معمول کی کارروائی اور فنگر پرنٹس اور چیکنگ سے مستثنیٰ قرار دیا گیا۔ خصوصی لاؤنج میں ہی جہاں حضور انور تشریف فرما تھے امیگریشن افسر نے آ کر چند منٹوں میں ہی تمام پاسپورٹس Stamp کر دیئے۔

سٹی آف شکاگو کے ائرپورٹ مینجر نے لاؤنج میں آ کر خود حضور انور کو شکاگو آمد پر خوش آمدید کہا اور نیک تمناؤں کا اظہار کیا۔ کسٹم اور بارڈر پروٹیکشن کے پورٹ ڈائریکٹر بھی حضور انور کو لاؤنج میں ملنے کے لئے آئے اور حضور کو خوش آمدید کہا۔ مینجر سپیشل پورٹ کرٹسی (Port Couttsey) بھی لاؤنج میں آئیں اور حضور انور کو خوش آمدید کہتے ہوئے اپنے نیک جذبات کا اظہار کیا۔ علاوہ ازیں یونائٹڈ ائرلائن ٹرمینل 5 کی مینجر، برٹش ائرویز کی ڈیوٹی مینجر اور مینجر کسٹم بھی اس خصوصی لاؤنج میں آئیں اور حضور انور کو خوش آمدید کہا۔ ایک احمدی امیگریشن آفیسر کلیم خان صاحب بھی حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز سے ملنے آئے اور شرف مصافحہ حاصل کیا۔ حضور انور نے ان سے گفتگو فرمائی۔

قافلہ کے سامان کے حصول کے لئے بھی ایک خصوصی انتظام کیا گیا تھا۔ شکاگو سے برٹش ائرویز کے مینیجر نے لندن ہیتھرو ائرپورٹ پر یہ خصوصی ہدایت بھجوائی تھی کہ حضور انور کے قافلہ کا سامان ایک ہی کنٹینر میں اکٹھا رکھا جائے اور اسے Priority دی جائے اور شکاگو ائرپورٹ پر یہ سامان سب سے پہلے اکٹھا موصول ہو۔ شکاگو ائرپورٹ پر یہ سامان سب سے پہلے اکٹھا موصول ہوا۔ شکاگو ائرپورٹ پر اس کام کے لئے متعین افسر نے یہ سامان خود حاصل کر کے بغیر کسی قسم کی چیکنگ کے گاڑی میں رکھوایا۔ اس طرح صرف پندرہ سے بیس منٹ کے اندر سامان کے حصول کی کارروائی مکمل ہوگئی۔

بعدازاں حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کو ایک خصوصی دروازہ سے ائرپورٹ سے باہر لایا گیا۔ یہ دروازہ صرف کسی ملک کے سربراہ کے لئے کھولا جاتا ہے۔ جونہی حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز اس دروازہ سے باہر تشریف لائے تو جماعت احمدیہ یوایس اے کے عہدیداران مکرم ڈاکٹر حمید الرحمان صاحب، مکرم ڈاکٹر مرز امغفور احمد صاحب، مکرم فلاح الدین شمس صاحب، مکرم داؤد حنیف صاحب مبلغ سلسلہ، مکرم انعام الحق کوثر صاحب مبلغ سلسلہ، مکرم مرزا احسان احمد صاحب، شکاگو ریجن کی جماعتوں کے صدران، نیشنل صدر انصاراللہ، نیشنل صدر خدام الاحمدیہ اور نیشنل صدر لجنہ اماء اللہ نے حضور انور کا استقبال کیا۔ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے ان تمام احباب کو شرف مصافحہ سے نوازا۔

بعدازاں ائرپورٹ سے تین بج کر دس منٹ پر روانگی ہوئی اور تین بج کر 35 منٹ پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی مکرم منعم نعیم صاحب نائب امیر جماعت یوایس اے کے گھر تشریف آوری ہوئی۔ شکاگو میں قیام کے دوران حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی رہائش منعم نعیم صاحب کے گھر پر ہی ہے۔

نماز ظہر و عصر کی ادائیگی کا انتظام رہائشگاہ پر ہی کیا گیا تھا۔ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے تشریف لا کر نماز ظہر و عصر جمع کر کے پڑھائیں۔ نماز کی ادائیگی کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز اپنے رہائشی حصہ میں تشریف لے گئے۔

پروگرام کے مطابق سات بج کر پچاس منٹ پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز اپنی رہائشگاہ سے باہر تشریف لائے اور ''مسجد بیت الجامع'' کے لئے روانگی ہوئی۔ ''مسجد بیت الجامع'' کو بجلی کے رنگ برنگے قمقموں سے سجایا گیا تھا۔ اپنے پیارے آقا کے استقبال اور حضور انور کے چہرہ مبارک کی ایک جھلک دیکھنے کے لئے شکاگو اور اس علاقہ کے اردگرد کی جماعتوں Milwaukee، Zion، Oshkosh اور St. Louis سے احباب جماعت مردوزن، بچے بچیاں، جوان بوڑھے بڑی تعداد میں مسجد کے بیرونی احاطہ میں جمع تھے۔ بعض تو بہت لمبے سفر طے کر کے پہنچے تھے اور اپنے پیارے آقا کے چہرہ مبارک پر پہلی نظر ڈالنے کے لئے بیتاب تھے۔ بچوں اور بچیوں نے رنگ برنگے خوبصورت کپڑے پہنے ہوئے تھے۔ ان احباب اور خاندانوں میں سے ایک بہت بڑی تعداد ایسے لوگوں کی تھی جنہوں نے اپنی زندگی میں پہلی بار حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کو اپنے قریب سے دیکھنا تھا۔ ان کا لمحہ لمحہ بیتابی سے گزر رہا تھا۔

آٹھ بج کر بیس منٹ پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ کی گاڑی جونہی بیرونی گیٹ سے داخل ہوئی مسجد کی فضا نعروں سے گونج اٹھی۔ ہر طرف سے خوشی و مسرت سے ہاتھ بلند تھے اور 'السلام علیکم حضور' کی صدائیں بلند ہو رہی تھیں۔ ایک طرف افریقن امریکن احباب اپنے روایتی انداز میں کلمہ طیبہ کا ورد کر رہے تھے تو دوسری طرف بچے استقبالیہ گیت پیش کر رہے تھے۔ دوسری طرف کچھ فاصلے پر خواتین کا ہجوم تھا جو شرف زیارت کی سعادت سے فیضیاب ہو رہا تھا۔ بچیاں کورس کی صورت میں خیر مقدمی دعائیہ نظمیں پیش کر رہی تھیں۔ ایک ایسی خوشی کا سماں تھا جو بیان نہیں کی جاسکتی۔ حضور انور اپنے ان عشاق کو دیکھ رہے تھے اور ان عشاق کی نظریں اپنے آقا کے چہرہ پر مرکوز تھیں اور بہتوں کی آنکھیں آنسوؤں سے بھر آئی تھیں۔

حضور انور ان سب احباب کے پاس سے گزرتے ہوئے اپنا ہاتھ بلند کر کے ان کے نعروں اور السلام علیکم کا جواب دیتے۔ بعدازاں حضور انور مسجد کی عمارت کے اندر تشریف لے گئے اور مسجد سے ملحقہ حصوں اور دفاتر اور لائبریری کا معائنہ فرمایا۔ اس کے بعد مکرم ڈاکٹر احسان اللہ ظفر صاحب امیر یوایس اے نے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ سے دفتری ملاقات کی۔

بعدازاں آٹھ بج کر 45 منٹ پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے مسجد بیت الجامع میں تشریف لا کر نماز مغرب وعشاء جمع کر کے پڑھائیں۔ نمازوں کی ادائیگی کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ واپس اپنی رہائشگاہ پر تشریف لے آئے۔

مسجد بیت الجامع، شکاگو

شکاگو کی مسجد بیت الجامع کا مجموعی رقبہ پانچ ایکڑ ہے۔ حضرت خلیفۃ المسیح الرابع رحمہ اللہ نے اس مسجد کا سنگ بنیاد اپنے دورہ امریکہ کے دوران 1997ء میں رکھا تھا۔ اس مسجد کی تعمیر تین ملین ڈالرز سے مکمل ہوئی۔ نماز کے لئے مردوں اور عورتوں کے لئے علیحدہ علیحدہ ہال ہیں جن میں بارہ صد سے زائد افراد نماز پڑھ سکتے ہیں۔ اس کے علاوہ Multi Purpose ہال ہیں۔ بچوں کا کمرہ علیحدہ ہے۔ اس کے علاوہ دس دفاتر اور کانفرنس روم ہیں۔ تعمیر شدہ حصہ کا رقبہ 21 ہزار مربع فٹ ہے۔ مسجد کے پارکنگ ایریا میں 100 کاروں کی پارکنگ کی گنجائش ہے۔ فروری 2004ء میں اس مسجد کی تعمیر مکمل ہوئی اور 25/اپریل 2004ء کو مکرم امیر صاحب یوایس اے نے اس کا افتتاح فرمایا۔

جماعت احمدیہ امریکہ کی تاریخ میں سال 1920ء کو ایک خاص اہمیت حاصل ہے جب حضرت مصلح موعود خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ عنہ کے ارشاد پر لندن سے حضرت ڈاکٹر مفتی محمد صادق صاحبؓ پہلے مبلغ کے طور پر 15/فروری 1920ء کو امریکہ کی بندرگاہ فلاڈلفیا پر اترے۔ لیکن آپ کو ملک کے اندر داخل ہونے کی اجازت نہ دی گئی اور فیصلہ کیا گیا کہ آپ جس جہاز سے آئے ہیں اسی میں واپس چلے جائیں۔ حضرت مفتی صاحبؓ نے اس فیصلہ کے خلاف محکمہ آبادکاری (واشنگٹن) میں اپیل کی۔ اس پر آپ کو سمندر کے کنارے ایک مکان میں قید کر دیا گیا۔ اس مکان سے باہر جانے کی ممانعت تھی۔ مگر چھت پر ٹہل سکتے تھے۔ اس کا دروازہ دن میں صرف دو مرتبہ کھلتا تھا۔ اس مکان میں مختلف ممالک سے آئے ہوئے لوگ بھی نظر بند تھے۔ حضرت مفتی محمد صادق صاحبؓ نے موقع سے فائدہ

باقی صفحہ نمبر 16 پر ملاحظہ فرمائیں

الفضل ڈائجسٹ

(مرتبہ : محمود احمد ملک)

اس کالم میں ان اخبارات ورسائل سے اہم ودلچسپ مضامین کا خلاصہ پیش کیا جاتا ہے جو دنیا کے کسی بھی حصہ میں جماعت احمدیہ یا ذیلی تنظیموں کے زیرانتظام شائع کئے جاتے ہیں۔

محترم چودھری محمد صادق صاحب

روزنامہ ''الفضل'' ربوہ 23 اکتوبر 2009ء کے مطابق محترم چودھری محمد صادق صاحب 19 اکتوبر 2009ء کو ربوہ میں وفات پاگئے۔

محترم چودھری محمد صادق صاحب 26 دسمبر 1929ء کو مانگٹ اونچا میں محترم الحاج میاں پیر محمد صاحب کے ہاں پیدا ہوئے جنہوں نے 1904ء میں بذریعہ خط بیعت کی اور خلافت اولیٰ میں 1910ء میں دستی بیعت کی توفیق پائی تھی۔ پرائمری کے بعد محترم چودھری محمد صادق صاحب قادیان چلے گئے جہاں سے 1947ء میں میٹرک کیا اور اپنی زندگی وقف کردی۔ آپ کی تقرری تحریک جدید زرعی فارمز سندھ میں ہوئی جہاں یکم جنوری 1948ء سے خدمات کا آغاز کیا۔ 1978ء میں وکالت تبشیر ربوہ میں ٹرانسفر ہوگئی اور 30 جون 2002ء کو 55 سال کی خدمت کے بعد آپ ریٹائر ہوگئے۔

آپ کو مختلف جماعتوں میں سیکرٹری مال کے طور پر خدمت کی توفیق ملی اور 1982ء سے 2002ء تک مجلس انصاراللہ مقامی ربوہ کے منتظم مال رہے۔ 1996ء میں نمائندہ تحریک جدید کے طور پر جلسہ سالانہ برطانیہ میں شرکت کا موقع بھی ملا۔ آپ تہجد اور نوافل باقاعدگی سے ادا کرتے۔ انتہائی منکسرالمزاج، متحمل اور مستجاب الدعوات بزرگ تھے۔

آپ کا نکاح 14 مارچ 1952ء کو حضرت مصلح موعودؓ نے مکرمہ صادقہ ثریا بیگم صاحبہ بنت محترم مولوی محمد عبداللہ صاحب پیرکوٹی (واقف زندگی) کے ساتھ پڑھایا۔ آپ کثیرالعیال تھے اور بچوں کی تعلیم وتربیت اعلیٰ انداز میں کی۔ پسماندگان میں اہلیہ کے علاوہ پانچ بیٹے، چھ بیٹیاں اور اُن کی اولاد چھوڑی ہے۔ مکرم محمد محمود طاہر صاحب مربی سلسلہ (دفتر نظارت اشاعت ربوہ) بھی آپ کے بیٹے ہیں۔

روزنامہ ''الفضل'' ربوہ 13 /جولائی 2009ء میں شامل اشاعت مکرم ابنِ کریم صاحب کے کلام سے انتخاب ملاحظہ فرمائیں:

کتنے ہی برسوں سے ہم مہجور ہیں
دل کے ہاتھوں اب بہت مجبور ہیں
یاد جب چاہے الٹ ڈالے نقاب
آپ ہی دل میں مرے مستور ہیں
ہم فضاؤں کو مسخر کر چلے
دشمنانِ دیں بہت رنجور ہیں
وہ اندھیروں میں بھٹکتے ہی رہیں
ہم تو محو دید جبلِ طور ہیں

محترمہ امۃ الباسط صاحبہ

روزنامہ ''الفضل ربوہ 17 ستمبر 2009ء میں مکرم محمد شفیع خانصاحب نے اپنی خالہ محترمہ امۃ الباسط صاحبہ (دختر حضرت مولوی غلام رسول صاحب افغانؓ اور محترمہ عائشہ پٹھانی صاحبہ) کا ذکرخیر کیا ہے۔

مرحومہ نے اپنی تمام زندگی ماں باپ کی خدمت اور قرآن کریم کی تدریس میں گزاردی۔ وہ صوم وصلوٰۃ کی پابند، تہجد گزار اور صبر وقناعت جیسے اوصاف سے آراستہ تھیں۔ آپ پانچ بہنیں اور ایک بھائی ہے۔ آپ سب میں چھوٹی تھیں۔ قادیان سے ہجرت کے بعد آپ کا گھرانہ ننکانہ صاحب میں قیام پذیر ہوگیا۔ جب بڑی بہنوں کی شادی ہوگئی اور والد 1959ء میں وفات پاگئے تو گھر کی ذمہ داری مرحومہ پر آگئی۔ آپ نے ننکانہ کے گرلز سکول میں بطور ٹیچر ملازمت کرلی۔ آپ کا بچپن نیک سیرت ماں باپ کے سایہ میں گزرا تھا اس لئے دین سے لگن ورثہ میں ملی تھی۔

حضرت مولوی غلام رسول صاحب افغانؓ خوست (افغانستان) کے رہنے والے تھے۔ اپنے بہن بھائیوں میں سب سے بڑے تھے۔ نوجوانی میں احمدیت قبول کرنے کی سعادت ملی تو ہمیشہ کے لئے قادیان میں آبسے اور حضرت مسیح موعودؑ کے گھر کے کام کاج بطور خادم سرانجام دیتے رہے۔ نماز، روزہ، تہجد اور درس قرآن میں شمولیت ہی زندگی کے معمولات تھے۔ حضور پُرنور کے وصال کے بعد آپؓ صبح وشام حضرت اماں جانؓ کی خدمت میں حاضر ہوتے اور التجا کرتے کہ مجھے کام بتائیں۔ حضرت خلیفۃ المسیح الاولؓ نے حضرت اقدسؑ کی زندگی میں ان سے کہا تھا: ''غلام رسول! تم حکمت سیکھو زندگی بسر کرنے کے لئے ہنر بھی ضروری ہے''۔ آپ کا ہمیشہ یہی جواب ہوتا حضور! میں افغانستان سے مسیح موعود کی خدمت کے لئے بھرا گھر جائیداد اور کھیتی باڑی چھوڑ کر آیا ہوں۔ اگر میں نے دنیا کمانا تھی تو وہ میرے وطن میں بھی میسر تھی۔ قبول احمدیت کے بعد ان کے بھائی اور چچا ان کو واپس وطن لے جانے کے لئے آئے لیکن انہوں نے مسیح موعود کی غلامی میں رہنے کو ترجیح دی اور زندگی بھر افغانستان نہیں گئے۔ حضرت مسیح موعودؑ کے وصال کے بعد آپ نے پہلے پہل قادیان میں پرچون کی دکان بنائی۔ پیدل بٹالہ جاتے اور وہاں سے دکان کے لئے سامان لاتے۔ کئی برس تک انہوں نے کریانہ کی دکان کی۔ پھر آپ نے دودھ کی دکان شروع کی۔ آپ رات کے پچھلے پہر اٹھ کر خود قریبی دیہات میں جاکر اپنی نگرانی میں دودھ دوہ کرلاتے۔ ایک بار بچپن میں مجھے بھی آپؓ کے ہمراہ جانے کی سعادت ملی۔ مَیں آپؓ کی انگلی پکڑے چل رہا تھا اور آپؓ قرآن کریم کی تلاوت کرتے جارہے تھے۔ جب ہم بہشتی مقبرہ قادیان کے قریب پہنچے تو آپؓ نے بہشتی مقبرہ کے بالمقابل باغ میں اپنی چادر بچھا کر نماز تہجد ادا کی۔ پھر ہم روانہ ہوئے اور ننگل کے پاس پہنچے تو فجر کی اذان ہونے لگی تو وہاں آپؓ کے ساتھ مَیں نے فجر کی نماز ادا کی۔ راستہ بھر آپؓ قرآن کریم کی تلاوت کرتے رہے یا درودشریف پڑھتے رہے۔

آپؓ اذان ہونے پر دکان کو کھلا چھوڑ کر ادائیگی نماز کے لئے مسجد تشریف لے جاتے۔ دکان پر ہروقت قرآن کریم کی تلاوت کرتے رہتے۔ ایک بار بیماری کی وجہ سے دودھ لانے نہ جاسکے تو دو مزدوروں سے منگوالیا۔ جب مزدور دودھ لائے تو آپؓ نے اپنی انگلی کو دودھ میں ڈبویا اور بولے کہ اس میں پانی ملایا گیا ہے (آپ کو خالص دودھ جانچنے کا وسیع تجربہ تھا)۔ پھر آپؓ نے اپنے گاہکوں سے کہا کہ مَیں اُس وقت تک یہ دودھ نہیں بیچوں گا جب تک آگ پر رکھ کر اس کا پانی خشک نہ کردوں۔ یہ آپؓ کے تقویٰ کا اعلیٰ معیار تھا۔

سیرت حضرت امّ طاہرؓ میں درج ہے کہ حضرت مرزا طاہر احمد صاحبؒ نے قرآن کریم کے پہلے پانچ سپارے حضرت مولوی غلام رسول افغان صاحبؓ سے حفظ فرمائے اور یہ سعادت آپ کو حضرت خلیفۃ المسیح الثانی نے بطور شفقت بخشی تھی۔

حضرت اماں جانؓ نے عائشہ پٹھانی صاحبہ سے حضرت مولوی غلام رسول صاحبؓ کی نسبت طے فرمائی اور اپنے دست شفقت کے ساتھ خود جہیز دے کر عائشہ پٹھانی صاحبہ کو رخصت کیا۔ عائشہ پٹھانی صاحبہ حضرت غفار خان صاحب شاگرد حضرت عبداللطیف شہید کی بیٹی اور حضرت بزرگ صاحب کی بھتیجی تھیں۔ آپ کو بھی خاندان حضرت اقدسؑ کی غیرمعمولی خدمت کی توفیق عطا ہوئی۔ آپ نے خاندان کے کئی بچوں کو ایام رضاعت میں دودھ پلانے کی سعادت پائی۔ چنانچہ دستور کے مطابق جن کے بچے کو آپ دودھ پلاتیں وہ اپنے گھر میں آپ کو رہائش کے لئے کمرہ بھی عنایت فرما دیتے اور آپ کے لئے صحت مند خوراک کا بھی انتظام ہوتا۔ آپ خوش قسمت ہیں کہ آپ کا زیادہ تر وقت اپنے بچوں کے ہمراہ خاندان حضرت مسیح موعودؑ کے گھرانوں میں گزرا۔

محترمہ عائشہ پٹھانی صاحبہ کو بھی اپنے شوہر کی طرح قرآن شریف سے عشق تھا۔ قادیان میں قرآن کریم کی اشاعت کرنے والے فیض اللہ صاحب انہیں اشاعت سے قبل قرآن کریم کی پروف برائے درستی اغلاط دکھایا کرتے تھے۔ انہوں نے قادیان میں سینکڑوں بچوں کو قرآن کریم ناظرہ پڑھایا اور ہجرت کے بعد ننکانہ صاحب میں بھی بلامعاوضہ قرآن کریم پڑھانے کا سلسلہ جاری رکھا۔ چنانچہ سینکڑوں بچے آپ کے شاگرد بنے جن میں اکثریت غیراز جماعت کی ہے۔

مرحومہ امۃ الباسط صاحبہ بھی سکول کی ملازمت کے بعد بچوں کو قرآن کریم پڑھاتیں۔ جب محترمہ عائشہ پٹھانی صاحبہ کو فالج ہوگیا تو اُن کو سنبھالنا اور بچوں کو قرآن کریم پڑھانا ہی آپ کا معمول بن گیا۔ آپ بھی اپنی وفات سے دو برس پہلے شوگر کے مرض میں مبتلا ہوکر بستر سے لگ گئیں لیکن قرآن کریم کی تعلیم کا سلسلہ جاری رکھا۔ والدہ کی وفات کے بعد مستقل ربوہ آگئیں اور یہاں قرآن کریم کی تدریس کا سلسلہ جاری رکھا۔ 13 جولائی 2009ء کو ربوہ میں آپ کی وفات ہوئی تو ننکانہ صاحب سے کثیر تعداد میں غیراز جماعت خواتین تعزیت کے لئے ربوہ آئیں جو شادی شدہ تھیں اور آپ کی شاگرد رہی تھیں۔

بے شک امۃ الباسط صاحبہ مرحومہ نے اپنی ساری زندگی ماں کی خدمت میں اور قرآن حکیم کی تعلیم دینے میں گزاردی۔ انہوں نے دنیا کے مال واولاد کی پرواہ نہیں کی۔ وہ دنیا سے خالی ہاتھ گئیں لیکن انہوں نے اللہ کے حضور بہت کچھ آگے بھیجا۔ اور حضرت مسیح موعودؑ کے اس ارشاد کی مصداق ٹھہریں کہ جو لوگ زمین پر قرآن کو عزت دیں گے وہ آسمان پر عزت پائیں گے۔

محترمہ طاہرہ ناصر شاہ صاحبہ

روزنامہ ''الفضل'' ربوہ 21 اکتوبر 2009ء میں مکرمہ ا۔ب۔ ناصر صاحبہ کے قلم سے محترمہ طاہرہ ناصر شاہ صاحبہ کا ذکرخیر شامل اشاعت ہے۔

ربوہ کی زمین کو حاصل کرنے کی تاریخی سعادت حضرت نواب محمد الدین صاحبؓ کو حاصل ہوئی۔ اُن کے تین بیٹوں میں سے منجھلے محترم نوابزادہ محمد سعید صاحب تھے جو بچپن میں چیچک میں مبتلا ہوئے تو حضرت مسیح موعودؑ کی دعا سے معجزانہ شفا عطا ہوئی۔ بعد میں اُن کی شادی محترمہ عزیزہ بیگم صاحبہ سے ہوئی جنہیں سترہ سال تک لطیف آباد (حیدرآباد) کی بطور صدر لجنہ خدمت کی توفیق عطا ہوئی۔ اس جوڑے کے ہاں تین بیٹیاں ہوئیں جن میں سے ایک طاہرہ تھیں۔ گھر کے ماحول کی وجہ سے طاہرہ کو بچپن سے ہی دین سے لگاؤ تھا۔ 1955ء میں طاہرہ کے پیٹ میں اپنڈکس پھٹ جانے سے جان کا خطرہ پیدا ہوگیا۔ دعا کے لئے اعلان ہوئے اور حضرت مولوی بقاپوری صاحبؓ سے خاص طور پر عرض کیا گیا۔ آپؓ نے دعا کرکے فرمایا: ''شفا ہوگئی''۔ دوسری طرف والدہ کو خواب میں بتایا گیا کہ طاہرہ کا نام امۃ السمیع ہے۔ چنانچہ تفاول کے طور پر طاہرہ کے نام میں امۃ السمیع کا اضافہ کردیا گیا۔

آپ کی شادی 1959ء میں مکرم سید ناصر احمد شاہ صاحب سے ہوئی جو بعد میں پاکستان نیوی میں کموڈور کے عہدہ سے ریٹائر ہوئے۔ انہیں ستارۂ امتیاز سے بھی نوازا گیا۔ کراچی میں طاہرہ کو لجنہ میں نمایاں خدمات کی توفیق ملی چنانچہ حضرت خلیفۃ المسیح الرابعؒ نے آپ پر خصوصی شفقت فرمائی۔ آپ نے 1962ء میں وصیت کی تھی۔ 18 جولائی 2008ء کو آپ کی وفات ہوئی اور بہشتی مقبرہ ربوہ میں تدفین عمل میں آئی۔

روزنامہ ''الفضل'' ربوہ 15 /جولائی 2009ء میں شامل اشاعت مکرم عبدالصمد قریشی صاحب کے کلام سے انتخاب ملاحظہ فرمائیں:

جو رنگ و نور سے معمور ہوگی
وہی تو محفلِ مسرور ہوگی
لگیں گے ساحلوں پر اب سفینے
جہاں سے تیرگی کافور ہوگی
طلوع ہوں گے صداقت کے اُجالے
یہ دنیا کس قدر پُر نور ہوگی
جھکائے گا جو سر عجز و وفا سے
اسی کی ہر دعا منظور ہوگی

Muslim Television Ahmadiyya
Weekly Programme Guide

20th July 2012 – 26th July 2012

Please note that programme and timings may change without prior notice. All times are given in Greenwich Mean Time.
For more information please phone on +44 20 8877 5529 or +44 20 8877 5530

Friday 20th July 2012

00:00	MTA World News
00:20	Tilawat & Dars-e-Hadith
00:30	Yassarnal Qur'an
01:00	Huzoor's Tours: Tour of Benin
02:30	Japanese Service
03:15	Tarjamatul Qur'an class: rec. on 10th January 1996
04:25	Aaina
04:55	Liqa Ma'al Arab: a sitting of Arabic speaking friends and Hadhrat Khalifatul Masih IV (ra). Recorded on 29th October 1996
06:00	Tilawat & Dars-e-Hadith
06:35	Yassarnal Qur'an
07:00	Engineering Forum: Address delivered by Hadhrat Mirza Masroor on 23rd May 2009.
07:45	Siraiki Service
08:25	Rah-e-Huda: An Urdu discussion programme about various topics relating to Islam and Ahmadiyyat.
10:00	Indonesian Service
11:05	Fiq'ahi Masa'il
12:00	Live Friday Sermon
13:15	Seerat-un-Nabi (saw)
13:50	Tilawat
14:05	Yassarnal Qur'an [R]
14:35	Bengali Service
15:40	Khilafat-e-Ahmadiyya: An Urdu documentary about the blessings of Khilafat.
16:20	Friday Sermon [R]
17:35	Yassarnal Qur'an
18:00	World News
18:25	Engineering Forum
19:30	Beacon of Truth
20:25	Fiq'ahi Masa'il
21:00	Friday Sermon [R]
22:15	Rah-e-Huda: An Urdu discussion programme about various topics relating to Islam and Ahmadiyyat. [R]

Saturday 21st July 2012

00:00	MTA World News
00:20	Tilawat & Dars-e-Hadith
00:50	Yassarnal Qur'an
01:10	Engineering Forum
02:05	Friday Sermon: rec. on 20th July 2012
03:20	Rah-e-Huda: An Urdu discussion programme about various topics relating to Islam and Ahmadiyyat.
04:55	Liqa Ma'al Arab: a sitting of Arabic speaking friends and Hadhrat Khalifatul Masih IV (ra).
06:00	Tilawat & Dars-e-Hadith
06:35	Al-Tarteel
07:05	Jalsa Salana Germany 2011: Address delivered by Huzoor on 25th June 2011.
08:00	International Jama'at News
08:35	Story Time: Islamic stories for children
09:00	Question and Answer Session
09:50	Indonesian Service
10:50	Friday Sermon [R]
12:00	Tilawat
12:10	Story Time [R]
12:35	Al-Tarteel [R]
13:05	Live Intikhab-e-Sukhan
14:05	Bengali Service
15:10	Blessings and Importance of Ramadhan
16:00	Rah-e-Huda: An Urdu discussion programme about various topics relating to Islam and Ahmadiyyat.
17:30	Al-Tarteel
18:00	MTA World News
18:35	Jalsa Salana Germany 2011 [R]
19:35	International Jama'at News
20:10	Faith Matters
21:15	Rah-e-Huda: An Urdu discussion programme about various topics relating to Islam and Ahmadiyyat. [R]
22:50	Friday Sermon [R]

Sunday 22nd July 2012

00:00	MTA World News
00:20	Tilawat & Dars-e-Malfoozat
00:30	Al-Tarteel
01:00	Jalsa Salana Germany 2011
01:55	Blessings and Importance of Ramadhan
02:45	Tilawat
03:40	Friday Sermon
04:55	Liqa Ma'al Arab: a sitting of Arabic speaking friends and Hadhrat Khalifatul Masih IV (ra).
06:05	Tilawat & Dars-e-Hadith
07:15	Yassarnal Qur'an
07:35	Children's Class with Huzoor recorded on 18th January 2009.
08:30	Faith Matters
09:45	Indonesian Service
11:00	Dars-ul-Qur'an
12:50	Tilawat
13:00	Friday Sermon
14:10	Bengali Reply to Allegations
15:15	Children's Class
16:30	Jalsa Seerat-un-Nabi (saw)
17:25	Kids Time
18:00	MTA World News
18:25	Ramadhan: A discussion programme about the benefits of Ramdhan.
19:10	Tilawat
20:25	Al Muslima'at: the role of women in the Western world
21:00	Dars-ul-Qur'an
22:40	Friday Sermon [R]
23:45	Tilawat

Monday 23rd July 2012

00:40	MTA World News
01:05	Dars-ul-Qur'an
03:00	Tilawat
03:55	Friday Sermon
05:10	Jalsa Seerat-un-Nabi (saw)
06:00	Tilawat
06:55	Dars-e-Hadith
07:10	International Jama'at News
07:45	Al-Tarteel
08:25	As-Sayyam: a question and answer programme about Ramadhan.
09:00	Blessings and Importance of Ramadhan
09:45	Friday Sermon
11:00	Dars-ul-Qur'an
13:00	Tilawat
13:10	Dars-e-Hadith
13:25	Al Tarteel
14:00	Bangla Shomprochar
15:05	Blessings and Importance of Ramadhan
16:00	Rah-e-Huda: An Urdu discussion programme about various topics relating to Islam and Ahmadiyyat.
17:35	Al-Tarteel
18:00	MTA World News
18:30	Al-Maa'idah: a series of programmes teaching how to prepare a variety of dishes
19:10	Tilawat
20:10	Blessings and Importance of Ramadhan
21:00	Dars-ul-Quran
22:35	As-Sayyam
23:15	Tilawat

Tuesday 24th July 2012

00:10	MTA World News
00:30	Shan-e-Muhammad (saw)
01:00	Dars-ul-Qur'an
02:50	Tilawat
03:35	Friday Sermon
05:00	Liqa Ma'al Arab: a sitting of Arabic speaking friends and Hadhrat Khalifatul Masih IV (ra).
06:00	Tilawat & Dars-e-Hadith
07:20	Insight
07:30	Yassarnal Qur'an
08:15	Calling All Cooks
09:00	Prophecies about the Holy Prophet (saw)
09:45	Indonesian Service
11:00	Dars-ul-Qur'an
13:00	Tilawat
13:10	Dars-e-Hadith
13:30	Yassarnal Qur'an
14:00	Bangla Shomprochar
15:00	Hamdiyya Majlis
16:10	Prophecies about the Holy Prophet (saw)
16:45	A View on Ramadhan
17:15	Seerat-un-Nabi (saw)
17:55	World News
18:15	Arabic Service: Arabic translation of Friday sermon recorded on 20th July 2012.
19:15	Tilawat
20:05	Insight
20:20	Calling All Cooks
21:00	Dars-ul-Qur'an
22:40	Prophecies about the Holy Prophet (saw)
23:10	Tilawat: recitation of the Holy Qur'an

Wednesday 25th July 2012

00:05	MTA World News
00:20	Seerat-un-Nabi (saw)
00:55	Dars-ul-Qur'an
02:55	Tilawat & Dars-e-Hadith
04:00	Hamdiya Majlis
05:00	Real Talk: Human Rights
06:00	Tilawat & Dars-e-Malfoozat
07:15	Discussion
07:50	Yassarnal Qur'an
08:15	Discussion: An Urdu discussion programme about the teaching of Hadhrat Isa (as)
08:50	Indonesian Service
09:55	Dars-ul-Qur'an
11:25	Swahili Service
12:35	Tilawat
12:55	Yassarnal Qur'an
13:20	Bangla Shomprochar
14:25	Jalsa Seerat-un-Nabi (saw)
15:20	Dars-e-Hadith
15:40	Friday Sermon
16:40	Dua-e-Mustaja'ab
17:15	Fiq'ahi Masa'il
17:50	Dars-e-Hadith
18:15	World News
18:35	Ramadhan and its Issues
19:10	Tilawat
20:05	Real Talk: Religion in Society
21:10	Dars-ul-Qur'an
22:40	Tilawat
23:45	World News

Thursday 26th July 2012

00:05	Jalsa Seerat-un-Nabi (saw)
00:55	Yassarnal Qur'an
01:20	Dars-ul-Qur'an
03:00	Tilawat
03:50	Liqa Ma'al Arab: a sitting of Arabic speaking friends and Hadhrat Khalifatul Masih IV (ra).
05:00	Friday Sermon
06:00	Tilawat & Dars-e-Hadith
07:20	Yassarnal Qur'an
08:10	Beacon of Truth: an English discussion programme exploring various matters relating to Islam.
09:00	Kehkashaan: a discussion programme on the topic of Sehri and Iftari.
09:45	Indonesian Service: a variety of programmes in Indonesian.
11:00	Dars-ul-Qur'an
13:00	Tilawat
13:25	Yassarnal Qur'an
14:00	Friday Sermon delivered by Hadhrat Mirza Masroor Ahmad on 20th July 2012.
15:05	Seerat-un-Nabi (saw)
15:45	Calling all Cooks
16:25	Beacon of Truth
17:15	Yassarnal Qur'an
18:00	World News
18:20	Calling all Cooks
18:50	Tilawat: recitation of the Holy Qur'an by Hani Tahir.
19:50	Faith Matters
21:00	Dars-ul-Qur'an
23:00	Tilawat

***Please note MTA2 will be showing French service & German service at 16:00 & 17:00 (GMT).**

Translations for Huzoor's programmes are available.

Prepared by the MTA Scheduling Department.

Al Fazl International Weekly, London
TAHIR HOUSE - 22 DEER PARK ROAD, LONDON SW19 3TL (U.K.)
ISSN: 1352 9587
Tel: (020) 8544 7603
Fax: (020) 8544 7611
Email:alfazlint@alislam.org
Vol 19 Friday 13 July, 2012 Issue No. 28

اسلامی جمہوریہ پاکستان میں احمدیوں پر ہونے والے دردناک مظالم کی الم انگیز داستان

{ماہ مارچ 2012ء میں سامنے آنے والے چند تکلیف دہ واقعات}

(طارق حیات ۔ مربی سلسلہ احمدیہ)

چھٹی اور آخری قسط

حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام کا ایک الہام ہے ’’کَفَفْتُ عَنْ بَنِیْ اِسْرَآئِیْلَ‘‘ آپؑ فرماتے ہیں:

’’بنی اسرائیل سے مراد وہ قوم ہے جس پر اُس قسم کے واقعات تکالیف وارد ہوئے ہوں جیسے کہ بنی اسرائیل پر فرعون کے زمانہ میں ہوئے تھے۔ اس سے معلوم ہوتا ہے کہ ہماری جماعت بنی اسرائیل سے مشابہ ہے۔ وہ لوگ جو اُن پر بیجا ظالمانہ حملہ کرتے ہیں اُن کو خدا نے فرعون سے مشابہت دی ہے اور پیشگوئی کا حاصل مطلب یہ ہے کہ ایسے بیجا حملہ کرنے والے روک دیئے جائیں گے اور ایسے نشان ظاہر ہوں گے کہ اُن کی باتوں کا لوگوں کے دلوں پر کچھ اثر نہیں ہوگا۔‘‘

(الحکم مورخہ 10 اپریل 1905ء صفحہ:12 بحوالہ: تذکرہ، صفحہ:448-449)

ذیل میں نظارت امور عامہ پاکستان سے موصول ہونے والی ماہانہ Persecution Report بابت ماہ مارچ سے ماخوذ چند المناک واقعات درج کئے جاتے ہیں۔

ضلع خوشاب میں مخالفت

قائدآباد: اس علاقہ میں معاندین احمدیت انتہائی سرگرم ہیں اور اس ظالمانہ کارروائی میں اطہر حسین اور گلشن موچی پیش پیش ہیں۔ عوام کالانعام کے مذہبی جذبات اکسانے کے لئے جماعت احمدیہ کے شدید معاند عمر خیام نے جو تحریک منہاج القرآن کا ممبر اور مقامی ایم پی اے کا قریبی رشتہ دار ہے، ایک ریلی نکالنے کا انتظام کیا اور شرکاء کو احمدیوں کے خلاف فتنہ وفساد مچانے کی خوب خوب تلقین کی نیز بازار میں جماعت احمدیہ کے خلاف زہریلے مواد سے بھرے پوسٹر پھیلائے اور علاقہ بھر میں احمدیت دشمنی کے لئے مخصوص کیلنڈر شائع کر کے تقسیم کئے جاتے رہے۔

ضلع خوشاب میں احمدیت مخالف شرانگیز تحریری مواد کی کھلم کھلا تقسیم

ربوہ، 14مارچ: قبل ازیں بتایا گیا تھا کہ ضلع خوشاب میں عالمی مجلس ختم نبوت نے ضلع بھر میں احمدیت مخالف زہریلے مواد سے بھرپور پمفلٹس کی تقسیم کی ہے۔ جن پر احمدی احباب کے کام کاروبار کی مکمل تفصیل بھی درج ہے، یعنی ایک طرف ضلع کے احمدیوں کے نام، ایڈریس اور کام کاروبار کی تفصیل ہر ایرے غیرے اور جرائم پیشہ کو مفت مہیا کی گئی ہے اور دوسری طرف مساجد کے منبر سے داڑھی اور دستار والے احمدیوں کا مال لوٹنا شرعاً حلال ہونا پکارتے پھرتے ہیں۔ خدا کے بھیجے ہوئے مسیح موعود کی جماعت کی دشمنی کی کمائی کھانے والے یہ گرگ ظالم قبل ازیں یہی روش ضلع فیصل آباد اور سرگودھا میں اپنا کر خاطر خواہ کامیابیاں سمیٹ چکے ہیں۔ چونکہ پاکستان کی سرکاری مشینری اور حکومتی عملہ مولوی کا یرغمال ہے اس شیطانی مہم کے خلاف مناسب کارروائی کے فقدان کی بنا پر متعدد جگہوں سے احمدیوں پر حملوں اور دو مقامات پر معصوم اور نہتے احمدیوں کو زدوکوب کرنے کے واقعات سامنے آچکے ہیں۔ ایسے میں جماعت احمدیہ کے مرکزی دفتر سے تمام متعلقہ صوبائی، وفاقی اور ضلعی حکام کو تحریری طور پر صورتحال کی سنگینی کی طرف متوجہ کیا گیا۔ اس تحریری استدعا میں لکھا گیا کہ اس مذکورہ صورتحال میں جہاں احمدیوں کے خلاف منظّم کارروائیاں جاری ہیں اور شدت پسندوں کی طرف سے احمدیوں کی املاک کو لاحق شدید خطرات کے پیش نظر حکام سے فوری نوٹس لینے اور مناسب کارروائی کرنے کی درخواست ہے۔

اس رپورٹ کی تیاری کے وقت تک سرکاری حکام کی طرف سے جماعت احمدیہ کے مرکزی دفتر کو کسی بھی قسم کی کارروائی کرنے کی کوئی اطلاع نہیں پہنچی ہے۔

ساہیوال میں مخالفت

مولویوں کی طرف سے جماعت احمدیہ ضلع ساہیوال کے خلاف معاندانہ کارروائیاں مہم کی صورت میں بڑھتی جارہی ہیں۔ ٹاؤن کمیٹی کی طرف سے گھروں کے سامنے بڑی پکی نالیاں بنانے کا منصوبہ سامنے آیا تو لوگوں سے کہا گیا کہ وہ اپنے اپنے گھروں سے باہر تجاوزات کا خودبخود خاتمہ کردیں۔ اسلامی جمہوریہ میں بسنے والے ان ’’پکے مسلمانوں‘‘ میں کسی ایک کو بھی توفیق نہ ملی کہ حکام کی اطاعت کرسکیں۔ اگر کسی نے اطاعت کی تو وہ ’’قومی اسمبلی کی نظر میں غیر مسلم قرار پانے والا‘‘ شخص تھا۔ لیکن چونکہ پاکستانی مولوی کے عقیدہ میں جھوٹ اور شرک کا باہمی فرق متعین نہ ہے اس لئے 17 فروری کے روزنامہ خبریں میں خبر شائع کروائی گئی کہ ’’قادیانیوں کی غیر قانونی تجاوزات کی وجہ سے سڑک کی تعمیر التواء کا شکار‘‘۔

تحریک ختم نبوت کے مولوی مورخہ 5 مارچ کو صبح 5 بجے ایک جلوس کی شکل میں مذکور احمدی کے گھر کے باہر جمع ہوئے۔ اس احمدی نے پولیس کو اطلاع کی۔ اس موقع پر قریبی گھر میں رہنے والے روزنامہ خبریں کے ایک مقامی رپورٹر نے مولویوں کے لئے کرسیوں، قناتوں اور چائے کا انتظام کیا۔ بعدازاں ٹاؤن کمیٹی نے احمدی کے گھر کی بیرونی دیوار گرانے کا حکم دیا اور چند مولوی اس موقع پر نگرانی بھی کرتے رہے۔ لیکن شرم وحیا سے عاری ان لوگوں کی ڈھٹائی یہ ہے کہ ٹاؤن کمیٹی کے حکم پر تمام متعلقہ سڑک پر صرف ایک احمدی کے گھر کی بیرونی دیوار منہدم کی گئی اور تمام ’’سرکاری مسلمان‘‘ قانون سے بالاتر قرار پائے۔ افسوس صد افسوس!

احمدیوں کے خلاف اتنی بڑی ’’کامیابی اور فتح‘‘ کی خوشی میں ختم نبوت کے نام پر کمائیاں کرنے والے مولویوں نے 7/اپریل کو ساہیوال سٹی میونسپل کے گراؤنڈ میں ایک بڑا جلسہ کرنے کا اعلان کیا ہے۔

فیصل آباد میں مخالفت

لاٹھیانوالہ، ضلع فیصل آباد، 8/مارچ:

{1}......دو مسلح موٹر سائیکل سوار مقامی احمدیہ مسجد کے سامنے آکر رکے اور جگہ کا جائزہ لیتے رہے۔ اگلے دن نماز جمعہ کی ادائیگی کے وقت دو موٹر سائیکل سوار بغیر نمبر پلیٹس آویزاں کئے مسجد کے آس پاس منڈلاتے رہے۔ بعدازاں تحقیق سے پتہ چلا ہے کہ یہ آدمی چک نمبر 103 رب سے تعلق رکھتے ہیں اور پولیس کے ریکارڈ میں ’’مبینہ ملزمان‘‘ کے طور پر درج ہیں۔

{2}......مقامی احمدیہ جماعت نے ڈی ایس پی سے مقامی احمدیہ قبرستان کا اجازت نامہ حاصل کیا مگر مورخہ 10/مارچ کو تعمیر کے کام کا آغاز ہونے پر سُنّی تحریک کا مقامی کارندہ جاوید جٹ موقع پر آیا اور پولیس کو بلالیا۔ ایس ایچ او پولیس کی بھاری نفری لے کر پہنچا اور احمدیوں کو کام روکنے کا حکم دے دیا۔

اس صریح ناانصافی پر قانون کے پابند احمدیوں نے دوبارہ ڈی ایس پی سے رابطہ کیا تو اس نے کہا کہ زمین کا ریکارڈ چیک کرنے میں وقت لگے گا پھر تمہیں کام کی اجازت ملے گی۔

خوف کے سایہ میں جینے والے گجرات کے احمدی

گوٹریانوالہ، 29/فروری: یہاں مکرم محمد راشد صاحب کے خلاف گاؤں میں جاری مخالفت اور دشمنی روزافزوں ہے آخر آپ کو پولیس کے پاس اپنی شکایت درج کروانی پڑی۔ یہ مبینہ مخالفت اس وقت پردہ عام پر آگئی جب شدت پسند مخالفین نے مکرم راشد صاحب کے گھر کے باہر ناپسندیدہ تحریرات رقم کیں۔ آپ نے محمد احسان نامی شخص کو نامزد کیا کہ اس نے میرے مذہبی جذبات کو مجروح کرنے کی سعی کی ہے۔ نیز میرے گھر کی بیرونی دیواروں پر حال ہی میں پینٹ کروایا گیا تھا اس لئے اس شخص کی شرارت سے مجھے مالی نقصان بھی پہنچا ہے۔

مکرم راشد صاحب نے لکھا کہ مَیں ایک امن پسند انسان ہوں اور گاؤں کا امن وسکون خراب کرنے کے حق میں نہیں ہو۔ آپ نے اپنی درخواست ایس ایچ او کے ساتھ ساتھ ڈی پی او اور مقامی امن کمیٹی کے صدر کو بھی ارسال کی ہے۔ لیکن تاحال اس پر کوئی کارروائی نہیں ہوئی۔ (باقی آئندہ)

بلاتبصرہ

پاکستان کے معروف کالم نگار اور ٹی وی اینکر جاوید چوہدری اخبار ’’ایکسپریس‘‘ 14 جون 2012ء میں اپنے کالم میں لکھتے ہیں:

’’ہم شک پروپیگنڈے اور کسی کو تسلیم نہ کرنے کی بدعت کے اس قدر شکار ہوچکے ہیں کہ ہم اب لوگوں کی نمازوں تک میں کیڑے نکال لیتے ہیں۔ **مجھے ایک صاحب کسی کے بارے میں بتارہے تھے وہ قادیانی ہے۔ میں نے پوچھا تمہیں کیسے پتہ چلا۔ اس نے جواب دیا۔ وہ بار بار کلمہ پڑھتا ہے اور ایسا کرنے والے لوگ قادیانی ہوتے ہیں۔** میں سر پکڑ کر بیٹھ گیا۔‘‘

معاند احمدیت، شریر اور فتنہ پرور مفسد مُلّاؤں اور ان کے سرپرستوں اور ہمنواؤں کو پیش نظر رکھتے ہوئے خصوصیت سے حسب ذیل دعا بکثرت پڑھیں

اَللّٰھُمَّ مَزِّقْھُمْ کُلَّ مُمَزَّقٍ وَ سَحِّقْھُمْ تَسْحِیقاً

اے اللہ انہیں پارہ پارہ کردے، انہیں پیس کر رکھ دے اور ان کی خاک اڑادے۔

دعاؤں کی عادت ڈالیں اور یہی روح اپنی اولاد میں بھی پیدا کریں۔

(ارشاد سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز)